UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232177
UNIVERSAL
LIBRARY

یہ کتاب و رفہرست مندرجہ کتاب ہذا کی جلد کتب لالہ جوالا پرشاد دوکاندار لکھی پٹکا واقع چوڑا بازار لدہیانہ سے بھی مل سکتی ہیں

# حل ترکیب بوستان

## باب اول

مع ترجمہ اردو با محاورہ

جسکو

منشی محمد بلال صاحب مدرس مدرسۂ قصبۂ کاضلع شملہ نے

برائے استفادہ

طلبائے جماعتِ اوّل مڈل سکول ۱۸۸۰ء میں تالیف کیا

اب چھٹی دفعہ بعد نظر ثانی نہایت صحت وصفائی

کے ساتھ

۱۸۹۰ء مطابق ۱۳۰۷ ہجری نبوی

بمطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم صاحب کے اہتمام سے چھپوایا

دفعہ ششم {قیمت فی جلد ۵ر} محصول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# منتخب بوستاں (باب اول)

## حکایت

| | |
|---|---|
| یکے[1] دیدم از عرصۂ رود بار | کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار |
| چناں[2] ہول ازاں حال بر من گشت | کہ ترسیدم از پائے رفتن بپشت |
| بتسلیم[3] کماں مست را لب گرفت | کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت |
| تو ہم گردن از حکم داور مپیچ[4] | کہ گردن نپیچد ز حکم تو ہیچ[5] |

(بوستاں کا انتخاب (پہلا باب))

کہانی

[1] میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ رود بار کے میدان میں ایک درندے پر چڑھا ہوا میرے سامنے آیا +

[2] اس حال سے مجھ پر ایسا خوف چھایا کہ اس کے بعد میرے پاؤں چلنے سے رک گئے۔

[3] اس نے سکڑا کر چوٹوں پر ہاتھ رکھ دیا (اور کہا) کہ اے سعدی اس حال سے جو تو نے دیکھا ہے تعجب نہ کر +

[4] تو بھی خدا کے حکم سے گردن نہ پھیر تاکہ تیرے حکم سے بھی کوئی گردن نہ پھیرے

چو خسرو بفرمان او ور بود
خدایش نگهبان و یاور بود

محالست چوں دوست دارد ترا
کہ در دستِ دشمن گزارد ترا

رہ انیست[3] واز طریقت متاب
بنہ گام و کامے کہ خواہی بیاب

نصیحت[4] کے سودمند آیدش
کہ گفتار سعدی پسند آیدش

## پند دادن کسریٰ ہرمز را

شنیدم[5] کہ در وقت نزع روان
بہرمز چنیں گفت نوشیروان

کہ خاطر نگہدار درویش باش[6]
نہ در بندِ آسایشِ خویش باش

[1] جب بادشاہ خدا کے حکم پر ثابت قدم ہوتا ہے۔ تو خدا اُسکا نگہبان اور مددگار رہتا ہے

[2] جب خدا تجھ کو دوست رکھے تو ناممکن ہے۔ کہ تجھ کو دشمن کے حوالے کردے +

[3] (اچھا) رستہ یہی ہے تو اس سے منہ نہ پھیر اس سے مقصد کو پہنچ جائے گا جو چیز مطلب ہے اُسکو حاصل کر

[4] نصیحت اُس شخص کو فائدہ دیتی ہے۔ جسکو سعدی کی بات پسند آتی ہے +

نوشیرواں کا ہرمز کو نصیحت کرنا

[5] میں نے سنا کہ جان کنی کے وقت۔ نوشیواں نے ہرمز سے یہ بات کہی +

[6] کہ درویش کی خاطرداری کرتے رہنا۔ اپنے ہی آرام کے فکر میں نہ رہنا +





اگر پائے بندی رضا پیش گیر
وگر یک سواری رہ خویش گیر

فراخی درآں مرز و کشور مخواہ
کہ دلتنگ بینی رعیت ز شاہ

ز مستکبران دلاور بترس
از آں کو نترسد و او بترس

دگر کشور آباد بیند بخواب
کہ دارد دل اہل کشور خراب

خرابی و بدنامی آید ز جور
بزرگاں سنداین سخن بالعبور

رعیت نشاید بہ بیداد کشت
کہ مر سلطنت را پناہ ہند و پشت

مزارعات دہقاں کن از بہر خویش
کہ مزدور خوشدل کند کار بیش

۱ اگر تو پابند ہے تو (سب کی) خوشی اختیار کر اور اگر اکیلا ہے تو جو جی چاہے سو کر +
۲ اس زمین اور ولایت میں آسودگی سے جاہ جہاں تو رعیت کو بادشاہ سے ناخوش نہ دیکھے
۳ بلکہ کہ تو اپنے والے بہادر دلاور ہے (کیونکہ وہ خدا سے نہیں ڈرتے) اور جو کوئی خدا سے نہ ڈرتا ہو اس سے ڈر
۴ پھر وہ اپنے ملک کو خواب میں آباد دیکھیگا جو رعیت کا دل دکھی رکھتا ہے +
۵ خرابی اور بدنامی ظلم ہی سے ہوتی ہے۔ بزرگ لوگ اسبات کی تہ کو پہنچے ہیں +
۶ رعیت کو ظلم سے نہ مارنا چاہئے کیونکہ رعیت بادشاہ کی پشت و پناہ ہوتی ہے
۷ کسانوں کی مدد اپنے لئے کر کیونکہ خوشدل مزدور زیادہ کام کرتا ہے +

مروت[1] بنا شد بدی با کسے | کز و نیکوئی دیدہ باشی بسے

## حکایت

شنیدم[2] کہ خسرو بشیرو گفت | در آمد کہ چشمش ز دیدن بخفت
برآں[3] باش تا ہر چہ نیت کنی | نظر در صلاح رعیت کنی
مپیچ[4] اے پسر گردن از عقل و رائے | کہ مردم دستت بپیچند پائے
گزیند[5] رعیت ز بیداد گر | کند نام زشتش بنیکی سمر
بنے[6] بر نیاید کہ بنیاد خود | بکند آنکہ بنہاد بنیاد بد

[1] اُس شخص کے ساتھ بدی کرنی جوانمردی نہیں ہے جس سے تو نے بہت سی نیکی دیکھی ہو
کہانی
[2] میں نے سُنا کہ خسرو نے نیشاپور سے کہا جب اُسکی آنکھیں دیکھنے سے رہ گئیں +
[3] اسبات پر قائم رہ کہ تو جو کچھ نیت کرے اُس سے رعیت کی بھلائی میں میری نظر ہو
[4] اے اپنے عقل اور دانائی سے گردن نہ پھیر تاکہ لوگ تیرے ہاتھ سے زراضرر نہ پہنچائیں
[5] رعیت ظالم (بادشاہ) سے بھاگتی ہے (اور) اُسکا بُرا نام جہانمیں مشہور کرتی ہے
[6] بہت مدت نہیں گزرتی کہ وہ اپنی بنیاد اُکھاڑ لیتا ہے جو بُری بنیاد رکھتا ہے

| | |
|---|---|
| خرابی کند مرد شمشیر زن | بخندانکه دود دل پیر زن |
| چراغیکه بیوه زنے برفروخت | بسے دیده باشی که شهرے بسوخت |
| ازآں بهره ور تر در آفاق کیست | که در ملکرانی بانصاف زیست |
| چو نوبت بسد نیمهاں غرتبش | ترحم فرستند بر تربتش |
| بدو نیک مردم چو می بگذرند | همان به که نامت به نیکی برند |
| خدا ترس را بر رعیت گمار | که معمار ملک ست پروردگار |
| بداندیش تست آن و خونخوار خلق | که نفع تو جوید در آزار خلق |

۱ بہادر آدمی تباہی تو کرتا ہو پر اتنی نہیں جتنی بڑھیا عورت کی دل کی آہ کا دہواں کرتا ہے
۲ جو آہ کا چراغ بیوہ عورت نے روشن کیا۔ تو نے اکثر دیکھا ہوگا کہ اُس نے ایک شہر کو جلا دیا
۳ اُس سے زیادہ نصیبہ والا دنیا میں کون ہے جس نے بادشاہی میں انصاف سے زندگانی کی
۴ جب اس جہان سے اُسکے سفر کی نوبت آتی ہے۔ اُسکی قبر پر سب لوگ فاتحہ درود بھیجیں
۵ جبکہ بادشاہ نیک دمی سب گزر جاتے ہیں۔ تو بہتر یہی ہے کہ تیرا نام نیکی سے لیں
۶ خدا سے ڈرنیوالے کو رعیت کے اُوپر مقرر کر۔ کیونکہ یہ بہتر کار آدمی ملک کا آباد کرنیوالا ہے
۷ وہ شخص تیرا دشمن اور خلقت کا خونخوار ہے جو کوئی خلقت کے ستانے میں تیرا نفع ڈھونڈے

| | |
|---|---|
| رعایت بدست کسانے مطالبت | کہ از دست ایشاں ستانہا برخداست |
| نکو کار پرور نہ بلند بدی | چہ بد پروری خصم جان خودی |
| مکافات دشمن بمالش مکن | کہ بخشش بیاورد ہا بد زبن |
| مکن صبر بر عامل ظلم دوست | کہ از فربہی بایدش کند پوست |
| سر گرگ باید ہم اول برید | نہ چوں گوسفندان مردم درید |

## حکایت

| | |
|---|---|
| چہ خوش گفت بازارگان اسیر | چو گردش گرفتند دزدان بتیر |

۱ اُن لوگوں کے ہاتھ میں حکومت ہے جنکے ہاتھ سے خدا کے سامنے ہاتھ اُٹھتے ہوں
۲ نیک کہ دی کا پالنے والا کہی بدی نہیں دیکھتا۔ جب تو بدکو پالے تو تو اپنی جان کا دشمن ہے
۳ دشمن کا بدلا اُسکے مال سے مت لے۔ بلکہ اُسکی جڑ بنیاد سے اُکھاڑنی چاہیے
۴ ظالم حاکم پر کبھی صبر مت کر۔ بلکہ مٹڑا ہونے سے پہلے ہی اُسکا چمڑا اُتارنا چاہیے
۵ بھیڑیے کا سر پہلے ہی کاٹنا چاہیے۔ نہ اُسوقت جبکہ اُسنے لوگونکی بھیڑیں پھاڑ ڈالیں

کہانی

۶ گھیرے ہوئے سوداگر نے کیا اچھی بات کہی۔ جب جنگل میں چور نے اُسے تیروں سے گھیر لیا

| | |
|---|---|
| چو مردانگی آید از رہنرناں | چہ مردانِ لشکر چہ خیل زناں |
| شنیدستہ کہ بازارگانے نخست | درخیر بر شہر و لشکر بہ بست |
| کسے آنجا دگر ہو شمنداں نوند | چو آوازۂ رسم بد بشنوند |
| اگر بایدت نامِ نیک قبول | نکو دار بازارگان و رسول |
| بزرگاں مسافر بجاں پروند | کہ نامِ نکو شاں بعالم برند |
| تبہ گردد آں مملکت عنقریب | کزو خاطر آزردہ آید غریب |
| غریب آشنا باش و سیاح دوست | کہ سیاح جلّابِ نامِ نکوست |

۱ جب ڈاکوؤں سے جوانمردی ہوتی ہے تو لشکر کے جوانمرد اور عورتوں کی گروہ برابر ہے
۲ جس بادشاہ نے سوداگروں کو تباہ یا اُسنے نیکی کا دروازہ شہر اور لشکر پر بند کیا
۳ اور عقلمند وہاں پر کہ جائیں جب بُری رسم کا شہرہ سُنیں ✦
۴ اگر تجھکو نیک اور مقبول نام درکار ہے تو قاصد اور سوداگر کو خوش رکھ
۵ بزرگ لوگ مسافروں کو جان کی برابر پالتے ہیں کیونکہ مسافر اُنکی نیکنامی جہانمیں پہنچاتے ہیں
۶ وہ مُلک بادشاہی بہت جلد برباد ہو جاتی ہے جس سے مسافر رنجیدہ دل ہو کر جائے
۷ تو مسافر کا آشنا اور سیاح کا دوست ہو کیونکہ سیاح نیکنام کا مشہور کرنیوالا ہے

| | |
|---|---|
| نکو دار ضعیف و مسافر عزیز | وز آسیب عیاں بر حذر باش نیز |
| زبیگانہ پرہیز کردن نکوست | کہ دشمن توان لمح در زی دوست |
| قدیمان خود را بیفزائے قدر | کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر |
| چو خدمت گزاریت گردد کہن | حق سالیانش فرامش مکن |
| گر اورا ہرم دست خدمت ہست | ترا بر کرم ہمچناں دست ہست |

## حکایت

| | |
|---|---|
| شنیدم کہ شاپور دم در کشید | چو خسرو بر سمش قلم در کشید |

۱ مہمان کو خوش اور مسافر کو عزیز رکھ - اور اُنکے حق سے بھی خبردار رہ +

۲ بیگانہ سے پرہیز کرنا ہی اچھا ہے - کیونکہ دشمن دوست کے بھیس میں ہو سکتا ہے

۳ اپنے قدیمی نوکروں کی قدر بڑھا ایسا نہ ہو کہ پروردہ کبھی بیوفائی نہیں ہوتی +

۴ جب کوئی تیرا خدمتگار بوڑھا ہو جائے تو اُسکے پرسوں کے خدمت بھول +

۵ اگر بڑھاپے نے اُسکی خدمت کا ہاتھ باندھ دیا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں کہ تجھے تو بخشش ہے ویسی ہی قدر رکھ +

## حکایت

۶ میں سنتا کہ شاپور جب چھوٹا تھا جب خسرو نے اُسکی تنخواہ پر قلم پھیرا +

| | |
|---|---|
| چو شد حالش از بینوائی تباہ | بخشتا بیں حکایت بنزدیک شاہ |
| کہ اے شاہِ آفاق گستر بعدل | اگر من نماندم تو مانی بعضل |
| چو بذلِ تو کردم جوانی خویش | بہنگامِ پیری مرا مم زپیش |
| غریبے کہ پرفتنہ باشد سرش | میازار و پیروں کن انگشترش |
| تو گر خشم بروے بگیری رواست | کہ خوی بدش دشمنے در قفاست |
| وگر پارسی باشدش زاد و بوم | بصنعاش مفرست سقلاب روم |
| ہم آنجا مانش بدہ تا بجاست | نشاید بلا بر دگر کس گماشت |

+ جب اسکا حال تنگی سے خستہ ہو گیا۔ تو اُس نے بادشاہ کے پاس یہ عرضی لکھی +
+ کہ اے بادشاہ انصاف سے جہان کو آباد کرنیوالے اگر میں نہ رہا تو تو خدا کے فضل سے رہیگا +
+ جب میں نے اپنی جوانی تیرے ہاں خرچ کر دی تو بڑھاپے کے وقت میں مجکو بیروزگار نہ کر +
+ جس سانپ کا سر فتنہ سے بھرا ہوا ہو۔ اُسکو مت ستا اور ولایت سے نکالدے +
+ اگر تو اُسکے اوپر خفا ہو تو ولے کیونکہ بُری خوی اُسکے پیچھے دشمن لگا ہوا ہے +
+ اگر اُسکی پیدائش کی جگہ پارس ہے تو اُسے صنعا سقلاب اور روم میں نہ بھیج
+ (اور) وہاں بھی اُسے دوپہر تک (رہنے دے) اس لئے کہ تو اپنی بلا دوسرے پر ڈالنی نہ چاہیئے

کہ گویند برگشتہ بادآں زمیں
عمل گرد ہی مرد منعم شناس
چو مفلس فرو برد گردن بدوش
چو مشرف دو دست از امانت بداشت
ورا و نیز در ساخت با حاطرش
خدا ترس باید امانت گزار
امیں باید از داور اندیشہ ناک

گزو مردم آیند بیروں چنیں
کہ مفلس نہ ارزد ز سلطاں بہ آں
ازو بر نیاید دگر جز خروش
بباید برو ناظرے بر گماشت
ز مشرف عمل برکن و ناظرش
امین کز تو تر سد امینش مدار
مدا ز رفع دیوان و زجر و ہلاک

۱ اسلئے کہ لوگ کہینگے وہ زمین برباد ہو۔ جس سے ایسے آدمی آتے ہیں +
۲ اگر تو کام دیتا ہے دولتمند آدمی کو دے۔ کیونکہ مفلس بادشاہ سے نہیں ڈرتا
۳ جب مفلس کے اپنا سر نیچے کو جھکا لیا۔ تو اس سے شر کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا +
۴ جب مشرف نے دونوں ہاتھ امانت سے اٹھا لئے تو اسپر ایک ناظر مقرر کرنا چاہیے +
۵ اور اگر اس نے بھی اُسکے ساتھ موافقت کر لی تو مشرف اور ناظر دونوں کو موقوف کر +
۶ خدا سے ڈرنیوالا امین چاہیئے۔ جو امین فقط تیرے ہی سے ڈرے اُسکو امین مت سمجھ
۷ امین خدا سے ڈرنیوالا چاہیئے۔ نہ کچہری کے حاسبان پر جھڑکنے اور مار بیٹھنے سے

بیفشان و بشمار و فارغ نشین
کز اصد یکے را نہ بینی امین

دو ہمجنس و ہمپیشہ و ہم قلم
بناید فرستاد یکجا بہم -

چہ دانی کہ ہمدست گردد دیا
یکے دزد باشد یکے پردہ دار

چو دزداں زہم باک دارند و بیم
رود در میاں کار و انے سلیم

یکے را کہ معزول کردی زجاہ
چو چندے برآید ببخشش گناہ

برآوردن کام امیدوار
بہ از قید بندی شکستن ہزار

نویسندہ را گر ستون عمل
بیفتد نبرد طناب امل

۱۲

۱؎ (اچھی طرح) جھاڑو اور گن اور فارغ ہو کر بیٹھ کیونکہ سو میں سے ایک شخص کو بھی امانتدار قرار نہیں دے سکتے ۲؎ دو پرانے ہمجنس ایک جگہ اکٹھے نہ بھیجے جائیں ۳؎ تو کیا جانے کہ وہ آپس میں ساجھی اور یار ہو جائیں ایک چور اور دوسرا اسکا پردہ پوش ہو ۴؎ جب چور آپس کا ڈر اور خوف رکھتے ہیں تو قافلہ والا بھی سے سلامت چلا جاتا ہے ۵؎ تو نے جس شخص کو مدینے سے موقوف کیا ہے جب تک وہ زندہ رہے تو اسکے گناہ معاف کر دے ۶؎ ایک امیدوار کے سلسلہ کا پردا ۔ ہزار قیدیوں کی قید توڑنے سے اچھا ہے ۷؎ اگر منشی کے کام کا ستون گر جائے (تو اسکے ساتھ کر) وہ امید کی رسی نہ کاٹے

بفرمانبراں برشہ داد گر
پدر وار خشم آورد بر پسر

گہش میزند تا شود دردناک
گہے میکند آبش از دیدہ پاک

چو نرمی کنی خصم گردد دلیر
وگر خشم گیری شود از تو سیر

درشتی و نرمی بہم در بہ است
چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است

جوانمرد و خوش خلق و بخشندہ باش
چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش

بناید کسے در جہاں کو نماند
مگر آں کزو نام نیکو بماند

نمرد آنکہ ماند پس از وے بجاے
پل و مسجد و چاہ و مہمانسرائے

۱۳

۱ منصف بادشاہ لوگوں پر ایسا مہربان ہوتا ہے جیسا باپ بیٹے پر +
۲ کبھی اُسے مارتا ہے تاکہ وہ ڈرے (اور) کبھی اُسکی آنکھوں سے آنسو صاف کرتا ہے
۳ جب تو نرمی کرے تو دشمن دلیر ہو جائے۔ اور اگر تو غصہ کرے تو لوگ تجھ سے بیزار ہو جائیں
۴ سختی اور نرمی دونوں ملی ہوئی ہیں جراح کی طرح کہ وہ چیرا دیتا ہے اور مرہم بھی لگاتا ہے
۵ جوانمرد اور خوش خلق اور بخشندہ ہو۔ جب خدا تجھ کو دیتا ہے تو خلقت کو دے
۶ دنیا میں کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو ہمیشہ رہا مگر وہ جس کا نیک نام دنیا میں قائم رہا
۷ (آخر) وہ شخص مرا ہی نہیں جسکے بعد پل اور مسجد اور کنواں اور مہمانسرا باقی رہتی ہے

| | |
|---|---|
| ہرآں کو نماند از پس شش دگاہ | درشت وجودش نیاورد یار |
| وگر رفت و آثار خیرش نماند | بشاید پس مرگش الحمد خواند |
| چو خواہی کہ نامت بود در جہان | بمن نام نیکت نگاں نہاں |
| ہمیں نقش بر خواں پس از عہد خویش | کہ دیدی تو از عہد شاہان پیش |
| ہمیں کام ناز و طرب داشتند | بآخر بر فتند و بگذاشتند |
| یکے نام نیکو بر داد جہاں | یکے رسم بد ماند از وی جاوداں |
| بسمع رضا نشنواند اے کس | وگر گفتہ آید بفوزش برس |

ف جسکے بعد کوئی یاد گار نہ رہے اُسکے وجود کے درخت میں گویا پھل ہی نہیں لگا
ف اور اگر وہ مر گیا اور اُسکی نیکی کی فضا باقی نہیں اُسکے مرنے کے بعد دیکھنے والے الحمد ہی پڑھیں گے
ف جو تجھے یہ پسند ہے کہ تیرا نام دنیا میں ہمیشہ قایم رہے تو بزرگوں کے نیک کام کو مت بھلا
ف کسی بھی بیتے زمانہ کے عہد نشیں کو دیکھ جو تجھ سے پہلے بادشاہوں کے زمانہ کا دیکھا
ف وہ بھی ایسے ناز اور خوشی کے سامان رکھتے تھے آخر سب یہاں چھوڑ کر چلے گئے
ف ایک شخص نے نیکنامی کما لیا اور ایک بدنامی کے لئے بڑی رسم چھوڑ گیا
ف خوشی کے کان کسی کی مذمت مت سن اور اگر کہی جائے تو اُسکی تہ کو پہنچ +

گنہگار را عذر نسیان بنہ
چو زنہار خواہد تو زنہار دہ

گر آید گنہگارے اندر پناہ
نہ شرط است کشتن باوّل گناہ

چو بارے بگفتی و نشنید پند
بدہ گوشمالش بزندان و بند

وگر پند و بندش نیاید بکار
درخت خبیث است بخشن بر آر

چو خشم آیدت بر گناہ کسے
تامل کند در عقوبت بسے

کہ سہل است لعل بدخشاں شکست
شکستہ بنایند دگر بارہ بست

صواب است پیش از کشش بند کرد
کہ نتواں کشتہ پیوند کرد

۱۵

۱ گنہگار کی بھول کو عذر سمجھنا کہ جب وہ پناہ چاہے تو اسکو پناہ دے ۔
۲ اور اگر کوئی گنہگار پناہ میں آوے تو اسکو پہلے ہی گناہ میں مار ڈالنا ضرور نہیں
۳ جب تجھے نے اچھا نہ سمجھا یا اور اس نے نصیحت نہ مانی تب اسکو قید خانے اور قید کی سزا دے
۴ اور اگر نصیحت اور قید سے اسے اثر نہ ہو تو وہ خبیث درخت ہے اسکی جڑ اکھاڑ
۵ جب تجھے کسی کے گناہ پر غصہ آوے تو اسکے سزا دینے میں بہت فکر کر
۶ اسواسطے کہ لعل بدخشاں کا توڑ ڈالنا تو آسان ہے لیکن ٹوٹے ہوئے کو پھر کوئی جوڑ نہیں سکتا
۷ مار ڈالنے سے پہلے قید کرنا اچھا ہے کیونکہ قتل کیے ہوئے کے سر کو کوئی جوڑ نہیں سکتا

## گفتار اندر بخشایش بر ضعیفان

| | |
|---|---|
| ۱ اے حکمِ شرع آب خوردن خطاست | وگر خوں بفتوی بریزی رواست |
| ۲ گر شرع فتوی دہد بر ہلاک | اگر تا نداری ز کشتنش باک |
| ۳ وگر والی اندر تبارش کسان | برایشاں بخشائے و راحت رساں |
| ۴ گنہ بود مرد ستمگارہ را | چہ تاوان زن و طفل بیچارہ را |
| ۵ تنت زورمند است لشکر گراں | ولیکن در اقلیم دشمن مراں |
| ۶ کہ گر بر حصارے گریزد ولد | رسد کشور بیگانہ را گزند |

کمزوروں پر بخشش کرنے کے بیان میں کہانی

۱ شرع کے حکم کے بغیر پانی پینا بھی گناہ ہے اور اگر شرع کے حکم سے تو کسی کو قتل کرے تو قتل
۲ شرع جسکے قتل کا حکم دے خبردار اسکے ارتنے سے خون نہ کرنا
۳ اور اگر تو جانتا ہے کہ اسکے قبیلے میں اور لوگ ہیں۔ اُنپر رحم کر اور آدم بیچا
۴ کیونکہ اکیلا آدمی کی خطا تھی۔ بیچاری عورت اور لڑکوں کا کیا قصور
۵ تیرا بدن طاقتور اور لشکر بہت ہے لیکن دشمن کے ملک میں رحمت کیجا
۶ اسواسطے کہ وہ تو بلند قلعے پر چڑھا کہ جائیگا (اور) بیگانہ ملک کو نکلیف پہنچیگی +

نظر کن در احوال زندانیاں — کہ ممکن بود بیگنہ در میاں

چو بازارگاں در زیارت برند — بمالش خیانت بود در سرند

کزاں پس کہ بروے بگریند زار — بہم باز گویند خویش و تبار

کہ مسکین در اقلیم غربت بمرد — متاعے کزو ماند ظالم ببرد

بیندیش ازاں طفلکِ بے پدر — وزآہِ دلِ دردمندش حذر

بسا نامِ نیکوے پنجاہ سال — کہ یک مِم زشتش کند پایمال

پسندیدہ کاراں جاویدنام — تطاول نکردند بر مالِ عام

۱۷

۱ قیدیوں کے حال پر نظر کر۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اُن میں کوئی بیگناہ ہو +

۲ جب کوئی سوداگر پردیسی ولایت میں مرگیا اُسکے مال کو ہاتھ لگانا خیانت ہے

۳ کیونکہ اُسکے پیچھے جب سب رو زار زار روینگے تو اُسکے کنبے کے اور رشتہ دار لوگ کہینگے

۴ کہ مسکین پردیس میں مرگیا اور اُسکی جو پونجی باقی بچی تھی وہ ظالم نے لے لی +

۵ اُس یتیم لڑکے پر غور کر۔ اور اُسکے دردمند دل کی آہ سے بھی ڈر +

۶ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پچاس سال کی نیکنامی کو ایک نامی خراب کردیتی ہے

۷ ہمیشہ کی نیکنامی چاہنیوالے بھلا لوگوں کے مال پر زبردستی نہیں کرتے

| | |
|---|---|
| برآفاق گر سر بسر بادشاہ است | چو مال از تو و گنج گر ستاند گداست |
| بمردِ از تہیدستی آزاد مرد | ز پہلوے مسکیں شکم پر نکرد |

## حکایت در معنیِ شفقت بر رعیت

| | |
|---|---|
| شنیدم کہ فرماندہِ دادگر | قبا داشتے ہر دو رو اطلس |
| یکے گفتش اے خسرو نیکرو | قبائے ز دیبائے چینی بدوز |
| بگفت این قدر بستر آسایش است | وزیں بگذری زیب و آرایش است |
| نہ از بہر آں میستانم خراج - | کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج |

۱؎ اگر کوئی ساے جہان کا بادشاہ ہے جو دونوں طرف دیبا و اطلس کی قبا مل پہنتا ہے تو وہ فقیر سے
۲؎ جو آزاد و تہیدستی سے مرگیا (لیکن) غریب کے مال سے (کبھی اپنا) پیٹ نہ بھرا +

### رعیت پر مہربانی کرنے کے بیان میں کہانی

۳؎ میں نے سنا کہ ایک منصف بادشاہ۔ دونوں طرف استرو والی قبا رکھتا تھا -
۴؎ ایک شخص نے اُس سے کہا اے نیک بخت بادشاہ! تو چینی دیبا کی قبا سلا +
۵؎ بادشاہ نے کہا کہ اسقدر تو پردہ اور آرام ہے اور اگر تو اُس سے بڑھ جائے تو زیب و زینت ہے
۶؎ میں رعیت سے کچھ اسواسطے محصول نہیں لیتا کہ اپنے اوپر اور تخت و تاج پر زینت کروں

| | |
|---|---|
| اگر چوں زناں حلہ بر تن کنم | بمردی کجا دفع دشمن کنم |
| مرا ہم رصد گونہ آزو ہوست | ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست |
| خزائن پر از بہر لشکر بود | نہ از بہر آئین و زیور بود |
| سپاہی کہ خوشدل نباشد زشاہ | ندارد حدود ولایت نگاہ |
| چو دشمن خرِ روستائی برد | ملک باج دہ یک چرا میخورد |
| مخالف خرش برد و سلطان خراج | چہ اقبال بینی دراں تخت و تاج |
| مروت بناشد برافتادہ زور | بر مرغ دوں دانہ از پیش مور |

۱۱ اگر میں عورتوں کی طرح اچھے اچھے کپڑے پہنوں تو پھر جوانمردی سے دشمن کو کس طرح مار سکونگا
۱۲ مجھے بھی سوطرح کی حرص اور آرزو ہے لیکن خزانہ حفظ میرے لئے نہیں ہے
۱۳ خزانے لشکر کے واسطے بھرے جاتے ہیں نہ آرائش اور زیور کے لئے +
۱۴ جو سپاہی بادشاہ سے خوش نہیں ہوتا۔ وہ سلطنت کی حدوں کی حفاظت نہیں کرتا
۱۵ جب دشمن زمیندار کا گدھا چھین لیجائے۔ تو پھر بادشاہ سے خراج کیوں کر مانگیگا
۱۶ جب دشمن کی آنکھ پھوڑ لیا اور بادشاہ نے محصول لیلیا تو تو اُس بادشاہی میں کیا اقبال دیکھیگا
۱۷ غریب پر زبردستی کرنی جوانمردی نہیں۔ کیونکہ چیونٹی کے آگے سے کبھی ہاتھی نہیں نکل جاتا

19

| | |
|---|---|
| رعیت درخت است اگر پروری | بکام دل دوستاں برخوری |
| بہ بیرحمی ار بیخ و بارش بکن | کنداں کند حیف بر خویشتن |
| کساں برخورند از جوانی و بخت | کہ بر زیردستاں نگیرند سخت |
| اگر زیردستے برآید ز پائے | حذر کن ز نالیدنش بر خدائے |
| چو شاید گرفتن بنرمی دیار | بہ پیکار خوں از سماے میار |
| بمردی کہ ملک سراسر زمیں | نیرزد کہ خونے چکد بر زمیں |

## حکایت

## کہانی

شنیدم[1] که همجشید فرخ سرشت — بر چشمه بر به سنگے نوشت

بریں[2] چشمه چوں ما بسے دم زدند — بر فتند چوں چشم بر هم زدند

گرفتند عالم بمردی وزور — ولیکن نبردند با خود بگور

چو[3] بر دشمنے باشدت دسترس — مر نجانش کو راهمیں عضه بس

عدو[4] زنده گر گشته بر تو مسلط — به از خون او گشته در دامنت

## حکایت در شناختن ملوک دوست و دشمن را

شنیدم[5] که دارا سے فرخ تبار — زلشکر جدا ماند روزے شکار

[1] میں نے سنا کہ مبارک طبیعت جمشید نے کسی چشمے کے کنارے ایک پتھر پر یہ لکھا +

[2] ہمارے جیسے بہتیروں نے اِس چشمے پر دم بھرا (اور) آنکھ جھپکنے کے اندر ہی گزر گئے

[3] جو مردی اور زور سے جہانکو فتح کیا۔ لیکن اپنے ساتھ قبر میں نہ لیگئے +

[4] جب کسی دشمن پر تجھ کو غلبہ ہو تو اُسکو مت ستا۔ کیونکہ اُسکو یہی رنج کافی ہے۔

[5] دشمن زندہ اور تیرے آس پاس ہو یہ اُس مُردہ دشمن سے بہتر ہے کہ اُسکے خون کا مجھ پر تیرا دامن لگا ہو

## بادشاہوں کے دوست اور دشمن کے پہچاننے کے بیان میں گفتگو

مَیں نے سنا کہ مبارک خاندان دارا شکار کے دن لشکر سے جدا ہو گیا +

دواں آمدش گلہ بانے بہ بیشہ — بدل گفت دارا کہ فرخندہ کیش
مگر دشمن است این کہ آمد بجنگ — ز دورش بدوزم بہ تیر خدنگ
بصحرا دراز دشمناں را بلاک — کہ در خانہ باشد گل از خار پاک
گمان کیانی بزہ راست کرد — بیکدم وجودش علم خواست کرد
بر آورد چوپانِ بیدل خروش — کہ دشمن نیم در ہلاکم مکوش
منم آنم کہ اسپانِ شہ پروم — بخدمت ریں مرغزار اندرم
ملک را دل از خشم آمد بجائے — بخندید و گفت اے نکوہیدہ رائے

۱ ایک چرواہا اُسکے پاس دوڑا آیا۔ مبارک مذہب لانے پر بابت اپنے دلمیں کہی شاید یہ شخص جو لڑائی کے واسطے آیا دشمن ہے میں اسکو دور ہی سے تیر خدنگ سے ہلاک کرونگا
۲ جنگل میں دشمنوں سے خوف رکھو۔ کیونکہ اپنے گھر میں پھول کانٹے سے پاک ہوتا ہے
۳ بادشاہ نے کیانی کمان کا چلہ چڑھایا۔ اور ارادہ مارنے کے وجود کو نابود کرنا چاہا
۴ ڈرپوک چرواہے نے شور مچایا۔ کہ میں دشمن نہیں ہوں مجھے مارنے میں کیا شش و مت کر
۵ میں تو وہی ہوں جو حضور کے گھوڑے چراتا ہوں اور فدوی کے واسطے اس ٹیلہ پر
۶ بادشاہ کا کیا ہوا دل ٹھکانے آیا۔ ہنسکر کہا اے بیوقوف!

| | |
|---|---|
| ترا یاوری کرد فرخ سروش | وگرنہ زہ آوردہ بودم بگوش |
| نگہبانِ مرغی بخندید و گفت | نصیحت ز مستعمِ دانا بہ ہفت |
| نہ تدبیر محمود و رای نکوست | کہ غمگن نماند ستمدیدہ دوست |
| چنانست در مہتری شرط و بیت | کہ ہر کہ بہ ہے را بداند کہ کیست |
| مرا بارہا در حضر دیدہ | ز خیل و حشم آگاہ پرسیدہ |
| کنونت بہ بر آمدم پیش باز | نمیدانم از بد اندیش باز |
| تو انم من اے نامور شہریار | کہ اسپے بہ روز آرم از بہر یار |

۱ مبارک فرشتے نے (آج) تیری مدد کی یہ خبر میں نے چڑیے کو کان لگا کے سنی تھی
۲ چڑیے نے نگہبانی پر مقرر کیا کہ بادشاہ سے نصیحت پر چھپائی چاہیے +
۳ یا بھی تدبیر اور ٹھیک عقل نہیں ہے کہ بادشاہ دوست اور دشمن میں تمیز نہ کرے
۴ سرداری میں زندگی کی بہتر طرح ہے کہ بادشاہ ہر ایک غریب کی جانے کہ یہ فلاں ہے
۵ تو نے تو مجھے بہت دفعہ کچہری میں دیکھا ہے اور گھوڑوں اور ہتھیار کا (حال) پوچھا ہے
۶ اب (جو) میں محبت سے تیرے پاس آیا تو تو مجھ میں اور دشمن میں تمیز نہ کر سکا
۷ اے نامور بادشاہ میں کر سکتا ہوں کہ لاکھ میں سے ایک گھوڑا نکال لاؤں +

مرا گلہ بانی بعقلست ورائے
تو ہم گلہ خویش داری بپائے

چو دار اشنید این حکایت ز مرد
نکو بیش گفت و نکوہش نکرد

ہمیرفت و میگفت و در خود خجل
بباید نوشتن این نصیحت بدل

درآن سخت و ملک از خلل غم بود
کہ تدبیر شہ از رعیت کم بود

## گفتار اندر نظر پادشاہان در حق رعیت

تو کے بشنوی نالۂ دادخواہ
بچیواں بررت کلۂ خوابگاہ

چناں خسپ کآید فغانت بگوش
اگر دادخواہے برآرد خروش

۲۴

لہ میری گلہ بانی عقل اور تدبیر سے ہے۔ تو بھی اپنے ریوڑ کو سنبھال کر رکھ +
لہ جب دارا نے اُس مرد کی یہ بات سنی تو اسکی بہت تعریف کی اور بُرا نہ کہا +
لہ دارا اپنے دل میں شرمندہ ہو کر کہتا جاتا تھا کہ یہ نصیحت تو دل پر لکھنی چاہیے +
لہ اس سخت اور ملک میں ضرور اتری کا اندیشہ ہوتا ہے جہاں بادشاہ کی تدبیر جو رعیت کے حق میں ہاں و شاہوں کی نظر کرنے کے بیان میں گفتگو
لہ تو فریادی کی فریاد کب سنے جبکہ تیرے سونے کی مسہری زحل (یعنی ساتویں آسمان پر) ہو ایسا سو کر فریادی کا شور تیرے کان میں پہنچے۔ اگر کوئی فریادی غل مچائے +

| | |
|---|---|
| کہ نالد ز ظالم کہ در دودیست[1] | کہ ہر جو کہ میکند جو رست |
| نہ سگ دامن کاروانی درید[2] | کہ دہقان نادان کہ سگ پرورید |
| دلیر آمدی سعدیا در سخن[3] | چو تیغت بدست ست فتحے بکن |
| بگو آنچہ دانی کہ حق گفتہ بہ[4] | نہ رشوت ستانی و نہ عشوہ دہ |
| طمع بند و دفتر حکمت بشوے[5] | طمع بگسل و ہر چہ دانی بگوے |
| طمع راسہ حرفست ہر سہ تہی[6] | از آں نیست مرطا معانرا ہی |

## حکایت در تحریص بر کام برآری مسکینان

[1] اُس ظالم حاکم سے جو تیرے زمانہ میں ہے کون روتا ہے (بلکہ تیرے ظلم کی فریاد تو خلق کرتی ہے)
[2] کتے نے قافلہ والے کا دامن نہیں پھاڑا۔ بلکہ نادان کسان نے کہ جس نے کتا پالا +
[3] اے سعدی تو فصیحت کرنے میں بڑا دلیر ہے جب تلوار تیرے ہاتھ میں ہے تو فتح کر
[4] جو کچھ تو جانتا ہے اُسکو بیان کر کیونکہ سچ کہنا اچھا ہے نہ تو رشوت لینے والا اور نہ دھوکا دینے والا
[5] طمع اپنے ساتھ نہ لگا اور حکمت کے دفتر کو دھو ڈال۔ طمع چھوڑ پھر جو کچھ تو جانتا ہے کہہ
[6] طمع کے تین حرف ہیں اور تینوں خالی۔ اسواسطے طمع کرنیوالوں کو کچھ فائدہ نہیں

## مسکینوں کی حاجت روائی کرنیکے لئے رغبت دلانیکے بیان میں حکایت

خبر یافت گرد نکشے در عراق | کہ میگفت مسکینے از زیر طاق
تو ہم بر درے ہستی اُمیدوار | پس اُمید بر درنشیناں برآر
دلِ دردمنداں برآور زہند | کہ ہرگز بنا شد دلت دردمند
پریشانیٔ خاطرِ دادخواہ | براندازد از مملکت بادشاہ
تو خفتہ خنک در حرم نیمروز | غریباں زبیروں گو بگریا بسوز
ستانندۂ داد آنکس خداست | کہ نتواند از بادشہ داد خواست

## حکایت در معنی شفقت ملوک بمتقین بر مسکینان

یکے از بزرگانِ اہلِ تمیز | حکایت کند از ابن عبد العزیز

۱ عراق کے ملک میں ایک مغرور بادشاہ تھا۔ اُسنے ایک مسکین کو اُسکے محل کے نیچے کھڑا کہتے ہوئے سنا
۲ تو بھی تو ایک در ہے ازانہ کا اُمیدوار ہے پس تو اپنے در وازے پر بیٹھنے والوں کی مراد پوری کر
۳ دردمندوں کا دل فکر سے نکال تاکہ تیرا دل بھی کبھی دردمند نہو +
۴ فریادی کے دل کی پریشانی بادشاہ کو بادشاہی سے گرا دیتی ہے +
۵ تو اچھا نہیں دوپہر کو چین سے سوتا ہے مظلوم سے کہہ کر تو باہر دھوپ میں چل +
۶ اُس شخص کا انصاف کریگا لاخدا ہے۔ جو بادشاہ سے انصاف کو نہ پہنچے +
۷ مسکینوں پر لگے بادشاہوں کی مہربانی کرنے کے بیان میں حکایت
۸ نیمروز والے نیزوں میں سے ایک شخص عبد العزیز کے دینے کا ذکر کرتا ہے +

| | |
|---|---|
| کہ[1] بودش نگینے بر انگشتری | فرو ماندہ در قیمتش جوہری |
| بشب[2] گفتے آن جرمِ گیتی فروز | دُرے بود در روشنائی چو روز |
| قضا را[3] در آمد یکے خشک سال | کہ شد بدرِ سیمائے مردم ہلال |
| چو[4] در مردم آرام و قوت ندید | خود آسودہ بودن مروت ندید |
| چو[5] بیند کسے زہر در کامِ خلق | کہ نیش بگذرد آبِ نوشین بحلق |
| بفرمود[6] بفروختن شش یتیم | کہ رحم آمدش بر غریب و یتیم |

[1] کہ اسکی انگوٹھی میں ایسا نگینہ تھا کہ جوہری بھی اُسکی قیمت میں عاجز تھے

[2] رات کو وہ جہان کا روشنی کرنیوالا گوہر گویا روشنی میں دن کی مانند ایک دُر تھا

[3] اتفاق سے ایک ایسا کال پڑا کہ لوگوں کی پیشانی کا بدر (سو کھکر) ہلال (جیسا) ہو گیا

[4] بادشاہ نے جب لوگوں میں آرام اور طاقت نہ دیکھی تو آپ آرام سے رہنا جوانمردی نہ سمجھی

[5] جب کسی شخص کو محتاجوں کے حلق میں زہر ٹپکتے دیکھے تو میٹھا پانی اُسکے حلق میں کڑوا سا لگے

[6] (بادشاہ نے) فرمایا تو وہ نگینہ روپے کے بدلے بیچ ڈالا کیونکہ اُسکو مسافروں یتیموں پر رحم آیا

| | |
|---|---|
| یکے[1] ہفتہ نقدش بتاراج داد | بدرویش و مسکین و محتاج داد |
| فتاد[2] ندر دے ملامت کنان | کہ دیگر بدست ستم نہ دہد چنان |
| شنیدم[3] کہ میگفت با راز دمع | بعارض فرومیدویدش چو شمع |
| گذشت[4] است پیرایہ بر شہریار | دل شہر سے از تو انی نگار |
| مرا[5] شاید انگشتری بے نگیں | نشاید دل خلق اندو گہیں |
| خنک[6] آنکہ آسایش مردوزن | گزیند بر آسایش خویشتن |
| نکو[7] تر ندر غبت ہنر پروراں | بشادی خویش از غم دیگراں |

[1] ایک ہفتہ میں اُسکا روپیہ لُٹا دیا۔ درویشوں اور مسکینوں اور محتاجوں کو دیدیا +
[2] ملامت کرنیوالے اُسکے پیچھے پڑے۔ کہ ایسا نگینہ اور تیرے ہاتھ نہ آئیگا +
[3] میں نے سُنا کہ بادشاہ کہتا تھا اور آنسو دل کا بھید اُسکے رخسار وں پر شمع کی طرح بہتا تھا +
[4] کہ بادشاہ پر زینت حرام ہے جب شہر والوں کا دل نا توانی سے بریدہ ہو +
[5] سیری انگوٹھی بے نگینہ ہی اچھی ہے لیکن خلقت کا دل دُکھی نہیں چاہیئے +
[6] وہ شخص بہت اچھا ہے جو لوگوں کا آرام اپنے آرام پر اختیار کرتا ہے +
[7] دانا لوگوں نے اوروں کے غم سے اپنی خوشی کی طرف رغبت کی +

| | |
|---|---|
| اگر خوش بخسپد فلک بر سریر | نہ پندارم آسودہ خسپد فقیر |
| وگر زندہ دارد شبے پریاز | بخسپم مردم بآرام و ناز |
| بحمد اللہ ایں سیرت راہ راست | اتابک ابوبکر بن سعد رہ است |

## حکایت اتابک مرحوم تکلہ بن زنگی رحمۃ اللہ علیہ

| | |
|---|---|
| در اخبار شاہان پیشینہ ہست | کہ چوں تکلہ بر تخت زنگی نشست |
| بدورانش از کس نیازرد کس | سبق برد گر خود ہمین بود و بس |
| چنیں گفت یکرہ بصاحبدلے | کہ عمرم بسر رفت بیجا صلے |

۱؎ اگر بادشاہ تخت پر آرام سے سوئے۔ تو میں نہیں گمان کرتا کہ فقیر بھی آرام سے سوئیگا
۲؎ اور اگر بادشاہ راتوں جاگے۔ تو اور لوگ آرام اور چین سے سوئیں +
۳؎ اللہ کا شکر ہے کہ یہ خصلت اور سیدھا رستہ۔ سعد کے بیٹے اتابک ابوبکر کا ہے +

## زنگی تکلہ اتابک مرحوم کی کہانی اُس پر اللہ کی رحمت ہو

۴؎ اگلے بادشاہوں کی تاریخ میں ہے کہ جب تکلہ زنگی کے تخت پر بیٹھا +
۵؎ اُسکے زمانہ میں کوئی شخص کسی سے رنجیدہ نہوا سبقت لیگیا اگرچہ اُسمیں فضیلت بھی
۶؎ تکلہ نے ایک دفعہ ایک صاحبدل سے کہا کہ میری ساری عمر بیفائدہ گزر گئی +

چو مے بگذرد ملک و جاہ و سریر — بزد از جہاں دولت الافقیر

بخواہم بکنج عبادت نشست — کہ دریا بم ایں پنج روزے کہ ہست

چو شبنید دانائے روشن نفس — بہ تندی برآشفت کای تکلہ بس

طریقت بجز خدمت خلق نیست — بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

تو بر تخت سلطانی خویش باش — باخلاق پاکیزہ درویش باش

بصدق و ارادت میان تہ دار — زطامات و دعوی زبان تہ دار

قدم باید اندر طریقت نخست — کہ اصلے ندارد دمِ بے قدم

۳۰

لہ جبکہ ملک و برتبہ اور تخت نہیں رہتا۔ تو جہاں سے فقیر کے سوا کوئی دولت کما لیگیا

ٹہ میں عبادت کے کونے میں بیٹھنا چاہتا ہوں کہ عمر کے کہ چند دن ہیں جو باقی رہے ہیں کچھ کما لوں

تہ ہر چند دانائے یہ بات سنی تو تعجب سے گھبرا کر کہا۔ اے تکلہ بس چپ رہ!

تہ خدمت کی خدمت کرنا طریقت ہے۔ تسبیح اور مصلے اور گدڑی نہیں +

ثہ تو اپنے بادشاہت کے تخت پر رہ۔ اور پاکیزہ اخلاق کے ساتھ درویش رہ

جہ صدق اور ارادے کی کمر باندھ رکھ بیہودہ باتوں اور دعووں سے زبان بند رکھ

حہ طریقت میں قدم رکھنا چاہئے نہ نیستی کیونکہ دعوے عمل کے بغیر کچھ اصل نہیں رکھتا

| | |
|---|---|
| بزرگاں کہ نقدِ صفا داشتند | چنیں خرقہ زیر قبا داشتند |

## حکایت

| | |
|---|---|
| شنیدم[1] کہ بگزیدہ سلطانِ روم | بر منکرے زاہلِ علوم |
| کہ پایم[2] از دستِ دشمن نماند | جز ایں قلعہ و شہر با من نماند |
| بسے[3] جہد کردم کہ فرزندِ من | پس از من شود سرور انجمن |
| کنوں[4] دشمنِ من بد گہر دست یافت | سرِ دست مردی و جہدم بتافت |
| چہ[5] تدبیر سازم چہ درماں کنم | کہ از غم بفرسود جان و تنم |

[1] جو بزرگ کہ صفائی کی نقدی رکھتے تھے۔ وہ ایسا ہی جبہ قبا کے نیچے رکھتے تھے
کہانی

[2] میں نے سنا کہ روم کے بادشاہ نے ایک بینک اور عالم کے پاس روکر کہا +

[3] کہ دشمن کے ہاتھ سے میری طاقت (قیام) نہ رہی اس قلعے اور شہر کے سوا میرے پاس کچھ نہیں بچا

[4] میں نے بہت کوشش کی کہ میرا بیٹا میرے بعد مجلس کا سردار بنے

[5] اب جو بدذات دشمن نے غلبہ پایا میری جوانمردی اور کوشش کا پنجہ مروڑ ڈالا

[6] میں کیا تدبیر اور کیا علاج کروں۔ کیونکہ اس غم سے میرا تن اور خون خشک ہو گیا

| | |
|---|---|
| بر آشفت دانا کہ ایں گریہ چیست | بریں عقل و ہمت بباید گریست |
| ولایت[1] چہ باشد غم خویش خور | کہ از عمر بہتر شد و بیشتر |
| ترا ایں قدر تا بجائی بس است[2] | چو فتی جہاں جائے دیگر کس است |
| اگر ہوشمند است و گر بے خرد[3] | غم او مخور کو غم خود خورد |
| مشقت[4] نیرزد جہاں داشتن | گرفتن بشمشیر و بگذاشتن |
| بدیں پنج روزہ[5] قامت مناز | باندیشہ تدبیر رفتن بساز |
| کرا دانی از خسروان عجم[6] | زعہد فریدون و ضحاک و جم |

[1] دانا خفا ہوا کہ یہ کیسا رونا ہے۔ تیری اس عقل اور ارادہ پر رونا چاہیئے +
[2] ولایت کیا ہے تو اپنا غم کھا کیونکہ تیری عمدہ اور بہتر عمر گزر چکی +
[3] جب تک تو جئے تجکو اسیقدر کافی ہے جب تو گزر گیا تو جہان دوسرے کی جگہ ہے
[4] اگر (وہ تیرا اہل کا) عقلمند ہے یا بیعقل۔ تو اُسکا غم مت کھا کیونکہ وہ اپنا فکر آپ کریگا
[5] بادشاہی اس محنت کی برابر نہیں (کہ اسکی تلوار سے لینا اور مفت چھوڑ دینا ہے
[6] اس پانچ دن کی زندگی پر نازمت کر۔ فکر کے ساتھ چلنے کی تدبیر کر +
[7] عجم کے بادشاہوں میں سے تو کسکو ایسا جانتا ہے۔ فریدوں اور ضحاک اور جمشید کے زمانہ سے

که در تخت و ملکش بنایذ زوال | نماند بجز ملک ایزد تعال
کرا جاودان ماندن امید نیست | که گیتی همیں جاے جاوید نیست
کرا سیم و زر ماند و گنج و مال | پس از وے بچندے شود پایمال
وزآنکس که خیرے بماند رواں | دمادم سد رحمتش بر رواں
بزرگی کزو نام نیکو بماند | تواں گفت با اہل دل کو بماند
الا تا درخت کرم پروری | که مینیک برکامرانی خوری
کرم کن که فردا چو دیوان نهند | منازل بمقدار احسان دهند

۱ کہ اُسکے تخت و ملک میں زوال نہیں آیا۔ خدا یعنی کہ ملک سوا اُسکے کسی کا قائم نہیں رہیگا
۲ کسیکو ہمیشہ رہنے کی اُمید نہیں کیونکہ یہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے
۳ جس کیلئے روپیہ اور چاندی اور خزانہ اور مال رہجاتا ہے اُسکے بعد چند روز میں برباد ہو جاتا ہے
۴ اور جس شخص کی نیکی جاری ہے اُسکی جان پر ہر دم رحمت پہنچے
۵ جس بزرگ کا نیک نام باقی رہا۔ سا جدل سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ (دنیا میں) رہا
۶ جو زر اور بخشش کے درخت کی ضرور پرورش کر کہ میٹھے پھل اُس سے مقصد وری کا میوہ کھائیگا
۷ بخشش کر کیونکہ جب قیامت میں عدالت قائم کرینگے تو نیکی کے اندازہ کے موافق مرتبہ دینگے

یکے را بسعیش قدم بہشتیر | بدرگاہِ حق منزلت بہشتیر
یکے باز پس خائن و شرمسار | نیابد بہ ہیچ مزد ناکردہ کار
بہل تا بدنداں گزد پشت دست | تنورِ چنیں گرم و نانے نہ بست
ندانی کہ غلہ بر دانشتن | کہ سستی بود تخم ناکاشتن

## حکایتِ بادشاہِ بیدادگر و زاہد

خردمند مردے را قضا بے شام | گرفتار ہماں کنج تاریک جاے
بصبر شد آں کنج تاریک جاے | بکنج قناعت فرو رفتہ پاے

۳۴

لہ جس شخص کا قدم کوشش میں آگے ہے۔ خدا کی درگاہ میں اُسکا مرتبہ زیادہ ہوگا
سہ اور جسکا قدم پیچھے ہے وہ آخر جزا نیوالا اور شرمندہ ہوگا کیونکہ ناکردہ کار آدمی مزدوری نہیں پاسکتا
سہ اسکو چھوڑ ناکردہ قیامت میں انتوں سے ہاتھوں کی پیٹھ کاٹے کہ تنور ایسا گرم تہا اور اُسنے روٹی نہ لگائی
سہ (کیا) تو اناج اُٹھانے کے وقت نہیں جانتا کہ بیج نہ بونا سستی ہے +

عالم بادشاہ اور زاہد کی حکایت

سہ ایک عقلمند آدمی نے شام کے ملک میں کسی غار کے کونے میں جگہ اختیار کی +
سہ اُس صبر کی بدولت بادشاہ بھی کونے میں۔ قناعت کے خزانہ میں گیا پاؤں اُترگیا تہا

شنیدم کہ نامش خداداد بود — ملک سیرت آدمی پوست بود
بزرگاں نہادند سر بر برش — کہ در مے نیابد بدر ہا سرش
تمنا کند عارف پاکباز — بدر ریزہ از خوشہ تر کآز
چو ہر ساعتش نفس گوید بدہ — بخواری بگردانمش دہ بدہ
در آں مرز کیں پیر ہشیار بود — یکے مرزبان ستمگار بود
کہ ہر ناتواں را کہ دریافتے — بسر پنجگی پنجہ بر تافتے
جہانسوز و پیر و جمت خیرہ کش — ز تلخیش روے جہانے ترش

۱ میں نے سنا کہ اُسکا نام خداداد دست تھا۔ خصلت میں فرشتہ اور صورت میں انسان نما تھا
۲ امیر دل نے اُسکے دروازے پر سر جھکایا۔ کیونکہ اُسکا سر لوگوں کے دروازوں پر نہیں آتا تھا
۳ پاکباز درویش بھی کبھی کبھی اپنے سے حرص چھوڑنے کی آرزو کرتا ہے +
۴ جب ہر گھڑی اُسکا نفس کہے (یہ چیز) مجھے دے بے غیرتی کے ساتھ گلا نوچ لے
۵ جس ملک میں یہ عقلمند بوڑھا تھا وہاں ایک ظالم بادشاہ تھا +
۶ کہ جس ناتواں کو وہ پاتا تھا ظلم سے اُسکا پنجہ مروڑ دیتا تھا
۷ ظالم امیر رحم اور بےقصور کا مار ڈالنے والا تھا اُسکے ظلم سے ایک جہان کا منہ ترش تھا

گروہے برفتند ازاں ظلم و عار ۔۔۔ ببردند نام بدش در دیار

گروہے بماندند مسکین و زار ۔۔۔ پس چرخہ نفرین کنان فتنہ بیش

بدیدار شیخ آمدی گاہ گاہ ۔۔۔ بکردے خدا دوستے نیک نگاہ

ملک توبتے گفتش اے نیک بخت ۔۔۔ بہ نفرت من از کش روئے سخت

مرا با تو دانی سر دوستی است ۔۔۔ ترا دشمنی با من از بہر چیست

گرفتم کہ سالار کشور نیم ۔۔۔ بعزت زدرویش کمتر نیم

۱ ایک گروہ اُس ظلم اور غیرت سے وطن چھوڑ گئی اور اُسکا بُرا نام جہان میں مشہور کر دیا

۲ اور محتاجوں اور زمینوں کی ایک گروہ رہگئی انہوں نے چرخہ کے پیچھے بُرا کہنا شروع کیا

۳ جس جگہ ظلم کا چرچا دراز ہوگا تو وہاں لوگوں کے ہونٹ ہنسی سے کبھی نہ کھلیگا

۴ (وہ بادشاہ) شیخ کی زیارت کو کبھی کبھی آتا تھا (لیکن) خدا دوست اُسکی طرف نگاہ نہ کرتا تھا

۵ ایک دفعہ بادشاہ نے اُس سے کہا کہ اے نیک بخت تو نفرت سے میری طرف سے منہ پھیرتا ہے

۶ مجھے تو جانتا ہو کہ مجھے تیرے ساتھ دوستی کا خیال ہے (لیکن میں نہیں جانتا) تجھ کو مجھ سے کیوں عداوت ہے

۷ میں نے فرض کیا کہ میں ملک کا بادشاہ نہیں لیکن عزت میں فقیر سے کمتر نہیں ہوں



الا اگر ہنرداری و عقل و ہوش | بفضل و ترحم میان بندو کوش

## گفتار در نگاہداشتن خاطر درویشان

مہ از زورمندی مکن بر کہاں | کہ بر یک مژہ مے نماند جہاں
سر پنجۂ ناتواں بر مپیچ | کہ گردست یابد برآید بہیچ
مبر گفتمت پائے مردم زجائے | کہ عاجز شوی گر درآئی ز پا
دل دوستاں جمع بہتر کہ گنج | خزینہ تہی بہ کہ مردم برنج
بلند از در پائے کار کسے | کہ افتد کہ در پایش افتی بسے

۱ خبردار اگر تو ہنر اور عقل اور ہوش رکھتا ہے تو بخشش اور رحم پر کمر باندھ اور کوشش کر
درویشوں کی نگہبانی کرنے کے بیان میں گفتگو

۲ اے سردار غریبوں پر ظلم مت کر کیونکہ جہان ہمیشہ ایک ہی روش پر نہیں رہتا

۳ کمزور کا پنجہ مت مروڑ کیونکہ اگر اسکا پانی بولگ گیا تو وہ ڈوبتے چیز میں غالب جائیگا

۴ میں نے تجھے کہدیا کہ لوگوں کو مرتبہ سے نہ گرا اسواسطے کہ تو بھی عاجز ہو جائیگا اگر مرتبہ سے گر جائے

۵ خزانے سے دوستوں کی دلجمعی اچھی ہے لوگوں کے تکلیف میں ہونے سے خزانہ خالی رہنا

۶ تو کسی کے کام کو پاؤں میں مت ڈال یعنی خرابی کیونکہ کبھی ایسا اتفاق ہوگا کہ تجھ پر اس کام کا

تحمل کن اے ناتوان قوی
که روزے تو ناتر ازو کے شوی

بہ ہمت برآر از ستیزندہ شور
که بازو بہمت آزد دست زور

لب خشک مظلوم را گو بخند
که دندان ظالم بخواہند کند

بیابانگ دہل خواجہ بیدار گشت
چہ داند شب پاسبان حال گشت

چو رد کاروانے غم بازجوئیش
نسوزد دلش بر خر پشت ریش

گر قحط کز افتادگاں نیستی
چو افتادہ بینی چرا ایستی

برینت بگویم یکے سرگزشت
که سستی بود زیں سخن درگزشت

۱ اے کمزور زبردست کی سختی کی برداشت کر کیونکہ تو کبھی کسی دن اس سے زیادہ طاقتور ہو جائیگا
۲ دشمن کی بربادی خدا سے کر کیونکہ دعا کا بازو زور کے ہاتھ سے اچھا ہے
۳ مطلب یہ کہ مظلوم جو ظالم کے حق میں بددعا کرتے ہیں وہ ضرور قبول ہوتی ہے
۴ جب بادغہ ڈھول کی آواز سے جاگا تو وہ کیا جانے کہ پاسبان کی رات کیونکر گزرتی ہے
۵ قافلہ والا اپنے بوجھ کا غم کھاتا ہے کسکا دل زخمی بیٹھ والے کی پیٹھ پر ترس نہیں کھاتا
۶ میں نے فرض کیا کہ تو گرا ہوا (یا عاجز) نہیں ہے لیکن جب تک کسی گرے ہوئے کو نہ دیکھو تو کیونکر اٹھ سکے
۷ میں تجھکو اسپر ایک بات سناتا ہوں کیونکہ اس سے درگزر کرنی سستی ہے +

## حکایت

چناں قحط سالے شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

چناں آسماں بر زمیں شد بخیل
کہ لب تر نکردند زرع و نخیل

بجوشید سرچشمہ ہائے قدیم
نماند آب جز آب چشم یتیم

نبود بجز آہ بیوہ زنے
اگر بر شدے دود ازو بر زنے

چو درویش بے برگ و یدم درخت
تہی بازواں سست و درماندہ سخت

نہ بر کوہ سبزی نہ در باغ شخ
مگس بوستاں خورد و دوم ملخ

### گلستان

۱ ایک سال دمشق میں ایسا کال پڑا کہ یار عشق (یا سلام علیک کرنا) بھول گئے
۲ زمین و آسمان ایسا بخیل ہوا کہ کھیتی اور پودوں نے اپنے لئے تر نہ کئے +
۳ پرانے پرانے چشمے خشک ہو گئے۔ یتیم کے آنسوؤں کے سوا کہیں پانی نہ رہا
۴ بیوہ عورت کی آہ کے سوا نہ ہوتا تھا اگر کسی روزن سے دھواں نکلتا تھا +
۵ بے سامانی و درویشی کی تندیسے درختوں کو دیکھا۔ پھل اور پتے گر گئے اور ٹہنیاں جو رہ گئے
۶ نہ پہاڑ پر سبزی تھی نہ باغ میں ٹہنیاں کیونکہ ٹڈیوں نے باغ اور لوگوں کی کھیتیاں کھالی تھیں

| | |
|---|---|
| دراں حال پیش آمدم دوستے | ازو ماندہ برآستخواں پوستے |
| شگفت آمدم کو قوی حال بود | خداوندِ جاہ و زر و مال بود |
| بدو گفتم اے یارِ فرخندہ خو | چہ ماندگی مدپیش آمد بگوے |
| بخندید بر من کہ عقلت کجاست | چو دانی و پرسی سوالت خطاست |
| نہ مینی کہ سختی بغایت رسید | مشقت بحدِ نہایت رسید |
| نہ باراں ہمی آید از آسماں | نہ بر میرود دود و فریاد خواں |
| بدو گفتم آخر ترا باک نیست | کہ کشتند ہر جا کہ تریاک نیست |

۱ دراں حال میں ایک دوست میرے پاس آیا۔ کہ اُسکی ہڈیوں پر چمڑا ہی باقی رہگیا تھا +
۲ مجھے تعجب ہوا کہ یہ آسودہ حال تھا۔ مرتبہ اور روپیہ اور مال والا تھا +
۳ میں نے اُس سے کہا کہ اے میرا ایک خوبیار! مجھے کیا مصیبت پیش آئی بیان تو کر
۴ اُسنے مجھ پر ہنسکر کہا تیری عقل کہاں ہے۔ جب تو جان کے پوچھتا ہے تو تیرا پوچھنا بیجا ہے
۵ تو نہیں دیکھتا کہ سختی انتہا کو پہنچگئی۔ اور محنت۔ انتہا کی حد کو حاصل ہے +
۶ نہ تو آسمان سے مینہ برستا ہے۔ نہ فریادیوں کی آہ اُوپر جاتی ہے +
۷ مَیں نے اُس سے کہا کہ تجھے تو کچھ خوف نہیں۔ جہاں ترا ہے جہاں ہر مہرہ نہیں ہوتا

گر از نیستی دیگرے شد ہلاک
تو را ہست بط راز طوفاں چہ باک

نگہ کرد رنجیدہ در من فتیہ
نگہ کردن عالم اندر سفینہ

کہ مرد ار چہ بر ساحل ست از غریق
بنا ساید و دوستانش غریق

من از بینوائی نیم روئے زرد
غم بینوایاں دلم خستہ کرد

نخواہم کہ بیند خرد مندِ ریش
نہ بر خصم مردم بر خصم خویش

بحمد اللہ ار چہ زریش ایمنم
چو ریشے بہ بینم بلرزد تنم -

منغص بود عیش آں تندرست
کہ باشد بہ پہلوئے بیمار سست

۱ اگر بے سامانی سے اور کوئی ہلاک ہو گیا ہو تو ہو جائے مجھے اتنا تو اطمینان ہے کہ میری بابت تو طوفان کا خطرہ نہیں

۲ اس عقلمند سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ میری طرف کیا دیکھتا ہے جا اپنے عالم امن کی طرف دیکھتا ہے

۳ (اور کہا) کہ اے یار مرد اگرچہ کنارے پر ہو لیکن چین نہیں پاتا جب تک اپنے یار دوست بے ہوں

۴ کچھ میں ہی بے سامانی سے رنجیدہ نہیں ہوں بلکہ بے سامانوں کے غم نے میرا دل دکھایا ہے

۵ میں پسند نہیں کرتا ہوں کہ عقلمند آدمی لوگوں کے بدن پر غم دیکھے - بلکہ اپنے بدن پر خیال کرے

۶ اللہ کا شکر ہے کہ میں نرم ہے تو بچا ہوا ہوں لیکن جب کبھی کوئی نرم دیکھتا ہوں تو بیمار کا نبض کانپتا ہے

۷ اس تندرست کا عیش گدلا ہوتا ہے - جو سست بیمار کے پاس سست بیٹھا ہو +

۴۲

چو بینم کہ درویش مسکیں نخورد | بکام اندرم لقمہ زہر است و درد
یکے را بزندان رشک و ستاں | کجا ماندش عیش در بوستاں

## حکایت

شنیدم کہ دو خلق آتشے برفروخت | غنیمم کہ بغداد نیمے بسوخت
یکے منکر گفت ایں زمان خاک و دود | کہ دکان ما را گزندے نبود
جہاندیدۂ گفتش اے بوالہوس | ترا خود غم خویشتن بود و بس
پسندی کہ شہرے بسوزد بنار | وگرچہ سرایت بود بر کنار

۱؎ جب میں یہ سنتا ہوں کہ مسکین فقیر نے (کھانا) نہیں کھایا تو میرے حلق میں کھانا زہر اور تکلیف ہے
۲؎ جس شخص کے دوست قید خانہ میں ہوں اسکو باغ میں کہاں عیش ہوتا ہے +

### کہانی

۳؎ ایک بات غلط کی آگ کے دھوئیں نے اسکو بجھا دیا - میں نے سنا کہ اس سے بغداد آدھا جل گیا
۴؎ ایک شخص نے جس خاک اور دود ہوں میں کہا تھا کہ ہماری دکان کو تو کچھ گزند نہ پہنچی
۵؎ ایک جاندیدہ نے اس سے کہا اے حرصی! ایکا تجھ کو فقط اپنا ہی غم تھا
۶؎ کیا تو پسند کرتا ہے کہ سارا شہر آگ میں جل جائے - اگر تیرا گھر کنارہ پر ہو +

بجز سنگدل کے کند معدہ تنگ | چو بیند کساں بر شکم بستہ سنگ
تو اگر خود آں لقمہ چوں میخورد | چو بیند کہ درویش خوں میخورد
بگو تندرست است رنجور دار | کہ مے پیچد از غصہ رنجور وار
سبک پے چو یاراں بمنزل رسند | نخسپد کہ واماندگاں در پس اند
دلِ بادشاہاں شود بارکش | چو بیند در گل خِ خارکش
اگر در سرِ سعادت کس ست | ز گفتارِ سعدی شنیدن حرفے بس ست
ہمینت بسندست اگر نشنوی | کہ گر خارکاری سمن ندروی

۱ بجز سنگدل کے سو لوگوں پیٹ بھر سکے جب بڑی گوگلو (بھوک کے مارے) پیٹ پر پتھر باندھے دیکھے
۲ دولتمند کس طرح کھانا کھاتا ہے جب دیکھتا ہے کہ فقیر خون کھاتا ہے +
۳ بیمت کہہ کہ بیمار دا تندرست ہے۔ کیونکہ وہ رنج سے بیمار کی طرح بیتاب کھاتا ہے
۴ جیسے یار منزل پر پہنچ جاتے ہیں تو تیز رفتار نہیں ہوتے اسی مثال سے کہ تکتے ہوئے پیچھے ہیں
۵ بادشاہوں کا دل اسوقت بڑا رنجیدہ ہوتا ہے جب ایک کانٹا دیکھے کہ گرہی کو کچھ مدد نہیں دیتا
۶ اگر کوئی شخص تنگدستی کے گھر میں ہو تو اسکو سعدی کی بات کا ایک حرف ہی کافی ہے
۷ اگر تو دل سے سنے تو تجھ کو یہی کافی ہے کہ اگر تو کانٹے بوئیگا تو چنبیلی کے پھول نہ چنیگا

## نصیحت

| | |
|---|---|
| ۱ خبر داری از خسروانِ عجم | که کردند بر زیر دستاں ستم |
| ۲ نہ آں شوکتِ پادشائی بماند | نہ آں ظلم بر روستائی بماند |
| ۳ خطا بیں کہ بر دستِ ظالم برفت | جہاں ماند و با مظالم برفت |
| ۴ خنک روزِ محشر تن دادگر | کہ در سایۂ عرش دارد مقر |
| ۵ بتقوے کہ نیکی پسندد خدائے | دہد خسرو عادل و نیک رائے |
| ۶ چو خواہد کہ ویراں کند عالمے | نہد ملک بر پنجۂ ظالمے |

### نصیحت

۱ کیا تجھ کو عجم کے اُن بادشاہوں کی خبر ہے جنہوں نے زیر دستوں پر ظلم کیا تھا
۲ نہ وہ دبدبہ اور بادشاہی رہی نہ زمینداروں پر وہ ظلم رہا
۳ وہ خطا دیکھ جو ظالم کے ہاتھ سے ہوئی۔ جہان قایم رہا اور وہ (ظلموں کے) ساتھ گیا
۴ قیامت کے دن منصف بادشاہ کا بدن رام سے ہوگا۔ کیونکہ عرش کے سایہ کا مقام ہوگا
۵ جس قوم پر خدا نیکی پسند کرتا ہے اُس پر عادل اور نیک رائے بادشاہ بھیجتا ہے
۶ اور جب چاہتا ہے کہ جہان کو اُجاڑے تو ملک کو ظالم کے پنجے میں پھنسا دیتا ہے

| | |
|---|---|
| ۱ نگاند ازو نیکمرداں خدر | کہ خشم خدایست بیداد گر |
| ۲ بزرگی ازو دان و منت شناس | کہ زائل شود نعمت ناسپاس |
| ۳ نہ خود خواندہ در کتاب مجید | کہ در شکر نعمت شود برمزید |
| ۴ اگر شکر کردی بریں ملک و مال | بمالے و ملکے رسی بے زوال |
| ۵ وگر جور در پادشائی کنی | پس از پادشاہی گدائی کنی |
| ۶ حرامست بر بادشہ خواب خوش | چو باشد ضعیف از قوی بارکش |
| ۷ میازار رعامی بیک خردلہ | کہ سلطان نیست عامی گلہ |

۱ بہ از انکہ اُس سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ ظالم (بادشاہ) خدا کا قہر ہے +

۲ بزرگی اُسی کی طرف سے سمجھ اور احسان پہچان۔ کیونکہ ناشکر کی نعمت برباد ہو جاتی ہے

۳ کیا تو نے قرآن شریف میں نہیں پڑھا ہے۔ کہ شکر کرنے سے دولت بڑھتی ہے +

۴ اگر تو نے اس ملک و مال پر شکر کیا تو تو بیزوال مال و ملک پر پہنچ جائیگا

۵ اگر تو بادشاہی میں ظلم کریگا تو اس بادشاہی کے بعد فقیری کریگا +

۶ بادشاہ کو بھی نیند سونا حرام ہے جبکہ کمزور زور آور سے تکلیف اُٹھا رہا ہو

۷ غریبوں کو اپنی کسی دانے کے بھی برابر تکلیف نہ دے کیونکہ بادشاہ چرواہا ہے اور رعیت گلہ

چو پرخاش بیند بیداد ازو | شبان میست گرگ است فریاد ازو
بد انجام رفت و بد اندیشه کرد | که با زیردستان جفا پیشه کرد
نخواهی که نفرین کنند از پست | نکو باش تا بد نگوید کست

## حکایت دو برادر عادل و ظالم

شنیدم که در مرزے از باختر | برادر دو بود از یک پدر
پسندیدہ ارگرد نکش و پہلوان | نکو رو ے و دانا و شمشیر زن
پدر ہر دو را سہگیس مر یافت | طلبگار جولان و نادر دیافت

۱ جب اس سے (خلقت) لڑائی اور ظلم دیکھے تو وہ چرواہا نہیں بھیڑیا ہے اس سے فریاد ہے
۲ وہ بد انجام مرا اور اس نے بڑی سوچ سوچی جسنے غریبوں پر ظلم کیا +
۳ جب تو نہیں چاہتا کہ لوگ تیرے بعد تجھے برا کہیں تو (ایسے کام) اچھا نہ کر کوئی تجھ پر نہ ہنسے

دو ظالم اور منصف بھائیوں کی کہانی

۴ میں نے سنا کہ مغرب کے کسی ملک میں - دو بھائی ایک باپ سے تھے
۵ سپہ سالار اور مقبول خلق تھے کہ سو سے ٹکر لینے بدن - خوبصورت اور عقلمند اور بہادر
۶ باپ نے دونو کو خوفناک مرد معلوم کیا - میدان اور لڑائی کا طلبگار جانچا +

دراں ملک قارون بسے دلیر[1] — کہ شہ داد گر بود درویش سیر
نیاید ورا یامِ او بر دلے[2] — نہ گویم کہ خارے کہ بر گِ گلے
سرآمد بتائید ملک ازیراں[3] — نماند سر بر خطش سروراں
وگر خواست کاؤں فروں کند تخت و تاج[4] — بیفزود بر مردِ دہقاں خراج
طمع کرد در مالِ بازرگاں[5] — بلا ریخت بر جانِ بیچارگاں
بگویم کہ بد خواہ درویش بود[6] — حقیقت کہ او دشمنِ خویش بود
بامیدِ بیشی نداد و نخورد[7] — خردمند داند کہ ناخوب کرد

[1] اُس ملک میں قارون بے کھٹکے جاتا۔ کیونکہ بادشاہ منصف اور خبردار ہے ہوئے تھے
[2] میں نہیں کہتا اُسکے زمانہ میں کبھی دلیر ایک بچہ کا بلکہ ایک پھول کہنے سے کا بھی صدمہ نہیں پہنچا
[3] رعیت کی مدد کرنے سے سرداروں پر غالب آیا۔ اور سب سردار اُسکے مطیع بن گئے +
[4] دو سرے نے چاہا کہ تخت اور تاج کو بڑھائے۔ اسلئے زمینداروں پر محصول بڑھا دیا
[5] سوداگروں کے مال میں طمع کی اور اُن بیچاروں کی جان پر بلا ڈالی +
[6] میں نہیں کہتا وہ غریبوں کا دشمن تھا۔ بلکہ حقیقت میں وہ اپنا ہی دشمن تھا
[7] ٹھوکری کی اُس پر تو کسی کو دبایا اور نہ آپ کھایا دانا سمجھتا ہے کہ اُسنے بُرا کیا

| | |
|---|---|
| کہ تا جمع کرد آں زر از گربزی | بر اگندہ شد لشکر از عاجزی |
| نشیند ۲ ندا بازار گاناں خبر | کہ ظلمت در بوم آں بے ہنر |
| بریدند ازا نجا خرید و فروخت | زراعت نیامد رعیت بسوخت |
| چو اقبالش از دوستی سر بتافت | بنا کام دشمن بر و دست یافت |
| ستیزہ فلک بیخ و بارش بکند | سلم سپ دشمن دیارش بکند |
| وفا در کہ جوید چو پیماں گسیخت | خراج از کہ خواہد چو دہقاں گریخت |
| چہ نیکی طمع دارد آں بے صفا | کہ باشد دعا ہے بدش در قفا |

۱ کیونکہ وہ اتنی حیلہ گری سے مال جمع کرتا یا لشکر تنگدستی کے سبب پریشان ہو گیا

۲ اور سوداگروں نے بھی یہ خبر سنی - کہ اس بے ہنر کے ملک میں ظلم ہے +

۳ وہاں سے سوداگری کا سلسلہ موقوف کر دیا - محصول کا روپیہ آیا جب رعیت ہی بھاگ گئی

۴ جب اقبال نے اسکی دوستی سے سر پھیرا تو ناچار دشمن اس پر غالب آ گیا +

۵ آسمان کی لڑائی نے اسکی جڑ اور بنیاد اکھیڑ دی دشمن کے گھوڑوں نے سم اسکا ملک تباہ کر دیا

۶ وفا کس طرح ہو سکتی ہے جب خود ہی پیمان توڑ دیا اور محصول کہ جس سے باغی جمع ہو گئے

۷ وہ بے صفا نیکی کی کیا امید رکھے جسکے پیچھے (خلقت کی) بری دعا لگی ہوئی ہو +

| | |
|---|---|
| چو بخشش نگوں بود در کارِ کن | نکردِ آنچہ نیکانش گفتند کن |
| چہ گفتند نیکاں بر آں نکبرد | تو برخور کہ بیداد گر برخورد |
| گمانش خطا بود و تدبیر سست | کہ در عدل بود آنچہ در ظلم جست |

## حکایت

| | |
|---|---|
| یکے بر سرِ شاخ و بن می برید | خداوندِ بستاں نگہ کرد و دید |
| بگفتا گر ایں شخص بد میکند | نہ با من کہ با نفسِ خود میکند |
| نصیحت بجاں است اگر بشنوی | ضعیفاں مگیفن بکتفِ قوی |

۱؎ جڑ سے کاٹنا نصیب اجل ہی سے ۲؎ اُس نہ ہا تو جو کچھ ہو سکو نیکوں نے کہا کہ برا اُسے نہ کیا +
۳؎ نیکوں نے اُس بھلے مانس سے کیا کہا کہ تو اپنے کئے کا بدلہ پوسکو فلاں نے کبھی بھلا نہ کھایا
۴؎ اُسکا گمان بیجا اور تدبیر سست تھی کیونکہ جو کچھ اُس نے ظلم میں تلاش کیا وہ انصاف میں تھا

کہانی

۵؎ ایک شخص جنگلی پر بیٹھا جڑ کاٹ رہا تھا باغ کے مالک نے (اُسکی طرف) نگہ کی اور دیکھا
۶؎ کہا کہ اگر یہ شخص برا کرتا ہے تو مجھ سے نہیں بلکہ اپنے نفس کے ساتھ کرتا ہے
۷؎ نصیحت پہنچا دی ہے اگر تو سُنے - عاجزوں کو اپنے زور آور بازوؤں سے مت گرا +

| | |
|---|---|
| کہ فرداؔ بداد ور بروز خصومے | گدائے کہ پشتیؔ نیرزد بجومے |
| چو خواہیؔ کہ فرداشوی مہترے | مکن دشمن خویشتن کہترے |
| کہ چوںؔ بگذرد بر تو ایں سلطنت | بگیرد بکیں آں گدا دامنت |
| مکنؔ پنجہ از ناتواناں بداؔ | کہ گر بفگنندت شوی شرمسار |
| کہ رشکستؔ در چشم آزادگاں | بیفتادن از دستِ افتادگاں |
| بزرگاںؔ کہ روشندل و نیکبخت | بفرزانگی تاج بردند و تخت |
| بدنبالہؔ راستاں کج مرو | وگر راست خواہی سعدی شنو |

۱؎ کیونکہ قیامت کو خدا کے پاس بادشاہ کو لیجائیگا وہ فقیر جو غریب سے آگے تجھ کو برابر حیثیت نہیں رکھتا

۲؎ جب تو چاہتا ہے کہ قیامت میں سردار بنے تو کسی غریب کو بھی اپنا دشمن نہ بنا

۳؎ کیونکہ جب تیرے سے یہ بادشاہی جاتی رہیگی تو وہ فقیر اُس دشمنی کے سبب تیرا دامن پکڑیگا

۴؎ غریبوں سے ہاتھ اُٹھا اور ایسا مت کر کہ اگر وہ تجھے گرادیں تو تو شرمندہ بنے +

۵؎ کیونکہ آزادوں کی نظروں میں عاجزوں کے ہاتھ سے گرنا برا ہے +

۶؎ روشندل اور نیکبخت بزرگوں نے۔ دانائی سے تاج و تخت حاصل کیا +

۷؎ بزرگوں کے پیچھے چلیئے یا نہ چل اور اگر تو یہ چاہتا ہے تو سعدی سے سُن +

## صفت جمعیت اوقات درویش راضی

| | |
|---|---|
| مگو جاہے ار سلطنت بیش نیست | کہ ایمن تر از ملک درویش نیست |
| بسکبار مردم سبکتر روند | حق اینست صاحبدلاں گفتہ اند |
| تہیدست تشویش نانے خورد | ملک غم بقدر جہانے خورد |
| گدا را چو حاصل شود نانِ شام | چناں خوش بخسپد کہ سلطان شام |
| غم و شادمانی بسر میرود - | بمرگِ ایں و آں سر بدر میرود |
| چہ ایں را کہ بر سر نہادند تاج | چہ آں را کہ بر گردن آمد خراج |

رضائے الٰہی پر خوش رہنے والے درویش کی دلجمعی و وقت گزارنے کی تعریف

۱؎ یہ مت کہہ کہ کوئی مرتبہ بادشاہی سے زیادہ نہیں بلکہ فقیر کے ملک سے زیادہ کوئی ملک ہی نہیں ہے

۲؎ ہلکے بوجھ والے لوگ تیز چلتے ہیں۔ حق بات یہی ہے اور صاحبدل اسی کو سنتے ہیں

۳؎ خالی ہاتھ آدمی تو ایک روٹی ہی کا فکر کرتا ہے بادشاہ جہاں کے اندازہ کے موافق غم کھاتا ہے

۴؎ فقیر کو جب شام کی روٹی حاصل ہو جاتی ہے تو وہ ایسا خوش سوتا ہے جیسا کہ شام کا بادشاہ

۵؎ غم اور خوشی گزر جاتی ہے۔ موت کے وقت دونوں سر سے الگ ہو جاتے ہیں +

۶؎ یہ شخص جسکے سر پر تاج رکھا۔ اور وہ شخص جسکی گردن پر محصول آیا دونوں برابر

| | |
|---|---|
| اگر سر فرازے بکیواں برست | وگر تنگدستے بزنداں درست |
| درآندم کاجل بر سر ہر دو تاخت | نمی شاید از یکدگر شناخت |

## حکایت عابد و کلہ بوسیدہ

| | |
|---|---|
| شنیدم کہ یکبار در دجلہ | سخن گفت با عابدے کلہ |
| کہ من فرقِ فرماندہی داشتم | بہ سر بر کلاہِ مہی داشتم |
| سپہرم مدد کرد و نصرت وفاق | گرفتم بیازوی دولت عراق |
| طمع کردہ بودم کہ کرماں خورم | کہ ناگہ بخوردند کرماں سرم |

۱ اگر کوئی بادشاہ زحل پر ہو۔ یا کوئی تنگدست جیلخانے میں ہو ۔

۲ جس وقت ان دونوں کے سر پر موت پہنچیگی پھر کوئی انمیں سے ایکدوسرے سے پہچانا نہیں سکیگا

عابد اور بوسیدی کھوپری کی حکایت

۳ میں نے سنا کہ ایک کلہ دریا میں۔ ایک کھوپری نے عابد سے کہا ۔

۴ کہ میں ہی بادشاہی کا دبدبہ رکھتی تھی۔ اور بادشاہی تاج سر پر رکھتی تھی ۔

۵ (جب) آسمان میری مدد کی اور بہروں نے موافقت تو میں نے لشکر کی مدد سے عراق فتح کر لیا

۶ میں نے خواہش کی تھی کہ کرمان کو فتح کروں پھر ایک قبر میں کیڑوں نے میرا سر کھا لیا

بکن پندِ غفلت[1] ازیں گوش ہوش | کہ از مردگاں نپذیرد آید بگوش

## گفتار در نیکوکاری و بدکاری و انجام آں

نیکوکار[2] مردم بنا شد بدش | نورزد کسے بد کہ نیک آید پیش
شرّ انگیزد[3] مردم سوئے شر رود | چو کژدم کہ در خانہ کمتر رود
اگر نفع کس در رہنا و تو نیست[4] | چنیں جوہرِ سنگ خارا یکے است
غلط گفتم اے یارِ شائستہ خوے[5] | چنیں آدمی مُردہ بہ نزدِ اُو[6]
کہ بد کرد و فضیلت بود سنگ را | کہ بد کرد و نصیحت بود سنگ را

[1] غفلت کی روئی ہوش کے کانوں میں سے نکال تاکہ مردوں سے نصیحت نہیں سنے کان میں آئے

نیکی اور بدی اور اُسکے انجام کے بیان میں گفتگو

[2] نیک آدمی کا بُرا نہیں ہوتا اور جو کوئی بدی کرتا ہے اُسکو نیکی نہیں ملتی +

[3] شریر آدمی شرارت کی طرف جاتا ہے۔ بچھو کی طرح کہ وہ اپنے گھر میں واپس نہیں جاتا

[4] اگر کسی کا نفع تیری ذات میں نہیں ایسا جوہر اور سخت پتھر یکساں ہے +

[5] اے مبارک خویا مَیں نے تو غلطی کی کیونکہ لوہے اور پتھر اور کانسی میں تو نفع ہے

[6] ایسے آدمی کا شرم کے مارے مرنا اچھا ہے جسپر پتھر کو بھی بزرگی ہو +

| | |
|---|---|
| نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است | کہ دد زآدمی زادۂ بد بہ است |
| بہ است از دد النسان صاحب خرد | نہ انساں کہ در مردم افتد چو دد |
| چو انسان ندارد بجز خورد و خواب | کہ فرق فضیلت بود بر دواب |
| سوار رنگوں بخت بیراہ رو | پیادہ بروز دبر فتن گرو |
| کسے دانۂ نیکمردی نکاشت | کزو خرمن کام دل برنداشت |
| نہ ہرگز شنیدیم در عمر خویش | کہ بد مرد را نیکی آید بہ پیش |

## حکایت سر ہنگ دم آزار

۱ ہر آدمی درندہ جانور سے اچھا نہیں بلکہ برے آدمی سے تو درندہ ہی اچھا ہے
۲ عقلمند آدمی تو درندہ جانور سے اچھا ہے ۳ وہ نہیں جو لوگوں کو نیکی کرنے کی طرح پر دے
۴ جب آدمی کھانے اور سونے کے سوا کچھ نہ جانے۔ تو اسکو چوپایوں پر کونسی بزرگی ہے
۵ بجنب بے راہ چلنے والے سوار سے تو چلنے میں پیدل سبقت لیجاتا ہے +
۶ ایسا کسی نے نیکمردی کا بیج نہ بویا کہ اس سے دل کے مقصد کا کھلیان نہ اٹھایا ہو
۷ ہم نے اپنی عمر میں کبھی نہیں سنا کہ بد آدمی کو نیکی پیش آئی
لوگوں کو تکلیف دینے والے سپاہی کی کہانی

گرازے بچاہے در افتادہ بود
کہ از ہول او شیر نر مادہ بود

بداندیش مردم بجز بد ندید
بیفتاد و عاجز تر از خود ندید

ہمہ شب فریاد و زاری نخفت
یکے بر سرش کوفت سنگے و گفت

تو ہر گز رسیدی بفریاد کس
کہ نخواہی امروز فریاد رس

ہمہ تخم نامردمی کاشتی
ببیں لاجرم برکہ برداشتی

کہ بر جانِ ریشت نہد مرہمے
کہ لوہا زریشت بنالد ہمے

تو تا راہے چاہ کندی براہ
بسر لاجرم در فتادی بچاہ

---

۱؎ ایک بہادر کنوئیں میں گر پڑا تھا کہ جسکے خوف سے شیر نر بھی مادہ تھا +
۲؎ لوگوں کے برا چاہنے والے نے بدی کے سوا کچھ نہ دیکھا کنوئیں میں گرا اور اپنے سے زیادہ ناچیز کسی کو نہ دیکھا
۳؎ فریاد و زاری سے ساری رات سویا۔ ایک شخص نے آ کے سر پر پتھر مار کر کہا
۴؎ کہ تو کبھی کسی کی فریاد کو پہنچا ہے۔ جو تو آج فریاد رس کو پکار رہا ہے +
۵؎ تو نے تمام ہمدردی کے بیج بوئے ہیں۔ دیکھ کہ آخر کو تو نے کیا پھل اٹھایا
۶؎ یہ تیری زخمی جان پر کون مرہم لگائے۔ سوا سوئے کہ سینکڑوں لوگ تیرے زخمی کرنے کو چھوڑ رہے ہیں
۷؎ تو نہایت واسطے رستے میں کنواں کھودتا تھا۔ ناچار تو ہی سر کے بل کنوئیں میں گرا +

دو کس چہ کنند از پے خاص و عام
یکے نیک مصدر دگر زشت نام

یکے تا کند تشنہ را ناز ہ خلق
دگر تا بگردون رساند خلق

اگر مدتی چشم نیکی مدار
کہ ہرگز نیارد درخت انگبور بار

نہ پندارم اے درخت خرما کہ تو
کہ گندم ستانی بوقت درو

درخت ز قوم ارنجان مخوری
بلندار ہرگز کزو برخوری

رطب ناورد چوب خرزہرہ باہ
چو تخم افگنی برہماں چشم دار

## حکایت حجاج بن یوسف و مرد حق گوے

۱ دو قسم کی خاص و عام کے واسطے کنواں کھودتے ہیں ایک قسم نیک خصلت اور دوسرا بد ذات
۲ ایک تو اسلیے کہ پیاسوں کی خلق کو تر کرے دوسرا اسواسطے کہ آسمین لوگ رسی بل گریں
۳ اگر تو بدی کرتا ہے تو نیکی کی امید نہ رکھ کیونکہ جاؤ کے درخت میں کبھی انگور کا پھل نہیں لگتا
۴ اے خرما کے موسم میں جو بونیوالے میں خیال نہیں کرتا کہ تو کاٹنے کے وقت گیہوں کا لیگا
۵ اگر تو تہور کے درخت کو جان کی برابر پالے تو کبھی خیال نہ کرنا کہ تو اس سے پھل کھائیگا
۶ کنیر کے درخت میں کھجور کا پھل نہیں لگتا۔ پس تو جیسا کا بیج بوتا ہے اسی کی امید رکھ
۔ اوسکے بیٹے حجاج اور سچ بولنے والے محنی کی کہانی

حکایت کنند از یکے نیکمرد
کہ اکرام حجاج یوسف کرد

بسودا چناں بروے افتاند دست
کہ حجاج را دست حجت ببست

بسر ہنگ دیوانہ ان نگہ کرد تیز
کہ نطعش بیند از دو خونش بریز

چو حجت نما ند جفا جوے را
ببیر خاش در ہم کشند روے را

بخندید و بگریست مرد خدائے
عجب ماند سنگیں دل تیرہ رائے

چو دیدش کہ خندید و دیگر گریست
ببرسید کیں خندہ و گریہ چیست

بگفتا ہمے گریم از روزگار
کہ طفلان بیچارہ دارم چہار

---

۱ ایک نیکمرد کا ذکر کرتے ہیں کہ اُس نے یوسف بیٹے حجاج کی تعظیم نہ کی +

۲ دیوانے پن سے اُسپر ایسا خفا ہوا کہ حجاج کی حجت کا ہاتھ باندھ دیا

۳ بادشاہ نے کچہری کے عہدار کی طرف تیز نگاہ کی (اور کہا) کہ اُسکے واسطے زیادہ بچھا اور گرفتار کر

۴ جب ظالم کو دلیل نہیں رہتی تو لڑائی کے واسطے تیوری چڑھاتا ہے +

۵ وہ خدا کا مرد ہنسا اور پھر رویا - بے رحم اور بے عقل تعجب میں ؟ +

۶ جب بادشاہ نے اُسکو دیکھا کہ وہ ہنسا اور پھر رویا تو پوچھا کہ یہ ہنسا اور رویا کیا ہے ؟

۷ اُسنے کہا کہ میں زمانہ کی گردش سے روتا ہوں اسواسطے کہ میں بیچارے چار بچے رکھتا ہوں

همے خندم از لطفِ یزدانِ پاک — که مظلوم رفتم نه ظالم بخاک
یکے گفتش اے نامور شہریار — چه خواہی ازین بیرِ زور دست دار
کہ خلقے بدو چیدہ دارند دشت — روا نیست خلقے بیکبار کشت
بزرگی و عفو و کرم پیشہ کن — ز خردانِ اطفالش اندیشہ کن
مگر دشمنِ خاندانِ خودی — کہ بر خاندانہا پسندی بدی
بیندار دلہا بداغِ تو ریش — کہ روزِ پسیں آہِ خیر بیش
نہ خفت است مظلوم آہش ترس — ز دودِ دلِ صبحگاہش ترس

۱ ورخدائے پاک کی مہربانی سے ہنستا ہوں اسلئے کہ مظلوم ہو کر خاک میں جا رہا ہوں بہ نسبت اسکے
۲ ایک شخص نے اُس سے کہا اے نامور بادشاہ تو اس بیر سے کیا لیتا ہے اُس نے جواب دیا
۳ اسواسطے کہ ایک خلقت اُسپر تکیہ و پناہ رکھتی ہے اور ایک خلقت کے ایک دفعہ ہی مر جانا اچھا نہیں
۴ بزرگی اور بخشش کا پیشہ اختیار کر۔ اور اُسکے چھوٹے چھوٹے بچوں کا بھی خیال کر
۵ شاید تو اپنے خاندان کا دشمن ہے جو اور خاندانوں پر بدی پسند کرتا ہے
۶ جب بہت دل تیرے داغ سے زخمی ہوں گے تو بہت کر کہ قیامت کے تیرے آگے آہ بکی
۷ مظلوم نہیں سوتا اُسکی آہ سے ڈر اور اُسکے دل کے صبح کے وقت کی آہ کے دھوئیں سے ڈر +

| | |
|---|---|
| ۱ نترسی کہ پاک اندرونے شبے | ۲ برآرد ز سوز جگر یارِ بے |
| نہ ابلیس بد کرد و نیکی بدید | بر پاک ناید ز تخم پلید |
| ۳ مزن پردہ کس ہنگامِ جنگ | کہ باشد ترا نیز در پردہ ننگ |
| ۴ مزن بانگ بر شیرِ مردانِ درشت | چو باکودکاں بر نیائی بمشت |
| ۵ شنیدم کہ لشتی و خولش بخیبت | ز فرمانِ داور کہ داند گریخت |
| ۶ بزرگے در آں فکرت آں شب بخفت | بخواب اندرون دید درویش گفت |
| ۷ مرا بیش بر من سیاست نماند | عقوبت بر تو قیامت بماند |

۱ تو نہیں ڈرتا کہ کوئی نیکی کسی روز رات کو۔ جگر کی جلن سے یا رنگ لے (اپنے تو ما کرے)
۲ کیا شیطان نے کبھی برا کیا نیکی دیکھی۔ ناپاک بیج میں پاک پھل نہیں لگتا +
۳ لڑائی کے وقت کسی کا پردہ نہ پھاڑ۔ کیونکہ تیرے پردے میں بھی شرم ہوگی
۴ بہادروں پر سخت آواز نہ مار۔ جب تو لڑکوں کے ساتھ لڑے تو میں غالب نہیں آتا +
۵ میں نے سنا کہ بادشاہ نے بھاگنا نہ مانا اور اسکو قتل کرڈالا۔ خدا کے حکم سے کون بچ سکتا ہے
۶ ایک بزرگ اس فکر میں اس رات سویا۔ اسنے خواب میں درویش کو دیکھا اور درویش نے کہا
۷ کہ اسنے مجھکو ایکدم سے زیادہ تکلیف دی۔ اُس پر قیامت تک تکلیف رہی +

## حکایت

یکے پسند میداد فرزند را — نگہدار پندِ خرد مند را
مکن جور بر خورد کاں اے پسر — کہ یکروزت افتد بزرگی زسر
مے ترسی اے گرگِ ناقص خرد — کہ روزے پلنگیت برہم درد
بخر دری درم زورِ سرپنجہ بود — دلِ یردستاں زمن رنجہ بود
بخورد م یکے مشت نے ورآورد ان — مکر دم دگر زور بر لاغراں

## گفتار اندر نواختن رعیت و رحمت بر افتادگاں

کہانی

۱ ایک شخص اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا۔ کہ عالم کی نصیحت کو یاد رکھ
۲ اے بیٹا غریبوں پر ظلم مت کر۔ کیونکہ ایکدن یہ زبردستی تیرے کسے جاتی رہیگی
۳ اے بیوقوف بیٹیرے تو نہیں ڈرتا۔ کہ کسی دن کوئی تیندوا تجھے بھی پھاڑ ڈالیگا
۴ اگر کمین میں سے تیر نے میں بھی طاقت تھی۔ کمزوروں کا دل مجھ سے بھی دکھی تھا
۵ ایک دفعہ جو میں نے زور آوروں کا مکا کھایا۔ تو پھر کبھی کمزوروں پر زبردستی کی
رعیت کو نوازنے اور محتاجوں پر رحم کرنے کے بیان میں گفتگو

الا تا بغفلت نخسپی کہ نوم — حرامست بر چشم سالار قوم[1]

غمِ زیردستاں بخور زینہار[2] — بترس از زبردستی روزگار

نصیحت کہ خالی بود از غرض[3] — چو دارو بے تلخست و فرخ مرض

## حکایت ہمدریں معنی

یکے را حکایت کنند از ملوک — کہ بیماری رشتہ کردش چو دوک

چنانش دواند خمت ضعف جسد[5] — کہ میبرد بر زیردستاں حسد

کہ شاہ ارچہ بر عرصۂ ام آورست[6] — چو ضعف آید از بیدقے کمترست[7]

[1] خبردار تو کبھی غفلت میں نہ سونا - کیونکہ قوم کے سردار کی آنکھ پر نیند حرام ہے

[2] کمزوروں کا غم ضرور رکھا - اور زمانہ کی زبردستی سے ڈر +

[3] جو نصیحت غرض سے خالی ہوتی ہے وہ کڑوی دارو کی طرح بیماری کو نیوالی ہے

اسی بیان میں کہانی

[4] ایک بادشاہ کا ذکر کرتے ہیں کہ زنار دے کی بیماری نے اُسکو تکلے کی مانند کر دیا تھا

[5] بدن کی کمزوری نے اُسکو ایسا عاجز کر دیا تھا کہ وہ ادنی لوگوں کی تندرستی پر حسد کرتا تھا

[6] کیونکہ اگرچہ بادشاہ شطرنج کے میدان میں تمام اور سب پر ہے لیکن جب اسکو ضعف آیا تو پیدل سے بھی کمتر ہے

ندیمے زمین ملک بوسہ داد | کہ عمرِ خداوند جاوید باد
دریں شہر مردے مبارک دم است | کہ در پارسایاں چنوی کم است
ببردند پیشش مہمات کس | کہ مقصود حاصل نشد دربغیر
نرفت است ہرگز برو صوب باز | دلِ روشن و دعوتش مستجاب
بخواں تا بخواند دعائے برین | کہ رحمت سدز آسمان بر زمین
بفرمود تا مہتران خدم | بخواندند پیرِ مبارک قدم
بگفتا دعا کن اے ہوشمند | کہ در رشتہ چوں سوزنم پائے بند

۱ ایک ہمنشین نے بادشاہ کی زمین چومی ۔ کہ خدا کرے حضور ہمیشہ سلامت رہیں
۲ اس شہر میں ایک مبارک دم بزرگ ہے کہ درویشوں میں اُس جیسا کوئی نہیں ۔
۳ اُسکے پاس ایسی مُہمیں کوئی نہیں کہ مُیسر وقت اُنکا مطلب حاصل نہ ہو گیا ہو
۴ اُس سے کبھی بُرا کام سرزد نہیں ہوا ۔ اُسکا دل روشن اور اُسکی دعا مقبول ہے
۵ اُسکو بلاکہ وہ اُوپر کوئی دعا پڑھے ۔ تاکہ آسمان سے زمین پر رحمت نازل ہو ۔
۶ بادشاہ نے فرمایا تو مسیا ہیوں (یعنی مبارک قدم بڈھے کو) بُلا ۔
۷ بادشاہ نے کہا اے عقلمند (میرے واسطے) دعا کر کہ میں دوزخ کی بیماری میں ایسا پھنسا ہوا ہوں

شنید ایں سخن پیر خم کردہ پشت
بہ تندی برآورد بانگ درشت

کہ حق مہربانست بر دادگر
بخشاد بخشایش حق مگر

دعائے مستمگر شود سود مند
اسیرانِ مظلوم در چاہ بند

تو ناکردہ بر خلق بخشایشے
کجا بینی از دولت آسایشے

بیایست عذر خطا خواستن
پس از شیخ صالح دعا خواستن

کجا دستگیرد دعائے ویت
دعائے ستمدیدگاں در پیت

شنید ایں سخن شہریار عجم
ز خشم و خجالت برآمد بہم

۱ کبڑے بڑھ ہے نے یہ بات سنی تو جھنجلا کر ایک سخت آواز ماری +

۲ کہ خدا منصف پر مہربان ہے۔ تو بخشش کر اور پھر خدا کی بخشش دیکھ +

۳ بری دعا تجھے کب فائدہ مند ہو۔ جب مظلوم قیدی کنوئیں میں قید ہوں

۴ تو خلقت پر رحم کئے بغیر دولت سے کہاں آرام دیکھ سکتا ہے +

۵ پہلے خطا کا عذر کرنا چاہئے۔ پھر شیخ صالح سے دعا کرانی چاہئے +

۶ اُسکی دعا تیری مدد کہاں کرے۔ جب مظلوموں کی بددعا تیرے پیچھے لگی ہو +

۷ فارس کے بادشاہ نے جب یہ بات سنی۔ غصہ اور شرم کے سبب سے ناراض ہوا +

| | |
|---|---|
| برنجید ولپس با دلِ خویش گفت | چہ رنجم حق است اینکہ در پیش گفت |
| بفرمود تا ہر کہ در بند بود | بفرمانش آزاد کردند زود |
| جہاندیدہ ببازو در رکعت نماز | بدادر برآورد دست نیاز |
| کہ اے فرازندۂ آسماں | بجنگش گرفتی بصلحش بماں |
| ولی ہمچناں بر دعا دست | کہ رنجور افتادہ بر پا بجست |
| تو گفتی زشادی بخواہد پرید | چو طاؤس کو رشتہ را پا بدید |
| بفرمود گنجینۂ گوہرش | فشاندند در پاے وزیر سرش |

۶۷

۱ رنجیدہ ہوا اور اپنے دل میں کہا میں کیوں رنجیدہ ہوں پاپ جو درویش نے کہی سچ ہے
۲ بادشاہ نے حکم دیا کہ قید یوں کو آزاد کردیں تو چھتیس قیدی چھوٹے اُسکے حکم سے جلد چھوڑ دیئے
۳ جہاندیدہ درویش نے دو رکعت نماز کے بعد خدا کے سامنے دعا کا ہاتھ پسارا +
۴ (اور کہا) کہ اے آسمان کے بلند کرنیوالے تو نے اسکو لڑائی کے سب پکڑا اب اسکو صلح پر چھوڑ دے
۵ ولی اسی دعا مانگ ہی رہا تھا کہ بڑا ہاتھا بیمار تندرست ہوگیا +
۶ گویا خوشی سے مور کی طرح اُڑ جائیگا۔ جو اپنے پاؤں میں نار دآ دیکھا +
۷ بادشاہ نے فرمایا تو خدا موسیٰ نے موتیوں کے خزانے اُسکو پاؤں میں نثار کئے اور اُسکے سر پر سے بھی نچھاور کئے

| | |
|---|---|
| حق از سہر باطل نشاید نہفت | از انجملہ دامن بیفشاند و گفت |
| مرو بر سر رشتہ بار دگر | مبادا کہ دیگر کشد رشتہ سر |
| چو بارے فتادی نگہدار پائے | کہ تا بار دیگر نلغزد ز جائے |
| ز سعدی شنو کیں سخن را ست است | نہ ہر بار اے اُفتادہ برخاست است |

## گفتار در بیوفائی ملک و نعمت دنیا کہ بقا ندارد

| | |
|---|---|
| جہاں اے پسر ملک جاوید نیست | ز دنیا وفاداری امید نیست |
| نہ بر باد رفتے سحرگاہ و شام | سر پر سلیمان علیہ السلام |

۱ جھوٹ کے واسطے سچ نہ چھپانا چاہیئے۔ اسنے سچ سے دامن جھاڑ کر کہا +
۲ پھر ہار کے پیرو ہو کر نہ چلنا (یعنی خلقت کو نہ ستانا) ایسا ہو کہ پھر ہار وا ظاہر ہو جائے +
۳ جب ایک دفعہ گر پڑا پھر اپنے پاؤں کو سنبھال مگر تیرا پاؤں دوبارہ جگہ سے نہ پھسلے +
۴ سعدی سے سن کہ یہ بات سچ ہے۔ ہر بار گرا ہوا ہر دفعہ نہیں اُٹھتا +
دنیا کے ملک و دولت کی بیوفائی کے بیان میں کہ جسے بقا نہیں گفتگو
۵ اے لڑکے یہ جہان ہمیشہ کسو رہنے کا ملک نہیں اور دنیا سے وفاداری کی اُمید نہیں ہے
۶ کیا صبح اور شام سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر نہیں چلتا تھا +

| | |
|---|---|
| باخر ندیدی کہ باد درفت | خنک آنکہ بادانش و داد رفت |
| کسے زیں میاں گوی دولت ربود | کہ در بند آسایش خلق بود |
| بگار آمد آنہا کہ برداشتند | نہ گرد آوریدند و بگذاشتند |

## حکایت در تغیر روزگار و انتقال دولت

| | |
|---|---|
| شنیدم کہ در مصر میر اجل | بتہ خست بر روزگارش اجل |
| جمالش برفت از رخ دلفروز | چو خورزرد شد پس نماند زروز |
| گزیدند فرزانگان دست فوت | کہ در طب نبیدند دارو سے موت |

۱ آخر تو نے دیکھا نہیں کہ برباد ہوگیا۔ آرام سے وہ شخص ہے جو عقل و انصاف ساتھ لیگیا

۲ یہاں سے تو وہ شخص دولت کی گیند لیگیا جو خلقت کے آرام کی فکر میں رہا +

۳ وہ چیزیں کام آئیں جو اپنے ساتھ لیگیا۔ نہ وہ جو جمع کیں اور چھوڑ کر مرگئے

زمانے کے بدلنے اور دولت کے جانے رہنے کی بیانیہ کہانی

۴ میں نے سنا کہ مصر میں ایک بڑا امیر تھا۔ موت نے اپنی فوج اسکے زمانے پر دوڑائی

۵ اسکے دلفروز چہرے سے جمال جاتا رہا کیونکہ جب پیچ زرد ہوجاتا ہے تو پھر دن نہیں پھرتے

۶ طبیب افسوس کرنے لگے۔ کیونکہ طب میں موت کا علاج نہ ملا +

همه تخت و ملکے پذیر د زوال
بجز ملک فرماندہ لایزال

چو نزدیک شد روز عمر تمن شب
شنیدم کہ میگفت در زیر لب

کہ در مصر چوں من عزیزے نبود
چو حاصل ہمیں بود چیزے نبود

جہاں گرد کردم نخوردم برش
برفتم چو بیچارگاں از سرش

بسے دیدہ رائے کہ بخشید و خورد
جہاں از پے خویشتن گرد کرد

درآں کوش تا با تو ماند مقیم
کہ ہر چہ از تو آید در غیبت و بیم

کند خواجہ بر بستر جاں گداز
بیکے دست کوتاہ دیگر دراز

۷۰

۱ تمام تخت اور ملک زوال قبول کرتے ہیں۔ ہمیشہ رہنیوالے حاکم (یعنی خدا) کے ملک کے سوا
۲ جب میرے سکی عمر کا دن باکل نزدیک آیا (یعنی مرنے لگا) تو میں نے سنا کہ وہ (آہستہ آہستہ) ہونٹوں میں کہہ رہا تھا
۳ کہ مصر میں مجھ سا کوئی غریز نہ تھا۔ جیسا انجام یہی تھا تو کچھ بھی نہیں تھا +
۴ میں نے جہان کی دولت جمع کی اور اسکا پھل کھایا اور بیچاروں کی طرح اُسکے پیچھے گرد گیا
۵ جس نے بہت سا مال (اور نعمتیں) بانٹا اور (آپ) کھایا۔ اُسنے جہان کی (دولت) اپنے لیے جمع کی
۶ اسپر کوشش کر کہ تیرے ساتھ ہمیشہ کو قیام رہے۔ کیونکہ جو کچھ تجھے رہجائیگا اُس سے افسوس اور حسرت آئیگا
۷ امیر آدمی (جہان کنی کے وقت) جاگتا ہے اور بستر پر (کبھی) ایک ہاتھ سکیڑتا اور دوسرے کو پھیلاتا ہے

| | |
|---|---|
| درآ ندم ترا مینماید بدست | کہ دہشت زبانش نگفتن بہ بست |
| کہ دستے بجو دو کرم کن دراز | دگر دست کوتہ کن از ظلم و آز |
| کنونت کہ دستت حمائے بکن | دگر کے برآری تو دست از کفن |
| بتا بد بسے ماہ و پروین و مہر | کہ سر بر نداری زبالین گور |

## حکایت قزل ارسلاں با دانشمند

| | |
|---|---|
| قزل ارسلاں قلعہ سخت داشت | کہ گردن بالوند بر میفراشت |
| نہ اندیشہ از کس نہ حاجت بہیچ | چو لافِ عروساں سرش پیچ پیچ |

۱؎ اسوقت تجھے ہاتھ سے بتلاتا ہے کہ دہشت نے اسکی زبان بولنے سے بند کردی تھی
۲؎ کہ ایک ہاتھ تو سخاوت اور بخشش کے واسطے بڑھا۔ دوسرا ظلم اور حرص سے کوتہ کر
۳؎ اب جو تجھ کو قدرت ہے تو (کسی کا) کام نکال۔ پھر تو کفن سے کیونکر ہاتھ نکال سکیگا
۴؎ چاند اور ستارے اور سورج بہت مدت تک چمکینگے۔ اور تو قبر کے سرہانے سے سر نہیں اٹھا سکا

قزل ارسلاں سے دانشمند کی کہانی

۵؎ قزل ارسلاں ایک مضبوط قلعہ رکھتا تھا جو الوند کی پروا نہیں کرتا تھا +
۶؎ کسیکا اندیشہ اور نہ کسی چیز کی ضرورت معشوقوں کی زلفوں کی طرح اسکا سر بیپیچ پیچ تھا

| | |
|---|---|
| چناں فتاد دراقتادہ دور روضۂ | کہ در لاجوردی طبق بیضۂ |
| شنیدم کہ مردے مبارک حضور | بنزدیک شاہ آمد از راہِ دور |
| حقایق شناسے جہاندیدۂ | ہنرمند آفاق گردیدۂ |
| بزرگے نر باں آور کاردال | حکیمِ سخنگوے بسیار داں |
| قزل گفت چندیں کہ گردیدۂ | چنیں جاے محکم کجا دیدۂ |
| بخندید کیں قلعہ خرم است | ولیکن نہ بنداد مش محکم است |
| نہ پیش از تو گردنکشاں داشتند | دمے چند بودند و بگذاشتند |

۱ باغ میں ایسا خوبصورت بنا ہوا تھا۔ جیسے سبز طباق میں انڈا (دھرا ہوا ہے)
۲ میں نے سنا کہ ایک مبارک حضور مرد۔ بادشاہ کے پاس دور کے رہنے سے آیا +
۳ حقیقتوں کا پہچاننے والا جہان کے نیک بد کو دیکھے ہوئے بڑا ہنروالا جہانگی سیر کئے ہوئے
۴ بزرگ اور شاعر اور کام جاننے والا۔ بات کہنے والا اور بہت جاننے والا حکیم +
۵ قزل نے کہا تو جہان میں اتنا پھرا ہے۔ ایسا مضبوط قلعہ بھی کہیں دیکھا ہے +
۶ درویش ہنسکر کہا کہ یہ قلعہ بہت اچھا ہے۔ لیکن میں اسکو مضبوط نہیں سمجھتا
۷ کیا تیرے سے پہلے اور بادشاہ اسپر قابض نہیں تھے۔ وہ بھی چند روز اسمیں رہے، اور چھوڑ گئے

| | |
|---|---|
| نہ بعد از تو شاہان دیگر بزند | درخت امید ترا بر خورند |
| ز دوران ملک یاد کن | دل از بند اندیشہ آزاد کن |
| چناں روزگارش بکنجے نشاند | کہ بر یک پشیزش تصرف نماند |
| چو نومید ماند از ہمہ چیز و کس | امیدش بفضل خدا ماند و بس |
| بر مرد ہشیار دنیا خسیست | کہ ہر مدتے جاے دیگر کسیست |

## حکایت

| | |
|---|---|
| چنیں گفت شوریدہ در عجم | بکسرے کہ اے وارث ملک جم |

۱ کیا تیرے بعد اور بادشاہ نہ لے لینگے۔ تیری امید کے درخت کا پھل کھائینگے +
۲ (اپنے) باپکے بادشاہی زمانہ کو یاد کر (اور طول امل کے) فکر کی قید سے دل کو آزاد کر
۳ زمانہ نے اسکو ایک کنے میں ایسا ٹھکانا دیا ہے کہ دمڑی پر اسکا قبضہ نہیں رہا +
۴ جب سب چیزوں اور آدمیوں سے ناامید ہوگیا۔ تو اسکے امید فقط خدا ہی کے فضل پر رہگئی
۵ ہشیار آدمی کے نزدیک دنیا ہیچ ہے کیونکہ ہر زمانے میں نئے آدمی کی جگہ ہے +

کہانی

۶ فارس کے ملک میں ایک دیوانے نے نوشیرواں سے کہا کہ اے عجمیوں کے ملک کے وارث!

| | |
|---|---|
| اگر ملک بر جم بماند نہ بخت | ترا کے بر سر شدے تاج و تخت |
| اگر گنج قاروں بدست آوری | نماند مگر آنچہ بخشی بری |

## حکایت

| | |
|---|---|
| چو اپسر سلان جان بجان بخش داد | پسر تاج شاہی بسر بر نہاد |
| تبربت سپر دندش از تاج گاہ | نہ جائے کہ نشستن نہ آماج گاہ |
| چنیں گفت دیوانۂ ہوشیار | چو دیدش پسر روز دیگر سوار |
| زہے ملک و ران سر نفیب | پدر رفت و پائے پسر در رکیب |

۱؎ اگر یہ بادشاہی اور نصیبہ میرشید جی کے ساتھ رہتا - تو یہ تاج اور تخت بھی کب میسر ہوتا
۲؎ اگر تو قارون کا خزانہ بھی حاصل کرلے - تو وہ تیرے پاس (دائم) نہ رہیگا بیشک کچھ

کہانی

۳؎ جب اپسر سلان خدا کو جان دی (تو اسکے) بیٹے نے بادشاہی کا تاج سر پر رکھا +
۴؎ اسکو تختگاہ سے قبر میں دفن کیا (کہ قبر) بیٹھنے اور آرام کی جگہ نہیں ہے +
۵؎ ایک ہوشیار دیوانے نے ایسا کہا جب پسر کے دن اسکا بیٹا تخت پر بیٹھا تھا
۶؎ سچائی میں سر رکھنے والے زمانے کا عجب ملک ہے - باپ مرا اور بیٹے کا رکاب تھامے +

چنین است گردیدن روزگار — سبک سیر بد عہد ناپایدار

چو دیر نہ روئے سر آورد عہد — جواں دولتے سر برآورد مہد

منہ بر جہاں دل کہ بیگانہ ایست — چو مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست

نکوئی کن امسال چوں دہ ترا ست — کہ سال دگر دیگرے دہ خدا ست

## حکایت بادشاہ ظالم کہ خرزا لسبزہ میگرفت

شنیدم کہ از بادشاہان غور — یکے بادشہ خرگفتے بزور

خراں زیر بار گراں بے علف — بروز سے دو میکیس شدندے تلف

۵۱ زمانے کی گردش کا حال۔ تیز رفتار اور بد عہد۔ اور ناپائدار ہے +

۵۲ کہ جب کوئی جوان اپنا عہد پورا کر چکتا ہے۔ تو ایک جوان دولت پاتا ہے۔ سے سر نکالتا ہے

۵۳ اس جہاں پر دل مت لگا کیونکہ یہ بیگانہ ہے۔ دوم کی طرح کہ ہر روز نئے گھر میں ہے

۵۴ اچھے سال نیکی کر جیسے گاؤں تیرا ہے۔ کیونکہ دوسرے سال کوئی شخص گاؤں کا مالک ہوگا

ظالم بادشاہ کی حکایت جو گدھوں کو بیگار میں پکڑا کرتا تھا +

۵۵ پہلے سنا ہے غور کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ غرہوں کے گدھے زبردستی پکڑ لیتا تھا

۵۶ گدھے بیچارے گھاس کے بغیر بہاری بوجھ کے نیچے۔ چند روز میں ہلاک ہو جاتے تھے

چو منعم کند سفلہ را روزگار
نہد بر دلِ تنگ درویش بار

چو بام بلند شد نبو د خود پرست
کند بول و خاشاک بر بام پست

شنیدم کہ بہ بارے بعزم شکار
بروں رفت بیدادگر شہریار

بگاور بند بنال صیدے براند
شبش در گرفت از چشم دور ماند

بہ تنہا ندانست روے رہے
بینداخت ناکام شب در دہے

خرے دید پوینده کارگر
تواناو زور و بار بر

یکے مژدہ کرد استخوانے بدست
چناں میزدش کاستخواں می شکست

۱ جب زمانہ کمینہ کو مالدار بنا دیتا ہے تو وہ مفلس کے دکھیا دل پر بوجھ رکھتا ہے

۲ جب غرور کی چھت بلند ہوتی ہے تو نیچے جھپکے کو ٹھوں پر پیشاب اور کوڑا کرکٹ رہتا ہے

۳ میں نے سنا کہ ایک دفعہ شکار کے ارادہ سے ظالم بادشاہ باہر گیا +

۴ (اور) ایک شکار کے پیچھے گھوڑا دوڑایا اور اسکو رات ہوگئی اور وہ لشکر سے دور رہا

۵ وہ اکیلا رستہ نہ پہچان سکا۔ ناچار رات کو ایک گاؤں میں گر پڑا +

۶ (وہاں) اسنے ایک دنبہ لا کر ذبح کرنیکو لایا اور سورا اور بوجھ اٹھانیوالا گدھا دیکھا

۷ ایک دہقانی (دیہاتی) آدمی استخوان ہاتھ میں لئے ہوئے اسکو ایسا مارتا تھا کہ اسکی ہڈیاں ٹوٹی جاتی تھیں

| | |
|---|---|
| ۱ شہنشہ برآشفت و گفت ایچو ال | زحد مگفت جور تریں بے زباں |
| ۲ چو زور آوری خود نمائی مکن | برافتاد زور آزمائی مکن |
| ۳ پسندش نیامد فرو مایہ قول | یکے بانگ بر بادشہ زد بہول |
| ۴ کہ بیہودہ نگر فتم ایں کار پیش | برو چوں ندانی پس کار خویش |
| ۵ نباکس کہ پیش تو معذور نیست | چو دانی ازو مصلحت دور نیست |
| ۶ ملک زادہ درشت آمد اورا خطاب | بگفتا بگو تا چہ دانی صواب |
| ۷ کہ پندارم از عقل بیگانہ ٔ | نہ مستی ہمانا کہ دیوانہ ٔ |

۱ بادشاہ نے خفا ہو کر کہا اے جوان اس بے زبان پر تو ظلم حد سے گزر گیا
۲ جب تو زور آور ہے تو شیخی مت کر۔ عاجز پر زور آزمائی مت کر +
۳ اُس کو کمینی بات پسند نہ آئی۔ بادشاہ پر خفگی سے ایک آواز ماری +
۴ کہ میں نے یہ کام بیہودہ نہیں اختیار کیا۔ جب تو نہیں جانتا ہے تو جا اپنا کام کر
۵ بہت سے آدمی جو بے تیر نزدیک معذور نہیں جو تیرا بھی طرح دیکھے تو اُنکا کام مصلحت سے خالی نہیں ہے
۶ بادشاہ کو اُسکا کہنا بُرا معلوم ہوا۔ کہا کہ تو اسمیں کیا بھلائی سمجھتا ہے بتلا +
۷ کیونکہ میں تو جانتا ہوں کہ تو عقل سے خالی ہے مست نہیں بلکہ دیوانہ ہے

بخندید کاے ترک ناداں خموش — مگر حالِ خضرت نیامد بگوش
نہ دیوانہ خواند کسے را نہ مست — چرا کشتی ناتوانان شکست
جہانجوئے گفت اے ستمگارہ مرد — چہ دانی کہ خضر آں برا چہ کرد
دراں بحر مرد جفا پیشہ بود — کہ لہا از و بحر اندیشہ بود
جزائر ز کردار او پر خروش — جہانے ز دستش چو دریا بجوش
پس آں راز ہیر مصالح شکست — کہ سالارِ ظالم نگیرد بدست
شکستہ متاعے کہ در حرز لست — از آں بہ کہ در دستِ دشمن درست

۱ گنوار نے ہنسکر کہا کہ اے ناداں ترک چپ۔ شاید خضر کا حال نہیں سنا +
۲ نہ کوئی اُسکو دیوانہ کہتا ہے اور مست اُس غریب کی کشتی کیوں توڑ ڈالی تھی +
۳ بادشاہ نے کہا اے ظالم آدمی۔ تو کیا جانے کہ خضر نے وہ کام کیوں کیا تھا +
۴ اُس سمندر میں ایک ظالم بادشاہ تھا۔ کہ سب لوگ اُسکے ظلم سے خوفناک تھے
۵ تمام ٹاپو اُسکے ظلم سے شور کرتے تھے۔ ایک جہان اُسکے ہاتھ سے دریا کی طرح جوش میں تھا
۶ پس اُس نے اس مصلحت کے واسطے توڑا تھا۔ کہ ظالم بادشاہ جہاز نہ بچائے +
۷ جو ٹوٹی پھوٹی چیز کہ تیرے قبضے میں ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ دشمن کے ہاتھ میں درست ہو

بخندید دہقانِ روشن ضمیر — کہ اے امیر حق بر تو باد چیر

نہ از جہل مے بشکنم پائے خر — کہ از جورِ سلطانِ بیداد گر

خرابیں جا یگہ لنگ و تمار کش — از آں بہ کہ پیشِ ملک بار کش

تو آزادگی کہ کشتی گرفت — کہ چوں تا ابد نامِ زشتی گرفت

تفو بر جہاں ملک و ولایت راند — کہ شنعت برو تا قیامت بماند

مگر جفا بر تنِ خویش کرد — نہ بر زیر دستاں و درویش کرد

کہ فردا در آں محفل نام و ننگ — بگیرد گریبان و ریشِ بچنگ

۱ روشندل گنوار نے ہنسکر کہا۔ اے امیر حق تیرے حق میں طرف ہے +

۲ میں گدھے کے پاؤں جہالت سے نہیں توڑتا۔ بلکہ ظالم بادشاہ کے ظلم کے سبب سے

۳ گدھا یہاں لنگڑا اور تکلیف اٹھانیوالا۔ اس سے بہتا ہے کہ بادشاہ کے بار اٹھانیوالا

۴ تو اسکو فقط یہی مدت کہ وہ مرنے کے بعد بھی بری کہتی۔ بلکہ یہ کہ اس نے کس طرح ہمیشہ کی بدنامی حاصل کی

۵ ایسی بادشاہی پر تھوکتا ہوں جسے اس قدر بدی ہے۔ کیونکہ اسپر قیامت تک بدگوئی رہی

۶ ظالم نے ظلم اپنے اوپر کیا۔ بیچارے محتاج زیردستوں پر نہیں کیا +

۷ کیونکہ کل کو اس قیامت کی پکڑ نہیں۔ وہ بیچارہ غریب معلوم اسکی ڈاڑھی

نہد بار او زار بر گردنش
نیارد سر از عار بر کردنش

گر افتم کہ خر بارش اکنوں کشد
دراں وزن و زیار خراں چہ کشد

گر انصاف پرسی بداختر کس است
کہ در راحتش رنج دیگر کس است

ہمیں پنجہ ورش تنعم بود
کہ شادیش در رنج مردم بود

اگر برنخیزد بآں مردہ دل
کہ خیزند ازو مردم آزردہ دل

شبے ایں حمالہ بشنید و چیز بے نگفت
بہ بست سبد و سر بر زمیں نہفت

ہمہ شب نہ بیداری اختر شمرد
ز سودا و اندیشہ خوابش نبرد

۱ اور گنہ ہوں کا بوجھ اسکی گردن پر لادیگا۔ اسوقت وہ ظالم شرم سے سر نہیں اٹھا سکیگا
۲ میں نے مانا کہ گدھا بتواں اسکا بوجھ اٹھاتا ہے۔ قیامت میں وہ گدھوں کا بوجھ کسطرح اٹھائیگا
۳ اسکے عیش و عشرت کے یہی پانچ دن ہیں جس کا آرام لوگوں کی تکلیف میں ہو +
۴ اگر تو انصاف سے پوچھتا ہے تو وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جسکے آرام سے لوگوں کو تکلیف ہو
۵ اگر وہ مردہ دل اٹھے تو بہتر ہے جس سے لوگ آزردہ دل سوتے ہوں +
۶ بادشاہ نے یہ سبق پائیں سیں اور کچھ نہ کہا۔ گھوڑا باندھا اور خچر پر سر رکھکر سو گیا
۷ ساری رات جاگتے جاگتے ستارے گنے۔ فکر اور سوچ کے سبب سے نیند نہ آئی +

چو آوازِ مرغِ سحر گوش کرد — پریشانیِ شب فراموش کرد

سواراں ہمہ شب بزرگ تاختند — سحر گہ پیِ اسپ بشتاختند

درآں عرصہ بر اسپ دیدند شاہ — پیادہ دویدند یکسر سپاہ

بخدمت نہادند سر بر زمیں — چو دریا شد از موجِ لشکر زمیں

بزرگاں نشستند و خواں خواستند — بخوردند و مجلس بیاراستند

چو شورِ طرب در نہادِ آمدش — ز دہقاں و شہنہ یاد آمدش

بفرمود و جستند و بستند سخت — بخواری فگندند در پائے تخت

۱ جب آواز سنے صبح کے مرغ کی آواز سنی تو رات کی پریشانی بھول گیا +

۲ سواروں نے ساری رات بگٹٹ دوڑائے۔ صبح کو گھوڑے کے قدم پہچانے

۳ اُس میدان میں بادشاہ کو گھوڑے پر دیکھا۔ تو ساری فوج پیدل ہو کر دوڑی

۴ سب نے خدمت کی زمین پر سر رکھدیا۔ اُسوقت میں لشکر کی بھیڑ دریا کی مثال ہو گئی

۵ امیر لوگ بیٹھے اور دسترخوان منگایا۔ کھانا کھایا اور محفل آراستہ کی +

۶ جب تجھے خوشی کا شور سنائی دیا تو اُسے کل والا کسان یاد آیا +

۷ حکم دیا تو سپاہیوں نے اُسے تلاش کیا اور سخت باندھکر خواری سے تخت کے نیچے ڈالدیا

سپہ دل برآہیخت شمشیر تیز
ندانست بیچارہ رو سے گریز

شمرد آمدم از زندگی آخرش
بگفت آنچہ گردید در خاطرش

نہ بینی کہ چوں کار در سر بود
قلم را زبانش رواں تر بود

چو دانست کز خصم نتواں گریخت
بہ بیباکی او تیر و ترکش بریخت

سر نا امیدی برآورد و گفت
شب گور دردہ مجاست خفت

زنا مہربانی کہ در دور تست
ہمہ عالم آوارۂ جور تست

نہ من کردم از دست جور ت نفیر
کہ خلقے ز خلقے یکے کشتہ گیر

۱ سپہ دل بہادر نے تیز تلوار کھینچی ۲ جس بیچارے نے بھاگنے کا کوئی راستہ نہ جانا
۳ وہ دم اپنی زندگی کا آخری خیال کیا۔ اسلئے جو اُسکے دلمیں آیا سو کہا
۴ تو نہیں دیکھتا کہ جب قلم کے سر پر چھری ہوتی ہے تو اُسکی زبان زیادہ تیز ہو جاتی ہے
۵ جب اُسنے جانا کہ اب دشمن سے بھاگ نہیں سکتا تو بے دھڑک تیر اور ترکش پھینکے (یعنی جو ہتھیار اُسکے پاس تھے سب پھینک دیئے)
۶ زندگی سے نا امید ہو کر سر جھکایا اور کہا (جسکا اُسکے دلمیں یہ مطلب تھا) کہ تو کبھی نہ آوے گا تو میں شاہ مکہ
۷ اُس ظلم سے جو تیرے زمانہ میں ہے ساری جہان تیرے ظلم کا نالہ کیا ہوا ہے +
۸ تیرے ظلم کے ہاتھ سے فقط میں ہی فریاد نہیں کی بلکہ ایک خلقت (کی) خلقت میں سے ایک گرفتار

عجب کز منت بدل آید مدرشت
بکش گر توانی ہمہ خلق کشت

وگر سختت آید بکوشش زمن
با نصاف بیخ بکوشش کبن

ترا چارہ از ظلم برگشتن ست
نہ بیچارہ بیگنہ کشتن ست

چو بیداد کردی تو ترقع مدار
کہ نامت بنیکی بود در دیار

ندانم کہ چوں خیزد از بیدگان
نہ خفتہ زدستت ستمدیدگان

بداں کے ستودہ شود بادشاہ
کہ خلقش ستایند در بارگاہ

چہ سود آفریں بر سر انجمن
پس چرخہ نفریں کنان پیرزن

۱ عجب ہے کہ میری بات سے تیرے لیں رنج پیدا ہو اگر تو مار سکتا ہے تو ساری خلقت کو مٹا ڈال +

۲ اور اگر پیرا ملامت کرنا تجھے برا معلوم ہو تو انصاف سے بدی کی جڑ نکال ڈال +

۳ تیرا علاج ظلم سے ہٹ جانا ہے۔ بیچارے بیگناہ کا مار ڈالنا نہیں +

۴ جب تو نے ظلم کیا تو تو امید رکھ کہ تیرا نام نیکی سے ملکوں میں مشہور ہوگا +

۵ میں نہیں جانتا کہ تجھے نیند کس طرح آتی ہے جبکہ تیرے ظلم سے بیچارے مظلوم نہیں سوتے

۶ بادشاہ اسبات سے کیونکر ممنون ہوتا ہے کہ لوگ اُسے دربار میں سراہیں +

۷ دربار میں تعریف ہونے سے کیا فائدہ۔ جبکہ چرخے کے پیچھے بڑھیا برا کہتی ہو

گرفت ایں سخن شاہِ ظالم بگوش ۱ — ز سرمستی غفلت آمد بہوش
درآں دہ کہ طالع نمودش بہی ۲ — دہی را بخشد فرماندہی
بپاموزی از عالماں عقل و خوے ۳ — نہ چند انکہ از جاہلِ عیب جوے
ز دشمن شنوی سیرت خود کہ ہست ۴ — ہر انچہ از تو آید بخشمش نکوست
ستایش سرایاں نہ یار تواند ۵ — ملامت کناں دوستدار تواند
ترشروے بہتر کند سرزنش ۶ — کہ یاراں خوش طبع شیریں منش
ازیں بہ نصیحت نگوید کسے ۷ — دگر عاقلی یک اشارت بسے

۱ ظالم بادشاہ نے جو یہ بات سنی۔ تو غفلت کی مستی سے ہوش میں آیا
۲ جس کا زمیں کو اُسکے نصیبے نے مدد کی۔ اُس کا نوکی حکومت اُس نے میندلر کو دیدی
۳ تو عالموں سے عقل اور خوی سیکھیگا۔ پر نہ اتنی جتنی عیب جوی جاہل سے
۴ اپنی خصلت دشمن سے سُن کیونکہ جو کچھ تیرے سے سرزد ہوتا ہے وہ دوست کی آنکھ میں ہمارے
۵ تعریف کرنیوالے تیرے یار نہیں۔ بلکہ ملامت کرنیوالے تیرے دوست ہیں +
۶ ترشرو آدمی خوش طبع اور خوشخو یاروں سے اچھی ملامت کرتا ہے +
۷ اس سے اچھی نصیحت کوئی نہ کریگا۔ اگر تو عقلمند ہے تو تجھکو ایک ہی اشارہ کافی ہے

## حکایت درویش صادق با بادشاہ بیدادگر

شنیدم کہ از نیکمردے فقیر
دل آزردہ شد بادشاہے کبیر

مگر بر زبانش حقے رفتہ بود
زگردن بخشی بروے آشفتہ بود

بزندانش فرستاد و فرمان زار گاہ
کہ زور آزمایست بازو شاہ

زیاراں یکے گفتش اندر نہفت
مصالح بنو دیں سخن گفت گفت

رسانیدن امر حق طاعت ست
ز زنداں ترسم کہ یک ساعت ست

ہمانم کہ در خفیہ ایں راز رفت
حکایت بگوش ملک باز رفت

ظالم بادشاہ کے ساتھ سچے درویش کی حکایت

۵۱ میں نے سنا ایک نیک مرد فقیر سے۔ ایک بڑا بادشاہ دل آزردہ ہوا +
۵۲ شاید اسکی زبان سے کوئی ایسی بات نکلی ہی وہ تحیر کے سبب سپر خفا ہو گیا تھا
۵۳ دربار سے قید خانہ میں بھیجدیا۔ اسلئے کہ بادشاہ کا بازو زبردست ہے
۵۴ ایک دوست نے اس سے پوشیدہ کہا۔ کہ یہ بات کہنی مصلحت نہ تھی۔ فقیر نے جواب دیا
۵۵ خدا کے حکم کا پہنچانا بندگی ہے۔ میں قید خانے سے نہیں ڈرتا کیونکہ گھڑی بھر کا
۵۶ جو وقت یہ بہیدہ پوشیدہ کہا گیا۔ اسوقت بادشاہ کے کانوں میں بات پہنچی +

| | |
|---|---|
| بخندید کو وطن بہبودہ برد | مذانند کہ خواہد دریں حبس مرد |
| غلامے بدرویش[2] بدیں پیام داد | بگفتا بخسرو بگوئے غلام |
| کہ دنیا ہمیں ساعتے بیش نیست[3] | غم و خرمی پیش درویش نیست |
| نہ گرد شگیری کنی خرمم[4] + | نہ گر سر بری زر دل آمد غمم |
| ترا گر سپاہست و فرمان و گنج[5] | مرا گر عیال است و حرمان و رنج |
| بدروازۂ مرگ چوں در شویم[6] | بیک ہفتہ باہم برابر شویم |
| منہ دل بریں دولت پنجروز[7] | تن خویشتن با آتش مسوز |

[1] (بادشاہ) ہنسا (اور کہا) کہ اُس سے بیہودہ گماں کیا ہے کیا وہ نہیں جانتا کہ اسی قید میں مر جانا ہے

[2] ایک غلام فقیر کے پاس پیغام لیگیا (فقیر نے) کہا اے غلام تو بادشاہ سے کہہ

[3] کہ دنیا ہی ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں درویش کے نزدیک غم اور خوشی یکساں ہے

[4] اگر تو میری مذکرے تو میں خوش نہوں اور اگر سر کاٹ ڈالے تو میرے دل میں غم نہ آئے

[5] اگر تیرے پاس سپاہ و حکومت اور خزانہ اور میرے پاس کنبہ اور فیصبی و تکلیف ہے

[6] جب ہم دونو موت کے دروازے پر پہنچینگے تو ایک ہفتے میں برابر ہو جائینگے +

[7] اِس چند روز کی دولت پر جی نہ لگا اور اپنے جسم کو دوزخ کی آگ میں مت جلا

نہ پیش از تو بیش از تو اندو ختند
به بیداد کردن جہاں سوختند

چناں زی کہ ذکرت بہ تحسیں کنند
چو مردی نہ بر گور نفریں کنند

بنا ید بہ بیم بد آئیں نہاد
کہ گویند لعنت بر آں کیں نہاد

وگر بر سر آید خداوند زور
نہ زیرش کند عاقبت خاک گور

بفرمود دلتنگ واز جفا
کہ بیروں کنندش زبان از قفا

چنیں گفت مر حقایق شناس
ازیں ہم کہ گفتی ندارم ہراس

من از بے زبانی ندارم غمے
کہ دانم کہ ناگفتہ داند ہمے

۱ کیا اور دن بجز سے پہلے برے سے زیادہ لعنت جمع نہیں کی ظلم کرکے جہاں کو برباد کیا
۲ ایسا جی کہ تیرا ذکر تعریف کے ساتھ کریں ایسا جب تو ہے تو تیری قبر پر لعنت کریں
۳ بری رسم کا قانون جاری کرنا چاہیے کیونکہ لوگ کہینگے کہ اس شخص پر لعنت ہو جس نے
۴ اور اگر کوئی زور آور غالب آجائے ۔ یا آخر اسکو قبر کی مٹی زیر نہیں کرتی +
۵ اس بے رحم نے ظلم سے فرمایا کہ اسکی زبان گدی کے پیچھے سے نکالدیں +
۶ اس حقیقتوں کے پہچاننے والے مرد نے یہ کہا کہ اسباب سے بھی ہو تو نے کچھ ہی میں نہیں ڈرتا
۷ میں بے زبانی کا بھی کچھ غم نہیں کہتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ بلا کہے بھی جانتا ہے

اگر بینوائی برم و رستم
گرم عاقبت خیر باشد چہ غم

عروسی بود نوبت ماتمت
گرت نیک روزی بود خاتمت

## حکایت زور آزمائے تنگدست

یکے مشت زن بخت وزبوں شست
نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت

ز جورِ شکم گل کشیدی بہ پشت
کہ روزی محالست جوروں نخشت

مدام از پریشانی روزگار
دلش محنت آلود و تن سوگوار

گہش جنگ با عالمِ خیرہ کش
گہ از بختِ شوریدہ و بیش ترش

۱؎ اگر میں فقر و فاقہ یا ظلم اٹھاؤں تو اگر میری عاقبت بخیر ہو جائے تو کیا غم ہے
۲؎ یعنی تیرے ماتم کی نوبت شادی ہو جائے۔ اگر تجھے نیک خاتمہ نصیب ہو +

مفلس پہلوان کی حکایت

۳؎ ایک پہلوان روزی کا نصیب نہیں رکھتا تھا۔ نہ اسکے پاس شام کا سامان موجود تھا نہ صبح
۴؎ پیٹ کے ظلم سے پیٹھ پر مٹی ڈھویا کرتا تھا کیونکہ یکسے روزی کھانی ناممکن ہے
۵؎ زمانہ کی پریشانی سے ہمیشہ دل سکاول بیحد و رنجیدہ و رنجیدہ غمگین تھا +
۶؎ کبھی بیگناہ کے مارڈالنے والے جلاد سے اسکی لڑائی رہتی تھی کبھی بدنصیبی سے اسکی تیوری چڑھی رہتی

گہ از دیدنِ عیشِ شیرینِ خلق — فرو میشدے آب تلخش بحلق

گہ از کارِ آشفتہ بگریستے — کہ کس دید ازیں صعب تر زیستے

کساں شہد نوشند مرغ و برہ — مرا روئے ناں مے نہ بیند تُرہ

گر انصاف پرسی نیکوست ایں — بر بندہ من و گربہ را پوستیں

دریغ ارفلک شیوۂ ساختی — کہ گنجے بدستِ من انداختی

مگر روزگارے ہوس راندمے — زخود گرد محنت بیفشاندمے

شنیدم کہ روزے زمینے بکاوید — عظامے زنخدانِ لویسدہ یافت

۱۹

لہ کبھی خلقت کے شیریں عیش کے دیکھنے سے۔ اُسکے حلق میں کڑوا پانی اُتر تھا ۔
لہ کبھی اپنے پریشان کام سے روتا تھا۔ کہ کسی نے اُس سے زیادہ سخت زندگی دیکھی ہے
لہ اور لوگ تو شہد اور مرغ اور حلوان کھاتے ہیں۔ میری روٹی کا ٹکڑا سالگ بھی نہیں دیکھتا
لہ اگر تو انصاف سے پوچھے تو یہ بات بھی نہیں کہ میں ننگا رہوں اور بلی کی پاس پوستین ہے
لہ افسوس اگر آسمان کوئی الہ دھنگا نا کا ایک خوانہ میرے ہاتھ میں ڈالدیتا ۔
لہ شاید میں چند روز ذرا بھی ہوسناری کر لیتا اور اپنے اُوپر سے محنت کی گرد جھاڑ دیتا
لہ میں نے سنا کہ ایک دن سے زمین کھودی اُسمیں سے ایک پرانی ٹھوڑی کی ہڈیاں ملیں

| | |
|---|---|
| بنخاک اندرش عقد بگسیختہ | گہرہائے دنداں فرو ریختہ |
| دہاں[1] بے زباں پند میگفت و راز | کہ اے خواجہ با بینوائی بساز |
| نہ این[2] است حال دہن زیر گل | شکر خوردہ انکار یاخون دل |
| غم از گردش روزگاراں مدار[3] | کہ یکجا بگردد بسے روزگار |
| ہماں[4] لحظہ کیں خاطرش رو بداد | غم از خاطرش رخت یکسو نہاد |
| کہ[5] اے نفس بیرا و تدبیر و ہش | بکش بار تیمار و خور امکش |
| اگر بندۂ[6] بار بر سر برد | دگر سر بأوج فلک بر برد |

[1] منہ میں اسکی اگر ٹوٹ گئی تھی۔ اور دانتوں کے موتی بھی بکھر گئے تھے +

[2] وہ بے زبان منہ یہ نصیحت اور بہبود کہہ رہا تھا کہ اے خواجہ تو فقر اور فاقہ کرنا سو فقت کر

[3] کیا منہ کا حال مٹی کے نیچے یہی ہے تو اسکو شکر کھایا ہوا سمجھ یا دل کا خون پیا ہوا

[4] زمانہ کی گردش کا غم نہ کر کیونکہ زمانہ تو اکثر یکجا پھرتا ہے +

[5] جسوقت اُسکے دل میں یہ خیال پیدا ہوا اُسیوقت غم نے اُسکے دل سے اسباب ایک طرف رکھدیا

[6] (دل میں کہا) اے بے عقل اور بے تدبیر اور بیہوش نفس۔ غم کا بوجھ اُٹھا اور اپنے آپکو بلا میں نہ ڈال

[7] اگر کوئی غلام سر پر بوجھ اُٹھائے۔ یا آسمان کی بلندی تک سر پر چڑھائے +

| | |
|---|---|
| در آدم کہ حالش دگرگوں نشود | بمرگ از سرش ہر دو بیروں شود |
| غم و شادمانی نماند و لیک | جزاے عمل ماند و نام نیک |
| کرم پاے دارد نہ دیہیم و تخت | بدہ کز تو ایں ماند اے نیک بخت |
| کہ پیش از تو بودست بعد از تو ہم | مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم |
| غم ملک و دیں خوردہ باید ہمہ | نخواہی کہ ملکت برآید بہم |
| کہ سعدی دُر افشاند گر زر نداشت | زر افشان چو دنیا نخواہی گزاشت |

## حکایت در اغماض از سفہاء نااہل و اعراض از صحبت جہال

۱ جس وقت اُسکا حال دوسری طرح ہوجائیگا تو اُسکے سبب غم اور خوشی دونوں سے سرجاتی رہیگی

۲ غم اور خوشی ہمیشہ نہیں رہتی لیکن عملوں کا بدلا اور نیکنامی رہتی ہے +

۳ بخشش قایم رہتی ہے نہ تاج اور تخت اے نیکبخت سے تاکہ تجھ سے یہ باقی رہے +

۴ ملک اور مرتبہ اور لشکر یہ بھروسا نکر کیونکہ یہ تجھ سے پہلے بھی تھے اور تیرے بعد بھی رہینگے

۵ جب تو نہیں چاہتا کہ غیر ملک یاد ہو تو ملک اور دین دونوں کا غم کھانا چاہیے +

۶ جبکہ تو دنیا کو چھوڑ جائیگا تو زر شل کیونکہ سعدی نے موتی لٹکانے کے واسطے اگر اُسکے پاس نہیں تھا

نالایق کی نصیحت سے چشم پوشی کرنے اور جاہل سے منہ پھیرنے کے بیان میں کہانی

حکایت کنند از جفاگستر ے — که فرماندہی داشت بر کشور ے

درآیام او روزِ مردم چو شام — شب از بیم او خوابِ دم حرام

ہمہ روز نیکاں از و در بلا + — بشب دستِ پاکاں از و بر دعا

گروہے بر شیخِ آں روزگار — زدست ستمگر گرستند زار

کہ اے پیرِ دانائے فرخندہ رائے — بگو این چہ آں را بترس از خدائے

بگفتا دریغ آمدم نامِ دوست — کہ ہر کس نہ در خورد پیغام اوست

کسے را کہ بینی ز حق برکراں — منہ باو کے اے خواجہ حق در میاں

۱؎ ایک ظالم کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک ملک پر اُسکی حکومت تھی +

۲؎ اُسکے زمانے میں لوگوں کا دن شام کی مانند سیاہ تھا۔ رات کو اُسکے خوف سے نیند حرام تھی

۳؎ سارا دن نیک آدمی اُس سے بلا میں تھے۔ رات کو پاک لوگوں کے ہاتھ اُس کے دعا پر رہتے تھے

۴؎ ایک جماعت اُس زمانے کے بزرگ کے پاس فریاد کے ہاتھ سے زار زار روئی +

۵؎ (اور کہا) کہ اے مبارک عقل والے بڈھے۔ اس جوان سے کہہ کہ خدا سے ڈر +

۶؎ شیخ نے کہا کہ خدا کا نام مجھے افسوس آتا ہے کیونکہ ہر ایرا غیرا آدمی اُسکے پیغام کے لایق نہیں

۷؎ اے خواجہ جسکو حق سے دور دیکھے اُس سے حق نہ کہہ +

حقت گفتم اے خسرو نیک رائے ۔۔۔ تو ال گفت حق بیش مردم خدائے

بر مرد نادان نریزم علوم ۔۔۔ کہ ضائع کنم تخم در شورہ بوم

چو در روے نگیرد عدو دا ندم ۔۔۔ بر نجد بجان و بر نجا ندم

ترا عادت اے بادشہ حق روی ست ۔۔۔ دل مرد حق گوے از نیجا قوی ست

نگویں خصلتے دارد اے نیکبخت ۔۔۔ کہ در موم گیرد نہ در سنگ سخت

عجب نیست گر ظالم از من بجان ۔۔۔ بر نجد کہ دزد است و من پاسبان

تو ہم پاسبانی بانصاف و داد ۔۔۔ کہ حفظ خدا پاسبان تو باد

۱ اے نیک رائے بادشاہ میں تجھ سے سچی بات کہدی مرد خدا کے آگے سچی بات بیان کرسکتے ہیں

۲ میں نادان سے نصیحت کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ (اگر ایسا کرتا ہوں) تو میں کاز میں میں

۳ جب تیرا دل اثر نہ کرے گی تو وہ مجھے شمن سمجھیگا آپ ہی جان رنجیدہ ہوگا اور مجھ پر ہی تجھیدہ کریگا

۴ اے بادشاہ تیری عادت حق روی کی ہے اسی لیے سچ کہنیوالے کا دل قوی ہے

۵ اے نیکبخت نگینہ ایسی خصلت کا ہے کہ موم میں اثر کرتا ہے نہ سخت پتھر میں

۶ اگر ظالم مجھ سے رنجیدہ ہو تو تعجب نہیں کیونکہ وہ چور ہے اور میں پاسبان ہوں

۷ تو بھی انصاف اور عدل کے ساتھ پاسبان رہ ۔ خدا کی نگہبانی تیری پاسبان ہو ۔

| | |
|---|---|
| ترا نیست منت زرہے قیاس | خدا وند را فضل و منت شناس |
| کہ در کارِ خیرت بخدمت بداشت | نہ چون دیگرانت معطل گزاشت |
| ہمہ کس بمیدانِ کوشش درند | ولے گوے بخشش بر کس برند |
| تو حاصل بکردی بکوشش بہشت | خدا در تو خوے بہشتی سرشت |
| دلت روشن و وقت مجموع باد | قدم ثابت و پایہ مرفوع باد |
| حیاتت خوش و رفتنت بر صواب | عبادت قبول و دعا مستجاب |

## گفتار در معنی اینکہ تا کار بتدبیر برآید جنگ کردن نشاید

۱ عقل کی رو سے تیرا کچھ احسان نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان سمجھ +

۲ "سو نے تجھے نیک کام کی خدمت پر مقرر کیا۔ اوروں کی طرح بیکار نہ چھوڑا +

۳ سارے لوگ کوشش کے میدان میں ہیں لیکن بخشش کی گیند نہیں پاتے +

۴ تو نے اپنی کوشش سے بہشت نہیں کمایا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے تیرے اندر بہشتی خو پیدا کر دی ہے

۵ تیرا دل روشن اور وقت جمع ہو۔ قدم ثابت اور مرتبہ بلند ہو +

۶ اور تیری زندگی خوشی سے گزرے اور موت بھی ایسی ہو۔ عبادت قبول اور دعا مستجاب ہو +

(اس بیان میں گفتگو کرنے کا جو تجھ سے تدبیر سے کام لگے لڑنا نہ چاہیے)

همے تا برآید بتدبیر کار — مدارائے دشمن بہ از کارزار

چو نتواں عدو را بقوت شکست — بہ نعمت بباید در قلعہ بست

گر آید بفیشہ داری دشمن گزند — بہ تعویذ احساں زبانش ببند

عدو را بجائے خسک راہ بریز — کہ احساں کند کند دنداں تیز

بتدبیر رستم در آید بہ بند — چو دستے نشاید گزیدن بہ بوس

عدو را بفرصت تواں کند پوست — پس اورا رعایت چناں کن کہ دوست

۱ جب ہمت تدبیر سے کام نکلے دشمن کی صلح لڑائی سے اچھی ہے +

۲ جب تو دشمن کو طاقت سے شکست نہیں دے سکتا تو دولت سے لڑائی کا دروازہ بند کرنا چاہئے

۳ اگر تو دشمن سے اپنی تکلیف کا اندیشہ رکھتا ہے تو احسان کی تعویذ سے اُسکی زبان بند کردے

۴ دشمن کے گھر کی راہ میں خس کی جگہ روپیہ ڈال۔ کیونکہ احسان تیز دانتوں کو کند کر دیتا ہے

۵ تدبیر اور مکر سے دنیا کمانی چاہئے جب تو کسی ہاتھ کو کاٹ نہ سکے تو چوم لے +

۶ تدبیر سے رستم قید ہو سکتا ہے جس کی مکر سے اسفندیار بھی نہ چھوٹ سکا +

۷ موقعہ وقت دشمن کا چوڑا آتار سکتے ہیں۔ پس اُسکی رعایت ایسی کر جیسے دوست کی کرتے ہیں

حذر کن ز پیکار کمتر بسے — کہ از قطرہ سیلاب بیدم بسے

مزن تا توانی برابر گرہ — کہ دشمن اگرچہ زبوں دوست بہ

بود دشمنش تازہ و سست ریش — کسے کش بود دشمن از دوست بیش

مزن با سپاہی ز خود بیشتر — کہ نتواں ز دانگشت بر نیشتر

وگر زو توانا تری در نبرد — نہ مردیست برنا تواں زور کرد

اگر پیل زوری و گر شیر جنگ — بنزدیک من صلح بہتر ز جنگ

چو دست از ہمہ حیلتے در گسست — حلالست بردن بشمشیر دست

۱ ادنے آدمی کی لڑائی سے بھی ڈر۔ کیونکہ بہت سے قطرہ سے سیلاب بیدم ہو جاتا ہے

۲ جانتک تجھ سے ہو سکے تیوری نہ چڑھا۔ کیونکہ دشمن اگرچہ عاجز ہو پھر بھی تلوار کا کاٹا مانگتا ہے

۳ اسکے دشمن خویش اور دوست رنجیدہ رہتے ہیں جسکے دشمن دوستوں سے زیادہ ہوں

۴ اپنے سے زیادہ فوج پر حملہ نہ کرنا۔ کیونکہ نشتر پر انگلی نہ مارنی چاہیئے +

۵ اور اگر لڑائی میں اس سے زیادہ طاقتور ہے تو کمزور پر زور کرنا جوانمردی نہیں +

۶ اگر تو بہادر بھی ہے اور نامدار اور شیر جیسا جنگل کا ہے تو بھی تجربہ زدہ لڑائی سے صلح اچھی ہے

۷ جب سب حیلوں سے ہاتھ رک جائے تب تلوار کو ہاتھ لگانا حلال ہے +

| | |
|---|---|
| اگر صلح خواہد عدو سر پیچ | وگر جنگ جوید عناں پر پیچ |
| کہ گر مرد بہ بندد در کارزار | تراقدر و ہیبت شود دیگبار |
| ورا و پائے جنگ آورد در رکاب | نخواہد بحشر از تو داور حساب |
| تو ہم جنگ را باش چوں فتنہ خاست | کہ بر کینہ و رہبر ائی خطاست |
| چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی | فروں گردش کبر و گردنکشی |
| چو دشمن در آمد بعجز از درت | بدر کن ز دل کین و خشم از سرت |
| چو زنہار خواہد کرم پیشہ کن | بجشاوے و زمکرش اندیشہ کن |

۱ اگر دشمن صلح کرنی چاہے تو انکار نکر۔ اور جو لڑنا چاہے تو تو باگ نہ موڑ +
۲ کیونکہ اگر وہ لڑائی کا دروازہ دنیا سے بھیڑ مچا۔ تو ترا دبدبہ اور خوف ہزار گنا ہو جائیگا
۳ اور اگر پہلے وہی لڑائی تمارہو۔ تو قیامت میں خدا تجھ سے حساب نہ لیگا +
۴ تو بھی لڑائی کو تیار ہو جب فتنہ برپا ہوا۔ کیونکہ دشمن پر مہربانی کرنی خطا ہے +
۵ جیتے کھینچے سے مہربانی اور خوشی کے ساتھ کہے۔ تو اسکا غرور اور تکبر زیادہ ہو +
۶ جب دشمن عاجز ہو کر تیرے در دولت پر آئے۔ تو تو اپنے دل سے کینہ اور سر سے غصہ دور کر دے +
۷ جب وہ پناہ چاہے تو تو مہربانی کر۔ معاف کر اور اسکے مکر سے ڈر +

زتدبیر پیرِ کہن بر مگرد ۱ | کہ کار آزمودہ بود سالخورد
برآرند بنیاد رویئں زپائے ۲ | جواناں بشمشیر و پیراں برائے
بمیندیش در قلبِ ہیجا مفر ۳ | پہ دانی کز آنِ کہ باشد ظفر
چو بینی کہ لشکر ہمہ پشت داد ۴ | بہ تنہا مدہ جان غیرت بباد
اگر برکناری برفتن بکوش ۵ | وگر در میاں لبس دشمن بہوش
وگر خود ہزاری دشمن دولیت ۶ | چو تشنہ شد و راقیم دشمن مباش
شبِ تیرہ بنچہ سوار از کمیں ۷ | چو باپصد بشوکت بدر در زمیں

۱ پرانے بڈھے کی تدبیر سے مت پھر کیونکہ بڈھا کار آزمودہ ہوتا ہے +
۲ کانسی کی بنیاد کو جوان تلوار کے ساتھ جڑ سے نکالتے ہیں۔ اور بڈھے عقل کے ساتھ
۳ لڑائی کے بیچ میں بہاگنے کی جگہ سوچ۔ کیونکہ تو کیا جانے کہ کس کی فتح ہووے گی
۴ جب تو دیکھے کہ سارے لشکر نے پیٹھ دی۔ تو اکیلا اپنی پیاری جان کو نہ کھو +
۵ اگر تو کنارے پر ہے تو بھاگنے میں کوشش کر۔ اور اگر بیچ میں ہے تو دشمن کی سی ور دی ہو
۶ اگر تو ہزار ہو اور دشمن دو سو۔ جیدات ہووے تو تو دشمن کی ولایت میں مت
۷ کیونکہ اندھیری رات میں پچاس سو لگھات سے (لشکر) پالسو کی مانند دبدبہ سے زمین میں مل

چو خواہی بریدن بشب راہہا
ز خدر کن نخست از کمیں گاہہا

میان دو لشکر چو یکروزہ راہ
بماند بزن خیمہ بر جایگاہ

گر او پیشدستی کند غم مدار
ور افراسیاب است مغرش برآر

میان دو لشکر چو یکروزہ راند
سر پنجۂ زور مندش نماند

تو آسودہ بر لشکر ماندہ زن
کہ ناداں ستم کرد بر خویشتن

چو دشمن شکستی میفگن علم
کہ بازش بیاید جراحت بہم

بسے در قضا ہزیمت مراں
بباید کہ دور افتی از یاوراں

۹۹

۱ جب تو رات کو رستے طے کرنے چاہے تو پہلے گھات کے موقعوں کی فکر کرلے +
۲ دو لشکروں میں جبکہ ایک دن کا راستہ رہ جائے تو تو اپنا خیمہ یہی جگہ گاڑ دے
۳ اگر وہ پہل کرے تو کچھ غم مت کر۔ اور اگر وہ جوانمردی میں افراسیاب ہے تو بھی اسکا غصہ
۴ دو لشکروں کے بیچ میں جب ایک دن کا رستہ طے کیا۔ تو اسکے زور آور پنجے میں طاقت نہ رہیگی
۵ تو تو آرام پایا ہوا تازے بھلے ہو لشکر پر جاکر کہ کیونکہ ناداں اپنے اوپر ظلم کرتا ہے +
۶ جب تو نے دشمن کو شکست دی تو اپنا جھنڈا مت گرا۔ ایسا نہو کہ اسکا زخم پھر بھر جائے
۷ بہادروں کے پیچھے اپنی فوج مت دوڑا۔ ایسا نہو کہ تو اپنے مددگاروں سے دور رہ جائے

| | |
|---|---|
| ہوا ہینی از گرد ہیجا چو میغ | بگیرند گردت بزر و بین و تیغ |
| بدنبالِ غارت نراند سپاہ | کہ خالی بماند پسِ پشتِ شاہ |
| سپاہی نگہبانی شہر باد | بہ از جنگ و حلقۂ کارزار |

## گفتار در نواختنِ سپاہ بافزونی منصب و جاہ

| | |
|---|---|
| ولاور کہ بارے تہور نمود | بباید بمقدارش اندر فزود |
| کہ بارِ دگر دل نہد بر ہلاک | ندارد زپیکار یاجوج باک |
| سپاہی در آسودگی خوش بدار | کہ در حالتِ سختی آید بکار |

۱ تو ہما کو لڑائی کی گرد سے بادل جیسا دیکھیگا - وہ پیچھے برچھی اور تلوار سے گھبرائیں گے +
۲ لوٹ کے پیچھے فوج نہ جانی چاہیئے - کیونکہ بادشاہ کی پیٹھ خالی رہجائیگی +
۳ فوج کے لئے بادشاہ کی نگہبانی کرنی - لڑائی کے میدان میں لڑنے سے بہتر ہے
۴ جس بہادر نے ایک دفعہ بہادری دکھلائی - اُسکی تنخواہ بڑھانی چاہیئے +
۵ اس لئے کہ وہ دوبارہ مرنیکو تیار ہوجائیگا - یاجوج کی لڑائی سے بھی نہیں ڈریگا +
۶ سپاہی کو امن کے زمانے میں خوش رکھنا - تاکہ وہ لڑائی کے وقت کام آئے +

کنون[۱] دست مردانِ جنگی ببوس — نہ آنگہ کہ دشمن فرو کوفت کوس

سپاہی[۲] کہ کارش نباشد ببرگ — چرا دل نہد روز ہیجا بمرگ

نوا می[۳] ملک از کفِ بدنگال — بہ لشکر نگہدار و لشکر بہ مال

ملک[۴] را بود بر عدو دست چیر — چو لشکر دل آسودہ باشد و سیر

بہائے[۵] سر خویشتن مے خورد — نہ انصاف باشد کہ سختی برد

چو دارندگیخ[۶] از سپاہی دریغ — دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ

چہ[۷] مردی کند در صفِ کارزار — چو دستش تہی باشد و کارزار

۱؎ اب بہادروں کے ہاتھ چوم — نہ اُسوقت کہ دشمن نے لڑائی کا نقارہ آ بجایا +

۲؎ جس سپاہی کا کام پاسمان نہ ہو — وہ لڑائی کے دن مرنے پر کیمل کیوں نے لگا

۳؎ ملک کے حدود کو دشمن کے ہاتھ سے لشکر کے ساتھ نگاہ رکھے اور لشکر کو مال سے (بچا رکھے)

۴؎ اُسوقت بادشاہ کو دشمن پر غلبہ ہوتا ہے — جب لشکر دل آسودہ اور خوش حال ہو

۵؎ سپاہی اپنے سر کی قیمت کھاتا ہے — یہ انصاف نہیں کہ وہ تکلیف اُٹھائے +

۶؎ جب خزانے کو سپاہی سے دریغ رکھیں — تو اُسکو بھی تلوار پر ہاتھ رکھتے افسوس

۷؎ سپاہی لڑائی کے میدان میں کیا جوانمردی کرے جیب سکا ہاتھ خالی اور کام خراب ہو

## گفتار در کار کردن بر رای کار آزمودگاں

| | |
|---|---|
| ۱ به پیکارِ دشمن دلیراں فرست | ہنرہراں بنا وردِ شیراں فرست |
| ۲ برائے جہاندیدگاں کار کن | کہ صید آزمودست گرگ کہن |
| ۳ مترس از جوانانِ شمشیرزن | حذر کن ز پیرانِ روبہ فن |
| ۴ جوانانِ پیل افگن و شیر گیر | ندانند دستانِ روباہ پیر |
| ۵ خردمند باشد جہاندیدہ مرد | کہ بسیار گرم آزمودست و سرد |
| ۶ جوانانِ شایستۂ بخت و | زگفتارِ پیراں نہ پیچند سر |

تجربے کاروں کی رائے پر کام کرنیکے بیان میں گفتگو

۱ دشمن کی لڑائی کے واسطے بہادروں کو بھیج۔ شیروں کی لڑائی کے واسطے شیر و ببر بھیج

۲ جہاندیدوں کی عقل پر کام کر۔ کیونکہ پرانا ہیٹر یا شکار آزمودہ ہوتا ہے +

۳ تلوار بازیوں والے جوانوں سے مت ڈر۔ بلکہ بہت ہنر جاننے والوں بڈھوں سے خوف کر

۴ ہاتھیوں کو گرانیوالے اور شیر کو پکڑ لیوالے جوانمرد۔ بوڑھی لومڑی کے مکر نہیں جانتے +

۵ جہاندیدہ مرد بہت عقلمند ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس نے بہت دنیا کے نیک و بد کو خوب آزمایا ہے

۶ لایق اور اقبال والے جوان۔ بڈھوں کی بات سے کبھی سر نہیں پھیرتے

گرت مملکت باید آراستہ — مدہ کارِ معظم بنو خاستہ
سپہ را مکن پیش رو جز کسے — کہ در جنگہا بودہ باشد بسے
نتابد بسگ صیدِ رواز پلنگ — زروبہ ر مد شیر نا دیدہ جنگ
چو پروردہ باشد پسر در نوا — نترسد چو پیش آیدش کارزار
بکشتی و نخچیر و آماج و گوے — دلاور شود مردِ پرخاش جوے
بگرما بہ پروردۂ عیش و ناز — نتابد چو بیند در جنگ باز
دو مردش نشانند بر پشتِ زین — بود کش ند کو دکے بر زمیں

۱ اگر تجھکو آراستہ بادشاہی چاہیئے۔ تو بڑا کام ناتجربہ کار کو مت دے +
۲ اُس شخص کے سوا اپنا سپہ سالار مت بنا۔ جو بہت دفعہ لڑائیوں میں شامل رہا ہو
۳ شکاری کتا بندوے سے بھی منہ نہیں موڑتا۔ اور لڑائی نہ دیکھا ہوا خیر لومڑی سے بھی ڈرتا ہے
۴ جب لڑکے نے شکار میں پرورش پائی ہو۔ تو جب اُسکے آگے لڑائی آتی ہے نہیں ڈرتا
۵ کشتی اور شکار اور نشانے اور گیند بلے سے۔ لڑائی کا مرد بہادر بن جاتا ہے +
۶ حمام میں عیش اور ناز کا پلا ہوا۔ جب لڑائی کا دروازہ کھلا دیکھتا ہے تو ڈر جاتا ہے
۷ جسے دو آدمی اُسکو گھوڑے پر زین پر بٹھلائیں ممکن ہے کہ ایک لڑکا زمین پر دے مارے

| | |
|---|---|
| یکے را کہ دیدی تو در جنگ پشت | بکش گر عدو در مصافش نگشت |
| مخنث بہ از مرد شمشیر زن | کہ روز وغا سر بتابد چو زن |

## حکایت

| | |
|---|---|
| چہ خوش گفت گرگین بفرزند خویش | چو قربان بپیکار بربست کیش |
| اگر چون زناں جست خواہی گریز | مرو آب مردان جنگی مریز |
| سواری کہ بنمود در جنگ پشت | نہ خود را کہ نام آوراں را بکشت |
| تہور نیاید مگر زاں دو یار | کہ افتند در حلقۂ کارزار |

| | |
|---|---|
| ۱ دو ہمجنس ہمسفرہ و ہمزباں | بکوشند در قلب ہیجا بجاں |
| ۲ کہ ننگ آیدش رقتن از پیش تیر | برادر بچنگال دشمن اسیر |
| ۳ چو بینی کہ یاراں نباشند یار | ہزیمت بجائے غنیمت شمار |

## گفتار در دلداری ہنرمنداں

| | |
|---|---|
| ۴ دو تن پرور آستاہ کشور کشا | یکے اہل رزم و دگر اہل رائے |
| ۵ ز نام آوراں گوی دولت برد | کہ دانا و شمشیر زن پرورد |
| ۶ ہر آں کو قلم را تہور زید و تیغ | برو گر بمیرد بگوئے دریغ |

۱ دو ہمجنس اور ایک دسترخوان پر کھانا کھانے والے اور ہمزبان - ارادے کے قلب میں ان سے
۲ کیونکہ اُسکو تیر کے سامنے سے جاتے شرم آئیگی - جب بھائی دشمن کے ہاتھ میں قید ہو +
۳ جب تو دیکھے کہ ساتھی مددگار نہیں - تو تو بھاگنے کو ہی غنیمت سمجھ +

ہنرمندوں کی دلداری کے بیان میں گفتگو

۴ اے ملک کے فتح کرنیوالے بادشاہ دو قسم کے لوگوں کی پرورش کر - ایک تو بہادر دوں اور دوسرے
۵ نام آوروں سے وہ سبقت کی گیند لیجاتا ہے - جو دانا اور سیاہیوں کی پرورش کرتا ہے +
۶ جس شخص نے قلم اور تلوار کو اختیار کیا - اگر وہ مرجائے تو اس پر افسوس نہ کرنا +

قلمرو مگہدار و شمشیر زن | نہ مطرب کہ مردی نیاید ززن
نہ مردیست دشمن در ایساں جنگ | تو بیہودہ ساقی و آواز چنگ
بسا اہل دولت بیازی نشست | کہ دولت برفتش بیازی ز دست

## گفتار در حذر از دشمن در صلح

نگویم ز جنگ اندیشش ترس | در آوازۂ صلح زو بیش ترس
بسا کس کہ در آیت صلح خواند | چو شب شد سپہ بر سرش تاختہ راند
زرہ پوش خسپند در آشیاں | کہ بستر بود خوابگاہ زناں

۱ منشی اور سپاہی کو رکھ - زنخدوم کہ کیونکہ عورتوں سے کبھی جوانمردی نہیں ہوتی +
۲ یہ جوانمردی نہیں کہ دشمن (لڑائی) کی تیاری میں - تو ساقی اور چنگ کی آواز کا مست ہو +
۳ بہت سے ایسے دولتمند کھیل میں مصروف ہوئے - کہ کھیل کے سبب سے دولت اُنکے ہاتھ سے نکل گئی
دشمن سے صلح کرنے میں پرہیز کرنے کے بیان میں حکایت
۴ میں یہ نہیں کہتا کہ دشمن کی لڑائی ہی سے ڈر - بلکہ صلح کی شہرت میں بھی زیادہ
۵ بہت سے لوگوں نے دشمن صلح کی آیت پڑھی - جب رات ہو گئی تو سوتوں پر فوج دوڑا دی
۶ بہادر لوگ زرہ پہنے سوتے ہیں - کیونکہ بستر عورتوں کی خوابگاہ ہے +

| | |
|---|---|
| بیجمہ[1] دروں مرد و شمشیر زن | برہنہ نخسپد چو در خانہ زن |
| بباید[2] نہاں جنگ را ساختن | کہ دشمن نہاں آورد تاختن |
| حذر[3] کار مردان کارآگہ است | یزک ستد روئین لشکر گہ است |

## گفتار در حسن تدبیر با دشمنان

| | |
|---|---|
| میان[4] دو بدخواہ کوتاہ دست | نہ فرزانگی باشد ایمن نشست |
| کہ گر[5] ہر دو با ہم سگالند راز | شود دست کوتاہ ایشان دراز |
| یکے را بہ نیرنگ مشغول دار | دگر را بر آور ز ہستی دمار |

[1] بہادر لوگ زنانہ میں۔ عورتوں کی طرح سنگھے نہیں ہوتے +
[2] لڑائی کی تیاری پوشیدہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ دشمن چھپ کر حملہ کرتا ہے +
[3] ڈرتے رہنا دانا لوگوں کا کام ہے۔ گجٹ لشکر کے واسطے کافنی کی دیوار ہے +

دشمنوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں تدبیر کی خوبی کے بیان میں

[4] دو کمزور دشمنوں کے بیچ میں۔ بے غم بیٹھنا جوانمردی نہیں +
[5] کیونکہ اگر دونو آپس میں اتفاق کر لینگے تو اُنکا چھوٹا ہاتھ لمبا بن جائیگا +
[6] ایک کو کچھ دے فریب میں لگا لے رکھ۔ دوسرے کی ہستی سے بیپرواہ نکال +

| | |
|---|---|
| اگر دشمنے پیش گیرد ستیز | بہ شمشیر تدبیر خونش بریز |
| ۲ برو دوستی گیر با دشمنش | کہ زنداں شود پیرہن بر تنش |
| ۳ چو در لشکرِ دشمن افتد خلاف | تو بگذار شمشیر خود در غلاف |
| ۴ چو گرگاں لبند تدبر ہم گزند | بر آساید اندر میاں گوسپند |
| ۵ چو دشمن بدشمن شود مشتغل | تو با دوست بنشین بآرام دل |
| گفتار اندر ملاطفت با دشمن از روے عاقبت اندیشی | |
| ۶ چو شمشیر بیکار بر داشتی | نگہدار پنہاں رہ آشتی |

۱ اگر کوئی دشمن لڑنا چاہے - تو تدبیر کی تلوار سے اُسکو قتل کر +

۲ جا اُسکے دشمن کے ساتھ دوستی کر - تاکہ اسکا لباس ہی اُسکے جسم پر قید خانہ بنجائے

۳ جب دشمن کے لشکر میں پھوٹ پڑجائے - تو تو اپنی تلوار کو میان میں کرلے +

۴ جب بہیڑیے آپس میں لڑنے لگیں - تو اِن میں بکری آرام سے رہے +

۵ جب دشمن اپنے دشمن کے ساتھ مشغول ہو - تو تو دوست کے ساتھ چین سے بیٹھ رہ +

عاقبت اندیشی کی راہ سے دشمن کیساتھ مہربانی کرنیکے بیان میں گفتگو

۶ جب تو نے لڑائی کے لئے تلوار اُٹھائی - تو تو صلح کے رستے کا بھی پوشیدہ خیال رکھ

کہ کشور کشایان مغفر شگاف
نہاں صلح جویند و پیدا مصاف

دل مرد میداں نہانی بجوے
کہ باشد کہ در ریایت افتد چو گوے

چو سالار ازدشمن افتد بچنگ
بکشتن رش کردہ باید درنگ

کہ افتد کزیں تیمہ ہم سروری
بماند گرفتار در چنبری

اگر کشتی ایں بندۂ ریش را
نہ بینی دگر ہندی خویش را

نترسد کہ دورانش بندی کند
کہ بر بندیاں زور مندی کند

---

۱ کیونکہ ملک سے فتح کر نیوالے خود کے بہادر نیوالے پوشیدہ صلح ڈھونڈتے ہیں اور ظاہر لڑائی

۲ پیدا انکے بہادر کے دل کا حال پوشیدہ در فیصلہ کہ کیونکہ وہ شاید گیند کیطرح پیر سے پاؤں میں گر جاوے

۳ جب کوئی دشمن کا سردار تیرے ہاتھ لگ جاوے۔ تو اُسکے قتل میں دیر کرنی چاہیئے

۴ کیونکہ شاید اسطرف کا بھی کوئی سردار۔ حلقے میں گرفتار ہو جاوے +

۵ اگر تو اس زخمی قیدی کو مار ڈالیگا۔ تو پھر تو اپنے قیدیکو بھی سلامت نہ پائیگا

۶ کیا وہ شخص نہیں ڈرتا کہ زمانہ اُسکو قید کر دے۔ جو قیدیوں پر زبردستی کرتا ہے

کسے بندیاں را بود دستگیر — کہ خود بودہ باشد بہ بندی اسیر
اگر سر نہد بر خطت سروری — چو نیکش بداری نہد دیگری
وگر چند یکدل بدست آوری — ازاں کہ صد شب خوں بری

## گفتار در حذر از اقربا بہ دشمن کہ بمکر دوست گردند

گرت خویش دشمن شود دوستدار — ز تلبیس ایمن مشو زینہار
کہ گردد درونش یکین تو رنش — چو یاد آیدش مہر پیوند خویش
بداندیش را لفظ شیریں مسلیں — کہ ممکن بود زہر در انگبیں
کسے جاں ز آسیب دشمن بسرد — کہ مردوستانرا بدشمن شمرد

---

ف۱ وہ شخص قیدیوں کا مددگار رہتا ہے۔ جو آپ قید میں قیدی رہ لیا ہو +
ف۲ اگر دشمن کی کوئی برائی طبیعت میں جائے۔ جب تو اُسکو خوش رکھے تو دور ہی ہو جائے +
ف۳ اور اگر تو بوجہ دشمنی کے ایک آدمی کو اپنا مطیع بنا لے تو اس سے بہتر ہے کہ تو سو فدائی اپنے پیارے
بھیجے کہ رشتہ داروں سے بڑھکر ہے بیانیں کہانی جو کرو فریب سے دوست بنالے ہیں
ف۴ اگر دشمن کا رشتہ دار تیرا دوست بن جائے۔ تو اُسکے کہنے سے کبھی بے غم نہ رہنا +
ف۵ کہ کبھی اُسکا دل تیرے کینہ سے غنی ہو گا جبکہ اُسکو اپنے رشتہ دار کی مصیبت یاد آئیگی +
ف۶ دشمن کی میٹھی باتوں پر نہ جا۔ کیونکہ شہد میں زہر کا ملا ہونا ممکن ہے +
ف۷ اس شخص نے دشمن کی محبت سے جان بچانی چاہی دوستوں کو بھی دشمن ہی کی برابر خیال کیا

| | |
|---|---|
| نگهدار و آں شوخ در کینہ دور | کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بر |
| سپاہی کہ صاحب شود در امیر | ورا ناتوانی بخدمت مگیر |
| مذالت سالار خود را سپاہ | ترا ہم ندانم زغدرش ہراس |
| بسوگند و عہد استوارش مدار | نگہبان پنہاں بر و بر مگمار |
| نوآموز را بیسماں کن دراز | نہ بگسل کہ دیگر نہ بینیش باز |

۱ وہ جو لاک آدمی موتیوں کی تھیلی میں حفاظت سے رکھتا ہی جو ساری خلقت کو جیب کترا سمجھتا ہے

۲ جو سپاہی کہ اپنے مالک کا نافرمان ہو جائے۔ جہاں تک ہو سکے اسکو اپنی خدمت میں نہ لینا

۳ جسنے اپنے مالک کا احسان نہیں مانا۔ تیرا بھی نہ مانیگا اسکی بیوفائی سے ڈر

۴ اسکی قسم اور عہد کا اعتبار نہ کر۔ بلکہ اُسپر پوشیدہ نگہبان مقرر کر +

۵ نئے سیکھنے والے کی رسی دراز کر (یعنی اول اول اگر وہ شرارت کرے تو شرارت نہیں کرتے تو بہت اسکو نہ دیکھیو کہ

چو اقلیم دشمن بجنگ و حصار ۱ گرفتی بزندانیانش سپار

که بندی چو دندان بخ ل در برد ۲ ز حلقوم بیداد گر خوں خورد

چو بر کندی از دست دشمن دیار ۳ رعیت لبسا ماں تراز و ہزار

گر گر باز کوبد در کارزار ۴ برآرند عام از و ماغش دمار

وگر شہریاں را رسانی گزند ۵ در شہر بر روے دشمن مبند

مگو دشمن تیغ زن بر درست ۶ که ہمباز دشمن بشہر اندرست

بتدبیر جنگ بد اندیش کوش ۷ مصالح بیندیش و نیت بپوش ۸

۱ اس لئے کہ جب قیدی لڑائی کو تیار ہوتا ہے۔ تو غلام کے نرخ کا خون پی جاتا ہے
۲ جب تو نے دشمن کے ہاتھ سے ولایت چھین لی۔ تو رعیت کو اُس سے زیادہ باسامان رکھ
۳ کیونکہ اگر وہ پھر لڑنا چاہے۔ تو رعیت ہی اُسکے سر کا بھیجا نکال لیگی +
۴ اور اگر تو شہر والوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ تو شہر کا دروازہ دشمن کے منہ پر نہ بند کر +
۵ یعنی کہو کہ غلام مارنیوالا دشمن دروازے پر ہے۔ بلکہ دشمن کا شریک شہر ہی میں ہے +
۶ دشمن کی لڑائی کی تدبیریں کو شش کر مصلحت سوچ اور ارادہ چھپا +
۷ جب تو دشمن کی ولایت لڑائی اور محاصرہ سے فتح کرلی اُسکے قیدیوں کو سونپ نے +

مبتدا و خبر

| | |
|---|---|
| مبتدا در میاں راز باہر کسے | کہ جاسوس ہمکاسہ دیدم بسے |
| سکندر کہ با شرقیاں برد داشت | در خیمہ گویند در غرب داشت |
| چو بہمن برا ولستاں خواست شد | بچپ آوازہ افگند و زر راست شد |
| اگر چہ تو داند کہ عزم تو چیست | بریں رای دانش بباید گریست |
| کرم کن نہ پرخاش و کیں آوری | کہ عالم بزیر نگیں آوری |

۱ اور اپنا بھید کسی سے مت کہہ۔ کیونکہ میں نے اکثر دفعہ جاسوسوں کو ہمراہ دیکھا ہے
۲ کہتے ہیں کہ جب سکندر پورب والوں سے لڑنا تھا تو خیمہ کا دروازہ پچھم کی طرف لگا کرتا تھا
۳ جب بہمن نے زاولستان میں جانا چاہا تو بائیں طرف سے جانا مشہور کیا اور دائیں طرف چلا گیا
۴ اگر کوئی تیرے سوا جانے کہ تیرا ارادہ کیا ہے تو ایسی عقل پر رونا چاہیے
۵ بخشش کر نہ دشمنی اور لڑائی تاکہ جہان تیرے قابو میں کرلے ؛

| | |
|---|---|
| چو کارے برآید بلطف و خوشی | چہ حاجت تندی و گردنکشی |
| تنحواہی کہ با شد دولت دو مند | دلِ دردمنداں برآور زبند |
| بہا زور و توانا نباشد سپاہ | بروہمت ناتواناں بخواہ |
| دعائے ضعیفانِ امیدوار | زبازوے مردی بآید بکار |
| ہرانکہ استعانت بدرویش برد | اگر بر فریدون دا وبیش برد |

۱ جب کچھ نی کام مہربانی اور خوشی سے نکلے تو گردنکشی اور سختی کی کیا ضرورت ہے +
۲ جب تجھے نہیں چاہتا کہ تیرا دل کسی ہو تو دکھیا لوگوں کے دل سے فکر دور کر +
۳ کچھ فوج طاقت سے زبردست نہیں بنتی - جا در درویشوں کے دعا چاہ +
۴ امیدوار کمزوروں کی دعا - جوانمردی کے بازو سے زیادہ کام آتی ہے
۵ جس شخص نے فقیروں سے مدد چاہی اُس نے اگر فریدون پر بھی حملہ کیا تو بھی فتح پائی +

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ کتاب فیض انتساب مسمی بہ **حل ترکیب بوستاں** باب اول چھٹی دفعہ چھپکر تیار ہو گیا ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ یہ کتاب جبڑی شدہ ہے۔ بلا اجازت مؤلف کوئی نہیں چھاپ سکتا جسکو مطلوب ہوں مؤلف یا مؤلف کے برادر عزیز منشی کرم بخش صاحب مہتمم مطابع الہ آباد یا پریس سادھورہ ضلع انبالہ یا بردار منشی محمد عبدالرحیم طالبسلمہ جماعت نہم انٹرنس ہائی سکول لدھیانہ یا انکے ایجنٹ لالہ جوالا پرشاد صاحب کاندار لنگی پٹکا واقع چوڑا بازار لدھیانہ سے بارسال قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل پیکٹ طلب فرمائیں۔ ہر ایک کتاب پر مؤلف یا مؤلف کے برادر منشی کرم بخش صاحب یا منشی محمد عبدالرحیم کی مہر یا قلمی دستخط ثبت ہیں جسپر نہوں وہ مال مسروقہ متصور ہوگا۔ چاروں کے پاس کتب فیل اور نیز بہت سی کتابیں موجود ہیں جو نقد قیمت آنے پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کی جاتی ہیں۔ دو روپیہ کے خریدار کو صرف محصول ڈاک معاف کیا جاتا ہے اور پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ کے خریدار کو بیس فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ اکہٹی کتب کے نقد خریداروں کے لئے خاص رعایت بھی ممکن ہے جو خریداری کی کمی بیشی پر موقوف ہے اور بذریعہ پوسٹ کارڈ معلوم ہو سکتی ہے۔ فہرست کتب موجودہ یہ ہے

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| حل ترکیب گلستاں باب اول مع ترجمہ اردو بامحاورہ | ۵ر |
| 〃 باب دوم 〃 | ۴ر |
| 〃 باب سوم سے آخر تک 〃 | ۱۱ر |
| 〃 بوستاں باب اول 〃 | ۵ر |
| 〃 بوستاں باب دوم وسوم 〃 | ۵ر |
| مصباح التاریخ یعنی سوالاً جواباً خلاصۂ تاریخ ہند لیتھو مع ہدایت مضامین مفیدۂ عجیبہ سوالات مع جواباً ۲۱ سالہ تیسری دفعہ واقعات عہد لارڈ لینسڈون گورنر جنرل حال طبع ہوئی ہے | ۷ر |
| سوالاً جواباً جامع القواعد کا خلاصہ مع سوالات صرف ونحو ۲۱ سالہ امتحانات مڈل | ۴ر |
| رہنمائے اشیاء حصہ اول یعنی اردو کی تیسری کتاب کے جملہ مضامین عام اشیاء کے سبقوں کے طور پر (ایضاً حصہ دوم) | ۱ر |
| خطوط نویسی کی پہلی کتاب مقتضی عبارت میں پیرایہ کی اول کی چوتھی جلد کے لئے | ۱ر |
| 〃 دوسری کتاب 〃 پانچوں 〃 | ۱ر |
| خطوط نویسی کی تیسری کتاب سوم مضمون نویسی کی پہلی کتاب مقتضی عبارت میں پیرایہ سکولوں اور مڈل کے لئے | ۴ر |
| سوالاً جواباً مبادی العلوم کا خلاصہ | ۲ر |
| حساب کے پہلے سرکاری سالہ کے ہر ایک سوال کا مفصل حل | ۲ر |
| سرکاری حساب کے دوسرے سالہ کے ہر ایک سوال کا مفصل حل | ۴ر |
| 〃 تیسرے سالہ کے | ۴ر |
| ٹاڈ ہنٹر صاحب کی مساحت کے دو نو ترجموں کا مفصل حل | ۴ر |
| ہندسہ اور پہاڑوں کی کتاب | ۰ر |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| نقشہ روضہ شاہ مقبص بُن بزرگ کے مزار کا نقشہ مع مختصر حالات درج ہے جسکا مزار ساڈھورہ میں ہے | ۱ر |
| اردو کی پہلی کتاب کی فرہنگ | ۱ر |
| 〃 دوسری کتاب 〃 | ۱ر |
| 〃 تیسری کتاب 〃 | ۱ر |
| 〃 چوتھی کتاب 〃 | ۱ر |
| فرہنگ قصص ہند حصہ اول | ۱ر |
| 〃 حصہ دوم | ۲ر |
| شمول ترکیب اردو جسمیں نہایت عمدہ فقروں کی مشق دی ہے | ۳ر |
| مختصر جغرافیہ ہند | ۲ر |
| مختصر جغرافیہ پنجاب | ۱ر |
| جغرافیہ بنظیر حصہ دوم یعنی کل جہان کا نہایت مفصل و مشرح جغرافیہ مع سوالات امتحانات مڈل ۲۱ سالہ | ۴ر |
| اردو کی پہلی کتاب کا فارسی ترجمہ | ۱ر |
| 〃 دوسری کا 〃 | ۱ر |
| خلاصۂ قواعد اردو بطور سوال جواب نئی طرز کا مع سوالات امتحانات مڈل ۲۱ سالہ | ۱۲ر |
| سوالاً جواباً خلاصہ علم طبعی حصہ اول مڈل سکولوں کی دوسری جلد کے لئے | ۴ر |
| 〃 〃 حصہ دوم 〃 تیسری 〃 | ۰۲ر |
| فارسی کی پہلی کتاب کا بامحاورہ اردو ترجمہ | ۱ر |
| 〃 دوسری کتاب کا 〃 | ۱ر |

| | |
|---|---|
| منتخب گلستاں کے پہلے دو باب کا بامحاورہ اُردو ترجمہ | ۲ر |
| گلدستہ دانش کا | ۴ر |
| رہنمائے شاہدہ حصہ اول یعنی اُردو کی تیسری کتاب کے مضامین بطور سوال و جواب پرائمری سکولوں کی تیسری جماعت کے لئے | ۳ر |
| رہنمائے مفاہدہ حصہ دوم یعنی اُردو کی چوتھی کتاب کے مضامین بطور سوال و جواب پرائمری سکولوں کی چوتھی جماعت کے لئے | ۴ر |
| رہنمائے صحت یعنی سوالاً جواباً طریق الصحت مع فرہنگ پرائمری سکولوں کی پانچویں جماعت کے لئے | ۱۰ر |
| تذکرہ اولی حصہ اول یعنی علم مساحت کے متعلق مشکل سوالات مع حل مڈل اور انٹرنس کے لئے | ۶ر |
| تذکرہ اولی حصہ دوم یعنی علم مساحت کے متعلق مشکل سوالات مع حل مڈل اور انٹرنس کے لئے | ۶ر |
| نو بہار اُردو۔ اُردو اشعار کی شرح نہایت عمدہ مڈل انٹرنس اور نارمل سکولوں کے لئے | ۸ر |
| سوالات حساب بے نظیر اسمیں یکہزار سوال نہایت مفید مڈل و انٹرنس کے لئے | ۵ر |
| مشق نستعلیق حصہ اول | ۱ر |
| " حصہ دوم | ۱۰ر |
| " حصہ سوم | ۱۰۲ر |
| درایت الحساب جماعت چہارم کے لئے | ۱ر |
| فرہنگ گلستاں دو باب | ۱ر |
| بہار ادب اُردو | ۸ر |
| ڈکس ریڈر کا بامحاورہ اُردو ترجمہ | ۴ر |
| مختصر جغرافیہ پنجاب منشی گلاب سنگھ | ۱ر |
| مختصر جغرافیہ ہند " | ۱۰ر |
| مختصر جغرافیہ عالم " | ۴ر |
| مراۃ العروس | ۴ر |
| بنات النعش | ۸ر |
| توبۃ النصوح | ۸ر |
| فٹ جاگرفی اُردو | ۴ر |
| حل جبر و مقابلہ حصہ اول | ۲ر |
| " حصہ دوم | ۲ر |
| مراۃ الاشکال حصہ اول | ۰۴ر |
| " حصہ دوم | ۵ر |
| رسالہ منشی سوالات | ۴ر |
| گلدستہ حساب مع حل | ۴ر |

| | |
|---|---|
| کریم اللغات | ۶ر |
| عجائب الحساب | ۴ر |
| خیر الحساب حصہ اول | زیر طبع |
| " حصہ دوم | |
| عطر جبر و مقابلہ | ۸ر |
| تاریخ بے نظیر | ۴ر |
| فرہنگ گلدستہ دانش | ۲ر |
| رسالہ مساحت ٹاڈ سنٹر | ۷ر |
| جغرافیہ کرہ | ۰ر |
| ترجمہ تزک جہانگیری | ۷ر |
| جغرافیہ ہند منشی اگر سین | ۳ر |
| جغرافیہ پنجاب " | ۱ر |
| مختصر جغرافیہ ہند و پنجاب منشی اگر سین | ۱ر |
| پاکٹ ہسٹری مع خلاصہ حفظ صحت | ۱ر |
| حل حساب برزڈ سمتھ | ۲ر |
| جغرافیہ دنیا اگر سین | ۲ر |
| محمود الحساب حصہ اول | ۱ر |
| " حصہ دوم | ۰۶ر |
| جغرافیہ ایشیا منشی اگر سین | ۳ر |
| عطر ایشیا مؤلفہ منشی جپت رام | ۱ر |
| چشمۂ حساب | ۳ر |
| مختصر جغرافیہ جہاں ذاکر حسین | ۰۲ر |
| رسالہ ترکیب فارسی | ۰۳ر |
| محمود المصادر | ۱ر |
| ترجمہ و فرہنگ پیارے چرن حصہ اول | ۱۲ر |
| " حصہ دوم | ۰۱ر |
| " حصہ سوم | ۲ر |
| " حصہ چہارم | ۰۲ر |
| ترجمہ پیارے چرن حصہ دوم | ۲ر |
| " حصہ سوم | ۳ر |
| " حصہ چہارم | ۲ر |
| فرہنگ ڈکس ریڈر | ۳ر |
| نقشۂ پنجاب | ۰۲ر |
| نقشہ ہند | ۰۳ر |
| نقشہ ایشیا | ۰۳ر |

یہ کتاب اور فہرست مندرجہ کتاب ہذا کی جملہ کتب لالہ جوالا پرشاد دوکاندار لنگی پٹہ کاواقع چوڑا بازار لدہیانہ سے بھی مل سکتی ہیں ۔

# حل ترکیب بوستان

باب دوم مسموم

مع ترجمہ اردو با محاورہ

جسکو

منشی محمد بلال صاحب مدرس مدرسہ قصبہ کالکا ضلع انبالہ نے

برائے استفادہ

طلبائے جماعت اوّل مڈل سکول ۱۸۸۰ء میں تالیف کیا

اب پانچویں دفعہ بعد نظر ثانی نہایت صحت وصفائی کے ساتھ

۱۸۹۰ء مطابق ۱۳۰۷ ہجری نبوی

مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم صاحب کے اہتمام سے چھپوایا

دفعہ پنجم { قیمت فی جلد ۵ } محصول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## بویدیچہ در حمد خدا گویدیچہ نعت مصطفےٰ | در منقبت کویست کجا مسکین بلال بینوا

علم نحو کے واقف اور فن ترکیب کے ماہر بخوبی جانتے ہیں کہ ارتباط الفاظ سے جملہ بنانا بھر جمل میں تقدیم و تاخیر کا بنا ہنا کس قدر دشوار ہے فی الجملہ ظاہر ہے کہ معلمین و متعلمین کو نحوی کتابوں اور ترکیبی رسالوں بغیر تعلیم و تعلم بدیں قت اہم پیش آتی ہے اسلئے اس بیحد ان احقر الرجال فقیر محمد بلال متوطن قصبہ ساڈھورہ ضلع انبالے باوجود کم لیاقتی و عدیم الفرصتی کے اس امر اہم کے سہل کرنے کو محض بنظر حصول ثواب و نفع اندوزی طلاب اپنا بار دوش کیا۔ چنانچہ ۱۸۸۰ء میں باب اول بوستاں کو ترکیب و ترجمہ کیا جسکی ہنگام وقت نے قدر دانی فرمائی۔ رشائقین نے ازراہ دلداری خریداری کی بعد ازاں ۱۸۸۱ء میں باب دوم و سوم کی طبع کا خیال مطبوع خاطر فاتر ہوا۔ اب پانچویں دفعہ بفضل داور کارساز نہایت صحت و صفا کے ساتھ چھپکر تیار ہوگئے ہیں۔ من بعد ۱۸۸۲ء میں جو خلوص قلبی و حب الوطنی نے جوش مارا تو گلستان کے چھ باب مع گلدستہ دانش خیابان ترکیب ہوئے۔ ہنوز اس گل افشانی سے سیر نہ ہوا تھا کہ جی نے گلستان کے مابقی دو باب کی نوبہار ترکیب کہانی تھی ہر چند سمجھایا باز نہ آیا۔ آخر الامر میان ہمت بر کمر عزیمت باندھ ہر دو باغ کا گلدستہ بنا جداگانہ چھپوا ناظرین کی نذر کیا۔ جمیع سخن پروازان معنی طراز کی خدمت میں بچال عجز و انکسار گزارش ہے کہ جہاں کہیں سہو و خطا پائیں عنایت فرما چھپائیں مجھے ممنون بنائیں

## (قطعات تاریخ) تاریخ طبعزاد منشی محمد وزیر خانصاحب مدرس بجنور علاقہ سرکار مہاراجہ پٹیالہ

ترکیب و ترجمہ چو محمد بلال کرد | ایں طالبان علم را روشن چراغ شد | پوشید بوستاں چو قبائے بلال سبز
اوراق بوستاں ہمہ گلہائے باغ شد | تاریخ طبع گفت زہے ترکیب و ترجمہ | بستان بوستاں جنیں داغ داغ شد

## تاریخ طبعزاد شاعر بیمثال چودھری کنہیالال المتخلص بہ شریر متوطن قصبہ بلاسپور ضلع انبالہ

چو شد تالیف ایں ترکیب شیریں | اگر از وصفش جہاں عذب البیان ست | شریر جاں بتاریخش رہ از راہ تاریخ | بگفتا نو بہار بوستان ست

## تاریخ طبعزاد شیخ غلام قادر صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ اعظم سامانہ حال مدرسہ بنجور علاقہ پٹیالہ

ساقی بلاوہ جام کہ بوجس سے فہفہا | ہے آج وصل گل سے عنادل میں چہچہا | مدرسے بعد مادصبا نے یہ دی خبر
سعدی کی بوستاں میں گل تر ہی اک کھلا | یعنی بلال شیخ نے پی پی کے خون دل | لکھا ہے بوستان کا ترکیب و ترجمہ

پوچھا جو سال طبع تو ہاتف نے یہ کہا | بے با شگفتہ واہ چہ ترکیب و ترجمہ ۱۲۹۸ھ

## تاریخ طبعزاد شاعر بیمثال میر الفت علی ابن سید صفدر علی صاحب محافظ دفتر عدالت کسولی

جب فضل خدا سے ختم ترکیب ہو گئی | سب نے کہا کہ ہے عجائب ترکیب | بیمثل ہے بوستاں کی صاحب ترکیب
ختم ترکیب بوستاں چو نمود | مشفقی کو بود علیم و عقیل + | گفت تاریخ او چناں گویا - | وجہ ترکیب کردلا مثیل

## قطعہ تاریخ طبعزاد منشی محمد عبد الرحیم صاحب ابن مولوی محمد بلال صاحب مدرس مدرسہ لکا

ایسی ترکیب بوستاں آساں | لکھی جس سے نہ مشکلات رہی
خود بہ تاریخ کہہ اٹھا ہاتف | کیا ہی ترکیب بے نظیر لکھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# باب دوم در احسان

| | |
|---|---|
| اگر[1] ہوشمندی بمعنی گرائے | کہ معنی بماند نہ صورت بجائے |
| گر[2] ادانش وجود و تقوی نبود | بصورت نورزش ہیچ معنی نبود |
| کسے[3] خپہ آسودہ در زیر گل | کہ خپیند از و مردم آسودہ دل |
| غم[4] خویش در زندگی خور کہ خویش | بمردہ نپرداز از حرص خویش |

دوسرا باب نیکی کرنے کے بیان میں

[1] اگر تو عقلمند ہے تو باطن کی طرف توجہ کر۔ اسلئے کہ نیک عمل قایم رہیں گے جسم

[2] جس شخص میں عقل اور بخشش اور پرہیزگاری نہ ہو اسکے وجود میں کچھ کمالات روحانی بھی نہیں ہوتے

[3] وہ شخص قبر میں آرام سے سوئیگا جس سے لوگ دنیا میں خوش دل سوتے ہوں + بھلے

[4] اپنی فکر زندگی میں کر کیونکہ رشتہ دار اپنے حرص کے باعث مردہ کی طرف توجہ نہیں

| | |
|---|---|
| زر و نعمت کنون مدہ کان تست | کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست |
| نخواہی کہ باشی پراگندہ دل | پراگندگان را ز خاطر مہل |
| پریشاں کن امروز گنجینہ چیست | کہ فردا کلیدش بہ دست تست |
| تو با خود ببر توشہ عنوشتن | کہ شفقت نیاید ز فرزند و زن |
| کسے گوے دولت بدنیا برد | کہ با خود نصیبے بعقبے برد |
| بغمخوارگی جز سر انگشت من | نخارد کسے در جہان پشت من |

۱ روپیہ اور دولت اب خیرات کر کہ تیری ملک ہے کیونکہ تیرے بعد تیرے حکم سے نکلے گی

۲ جب تو (یہ) نہیں چاہتا ہے کہ پراگندہ دل ہو۔ تو مسکینوں کی دل سے ست بھلا

۳ آج جلدی سے خیرات کر۔ کیونکہ کل کو اسکی کنجی تیرے ہاتھ نہیں رہے گی

۴ تو اپنا توشہ اپنے ساتھ لیجا۔ کیونکہ بی بی اور لڑکے سے کچھ مہربانی نہ ہوسکیگی

۵ وہ شخص دنیا سے دولت کی گنجینہ لیجاتا ہے۔ جو اپنے ساتھ آخرت میں حصہ لیجاتا ہے

۶ غمخواری سے میری انگلی کے سوا۔ کوئی جہان میں میری پیٹھ نہیں کھجلاتا +

۲

| | |
|---|---|
| مکن[1] بر کف دست ہر چہ ہست | کہ فردا بدنداں گزی پشت دست |
| بپوشیدن سر[2] درویش کوش | کہ ستر خدایت بود پردہ پوش |
| مگرداں غریب از در[3] بے نصیب | مبادا کہ گردی بدر ہا غریب |
| بزرگی رساند بمحتاج خیر[4] | کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر |
| بحال دل[5] خستگاں درنگر | کہ روزے تو دل خستہ باشی مگر |
| فرومانداں[6] را دروں شاد کن | زروز فرومانداگی یاد کن |

[1] جو کچھ تیرے پاس ہے تو لوگوں کے ہاتھ پر رکھ ایسا مت کر کہ تو قیامت میں اپنے ہاتھ کی پیٹھ
[2] درویش کے ستر کو ڈھانکنے میں کوشش کر تاکہ خدا کی پردہ پوشی تیری پردہ پوش ہو
[3] مسافر کو اپنے دروازے سے محروم نہ جانے دے۔ ایسا ہو کہ تو لوگوں کے دروازے پر محتاج ہو
[4] وہ بزرگ محتاجوں کو نیکی پہنچاتا ہے۔ جو غیر کا محتاج ہونے سے ڈرتا ہو
[5] مسکینوں کے حال پر رحم کر۔ اسلئے کہ تو بھی شاید کسی دن مسکین بنجائے
[6] عاجزوں کا دل خوش ہو کر۔ اور عاجزی کے دن کو بھی یاد کر

نہ خواہندۂ بر در دیگراں | بشکرانہ خواہندہ از ورمراں

## گفتار در ترحم بر یتامیٰ

پدر مُردہ را سایہ بر سر فگن | غبارش مبفشان و خارش مکن
ندانی چہ بودش فرو ماندہ سخت | بود تازہ بے بیخ ہرگز درخت
چو بینی یتیمے سرافگندہ پیش | مدہ بوسہ بر روے فرزند خویش
یتیم ار بگرید کہ نازش خرد | وگر خشم گیرد کہ بارش برد
الا تا نگرید کہ عرش عظیم | بلرزد ہمے چوں بگرید یتیم

---

لہ تواروں کے دروازے پر مانگنے والا نہیں ہے۔ اس تنگ ظرفی میں فقیر کو در دراز سے مت نکال

یتیموں پر رحم کرنے (کے بیان) میں گفتگو

لہ یتیم کے سر پر سایہ ڈال۔ اُسکا غبار۔ پونچھ اور اُسکا کانٹا نکال +

لہ تو نہیں جانتا کہ اُسکو کیا ہوا جو وہ سخت عاجز ہو گیا کبھی درخت جڑ کے بغیر بھی رہ سکتا ہے

لہ جب تو بھی یتیم کو آگے سر جھکائے دیکھے تو اُسوقت اپنے لڑکے کے منہ کو مت چوم +

لہ یتیم اگر روئے تو کون اُسکا ناز اُٹھائے۔ اور اگر غصہ کرے تو کون اُسکی برداشت کرے

لہ خبردار ہرگز یتیم نہ رونے۔ کیونکہ جب یتیم روتا ہے تو عرش عظیم کانپتا ہے +

| | |
|---|---|
| ۱ برحمت بکن آبش از دیدہ پاک | بہ شفقت بپشانش از چہرہ خاک |
| ۲ اگر سایۂ او برفت از سرش | تو در سایۂ خویشتن پرور ش |
| ۳ من آنگہ سر تاجور داشتم | کہ سر در کنار پدر داشتم |
| ۴ اگر بر وجودم نشستے مگس | پریشاں شدے خاطر چند کس |
| ۵ کنوں گر بزنداں برندم اسیر | بناشد کسے از دوستانم نصیر |
| ۶ مرا باشد از دردِ طفلاں خبر | کہ در طفلی از سر برفتم پدر |

۱ تو رحم سے اُسکی آنکھوں سے آنسو پونچھ۔ اور مہربانی سے اُسکے چہرہ کی گرد جھاڑ +

۲ اگر اُسکا سایہ (یعنی باپ) اُسکے سر سے جاتا رہا۔ تو اپنی مہربانی کے سایہ میں اُسکو پال

۳ میرا سر اُسوقت تاجور تھا۔ کہ جب میرا سر باپ کی گود میں تھا +

۴ اگر میرے جسم پر مکھی بھی بیٹھتی تھی۔ تو بہت سے آدمیوں کا دل رنج میں ہوتا تھا

۵ اب اگر قید خانہ میں مجھکو قید کردیں۔ تو بھی میرے دوستوں میں سے کوئی مددگار نہ ہو

۶ لڑکپنکی تکلیف کی مجھکو اچھی طرح خبر ہے کیونکہ لڑکپن ہی میں میرا باپ میرے سر سے اُٹھ گیا تھا

## حکایت بر سبیل تمثیل

| | |
|---|---|
| یکے خارپائے بپیمبے بکند | بخواب اندرش دید صدر خجند |
| ہمیگفت و در روضہ نالہ دمید | کز آں خار بر من چہ گلہا دمید |
| مشو تا توانی ز رحمت بری | کہ رحمت بذت چوز حمت بری |
| چو انعام کردی مشو خود پرست | کہ من سرورم دگراں نیز ہست |
| اگر تیغ دوراں نیندخت است | نہ شمشیر دوراں ہنوز آخت است |

### مثال کے طور پر کہانی

۱ کسی شخص نے ایک یتیم کے پاؤں سے کانٹا نکالا۔ صدر خجند نے اُسکو خواب میں دیکھا +
۲ کہ وہ کہہ رہا تھا اور باغ میں ٹہلتا تھا۔ کہ اُس کانٹے کی برکت سے مجھ پر بہت سے پھول کھلے
۳ جبتک تجھ سے ہو سکے رحم کرنیسے بیزار نہو۔ کیونکہ جب تو تکلیف اُٹھائیگا تو تجھ پر رحم کرینگے
۴ جب تو نے بخشش کی تو مغرور مت ہو۔ اور خیال مت کر کہ میں ہر دو جہان کا بادشاہ ہوں
۵ اگر زمانہ کی تلوار نے اُسکو عاجز کر دیا ہے۔ تو کیا دانکی تلوار بھی تک کبھی ہوئی نہیں ہے

## ۶ دعا گوئی دولت سعدی رحمۃ اللہ علیہ

| | |
|---|---|
| چو بینی دعا گوئے دولت ہزار[1] | خداوند را شکرِ نعمت گزار |
| کہ چشم از تو دارند مردم بسے[2] | نہ تو چشم داری بدست کسے |

## گفتار اندر احسان با مردم نیک و بد

| | |
|---|---|
| گرہ بر سرِ بند احساں مزن[3] | کہ ایں رزق و شید است و آں مکر و فن |
| زباں میکند مردِ تفسیر داں[4] | کہ علم و ادب میفروشد بناں |
| کجا عقل با شرع فتوی دہد[5] | کہ مرد خرد دین بہ دنیا دہد |

[1] جب تو اپنی دولت کے ہزاروں دعا گو دیکھے۔ تو خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کر

[2] اسواسطے کہ بہت سے لوگ تجھ سے اُمید رکھتے ہیں۔ اور تو کسیکے ہاتھ کو نہیں تکتا

بھلے بُرے لوگوں کے ساتھ نیکی کرنیکے بیان میں گفتگو

[3] احسان کی تھیلی پر گرہ نہ لگا۔ اس خیال سے کہ یہ مکر اور دھوکہ ہے اور دغا اور فریب

[4] وہ تفسیر جاننیوالا آدمی نقصان کرتا ہے۔ جو علم اور ادب روٹی کی عوض بیچتا ہے

[5] عقل اور شرع یہ حکم کرتی ہے۔ کہ عقلمند آدمی دین کو دنیا کے بدلے بیچدے

ولیکن تو بستاں کہ صاحب خرد ۔۔۔ زاراں فروشاں برغبت خرد

## حکایت عابد با شیاد شوخ چشم

زباندانے آمد بصاحبدلے ۔۔۔ کہ محکم فرو ماندہ ام در گلے
یکے سفلہ زادہ درم برمن ست ۔۔۔ کہ دانگے ازاں بر دلم وہ سن ست
ہمہ شب پریشاں ز وحال من ۔۔۔ ہمہ روز چوں سایہ پنہاں من
بگرداز سخنہائے خاطر پریش ۔۔۔ درونِ دلم چوں درخانہ ریش
خدایش مگر تا زمادر نزاد ۔۔۔ جز ایں دہ درم چیز دیگر نداد

ا لیکن تو خریدے کیونکہ عقلمند آدمی سستا بیچنے والوں سے خواہش کے ساتھ خریدتا ہے

ایک بیہودہ مکار کے ساتھ عابد کی حکایت

۲ ایک تیز زبان ایک صاحبدل کے پاس آیا۔ اور کہا کہ میں نہایت ہی کچھڑ میں پھنسا ہوا ہوں

۳ ایک کمینے کے دس پر دے میرے ذمہ ہیں کہ اُسکا ایک دانگ میرے اوپر بمنزلہ دس سیر کے ہے

۴ تمام رات اُس سے میرا حال پریشان (رہتا) ہے وہ ساکہ دن بھی کی طرح میرے پیچھے لگا رہتا ہے

۵ اُسنے دل کی پریشان کرنیوالی باتوں سے میرے دلکو گھر کے دروازہ کی طرح زخمی بنا دیا

۶ شاید جب سے خدا نے اُسے ماں سے پیدا کیا ان دس درموں کے سوا اور کچھ نہیں دیا ہے

| | |
|---|---|
| ندانستہ از دفتر دیں الف | نخواندہ بجز باب لا تنصرف |
| خور از کوہ یک روز سر بر نزد | کہ آں قلتباں حلقہ بر در نزد |
| در اندیشہ ام تا کدامم کریم | از آں سنگدل دست گیرد بسیم |
| شنیدم کہ آں سخن پیر فرخ نہاد | درستے دو در آستینش نہاد |
| زر افتاد در دست افسانہ گوئے | بروں رفت از آنجا چو زر تازہ روئے |
| یکے گفت شیخ ایں ندانی کہ کیست | بر و گر بمیرد نباید گریست |

۱ وہ جس کے دفتر میں سے الف بھی نہیں پڑھا جاتا (یعنی نحو کا بالکل نہیں جانتا)

۲ ایسا کسی نے بھی نہیں سنا ہے کہ آفتاب کوہ پر سے ایک روز کے لئے بھی نہ نکلا ہو۔ کہ اس پتھر دل کے گذر ہی نہ ہوتا ہو

۳ میں اس فکر میں ہوں کہ کوئی سخی جو مجھ پر ترس کھا کر اس بے رحم سے میرا پیچھا چھڑا دے

۴ مبارک ذات بڈھے نے جو یہ بات سنی تو دو اشرفیاں اسکی آستین میں رکھ دیں

۵ جب وہ مرا تو اس بیوہ کے ہاتھ روپیہ لگ گیا۔ تو سونے کی طرح تازہ رو وہاں سے نکلا

۶ ایک شخص نے کہا کہ اے شیخ تو جانتا ہے کہ یہ کون شخص ہے (یعنی ایسا ہے) اگر یہ مر جائے تو اسپر رونا نہ چاہیئے

گدائے کہ بر شیر نر زین نہید
ابو زید را اسپ فرزین نہید

بر آشفت عابد کہ خاموش باش
تو مرد و زباں نیستی گوش باش

اگر راست بود آنچہ پنداشتم
زخلق آبرویش نگہداشتم

اگر شوخ چشمے وسالوس کرد
الا تا نہ پنداری افسوس کرد

کہ خود را نگہداشتم آبروے
زدست چناں گربزیاوہ گوے

بدو نیک بذل کن سیم و زر
کہ ایں کسب خیر ست و آں دفع شر

۱۰

خنک آنکہ در صحبتِ عاقلاں | بیاموزد اخلاقِ صاحبدلاں
اگر عقل و رائیست تدبیر و ہوش | بعبرت کنی پندِ سعدی بگوش
کہ اعقل و بہ شیوہ ارد مقال | نہ در چشم و زلف و بناگوش و خال

## حکایت پدرِ ممسک و فرزندِ جوانمرد

یکے رفت و بنا از و یادگار | خلف نامد صاحبدل و ہوشیار
نہ چوں ممسکاں دست بر زر گرفت | چو آزادگاں بند از و بر گرفت
زر و ریش خالی نماند مے دمش | مسافر بمہمانسرائے اندرش

۱ بڑی جبین سے وہ شخص ہے جو ناصحوں کی صحبت میں بیٹھ کر بزرگوں کی سی نیک خصلتیں سیکھتا ہے
۲ اگر تدبیر میں عقل و تدبیر اور ہوش ہے تو سعدی کی نصیحت عزت سے سن
۳ اسلئے کہ وہ اکثر اسی میں گفتگو کرتا ہے بحثوں کی آنکھ اور زلف اور کنپٹی اور
۴ کنجوس باپ اور سخی بیٹے کی حکایت
۵ ایک شخص مرگیا اور مرنا میں اُس نے ایک بیٹا صاحبدل اور ہوشیار یادگار رہا
۶ مُٹھی بھینچنے کی طرح روپے پر ہاتھ نہ رکھا بلکہ آزادوں کی طرح اُس کو چھوڑ دیا
۷ اُسکا دروازہ فقیروں سے خالی نہ رہتا سارا اُسکی مہمانسرا میں موجود رہتے تھے

دلِ خویش و بیگانہ خورسند کرد
نہ ہمچوں پدر سیم و زر بند کرد

ملامت کنے گفتش اے بادوست
بیک رہ پریشاں کمن ہر چہ ہست

بسالے تواں خرمن اندوختن
بیکدم نہ مردی بود سوختن

چو در تنگدستی نداری شکیب
نگہدار وقتِ فراخی حسیب

## تمثیل

بدختر چہ خوش گفت با نیک زن
کہ روزِ نوا برگ سختی بنہ

ہمہ وقت پُر دار مشک و سبوے
کہ پیوستہ در دہ تواں یافت جوے

بدینا تواں آخرت یافتن
بزر پنجۂ دیو بر تافتن

---

۱؎ اپنوں و بیگانوں کا دل خوش رکھ۔ باپ کی طرح جانوری اور سونا قید کیا +

۲؎ ایک ملامت کرنے والے نے آسے کہا اے فضول خرچ جو کچھ تیرے پاس ہے ایکبارگی خراب مت کر

۳؎ سال بھر میں کھیان جمع کرتے ہیں اسے دم بھر میں جلا دینا کچھ بہادری نہیں +

۴؎ جب تو مفلسی میں صبر نہیں کر سکتا تو آسودگی کے وقت حساب کو نگہ رکھ

مثال

۵؎ گائوں کی چودھراین نے رانی سے کیا اچھی بات کہی کہ مال کی کثرت کے دن سنبھلے کہ دکھا سنا رکھ چھوڑے

۶؎ ہر وقت مکھیں اور مچھے بھرے کہ سراسر کے ہمیشہ گائوں نہ ندی جاری نہیں رہتی

۷؎ روپیہ سے بہشت حاصل کر سکتے ہیں مگر روپیہ کا پنجہ مروڑ سکتے ہیں +

| | |
|---|---|
| زدست تہی بر نیاید اُمید | بزر بر کنی چشم دیو سپید |
| وگر ہر چہ داری بکف بر نہی | کہ وقتِ حاجت بماند تہی |
| گدایاں بسعی تو ہرگز قوی | نگردند و ترسم تو لاغر شوی |

## باز آمدم بحکایت فرزند خلف

| | |
|---|---|
| چو منّاعِ خیر ایں حکایت بگفت | ز غیرت جوانمرد ما رگ نخفت |
| پراگندہ دل گفت ازاں عیب جوی | بر آشفت و گفت اے پراگندہ گوے |

۱ خالی ہاتھ سے اُمید پوری نہیں ہوتی اور اگر روپیہ سے تو دیو سپید کی آنکھ نہیں نکال سکتے

۲ اور اگر تو کچھ تدبیر بھی کرتا ہے تو وہ لوگوں کے ہاتھ پر رکھدے گا تو تیرا ہاتھ ضرورت کے وقت خالی رہ جائیگا

۳ فقیر لوگ تیری کوشش سے کبھی دولتمند نہ بنینگے اور میں تو یہ ہوں کہ تو نکما رہ جائیگا

بس سیدھا راستہ کی طرف پھر آ جا

۴ جب نیکی سے روکنے والے نے یہ بات کہی۔ تو جوانمرد غیرت کے سبب اس کام سے باز رہا دل

۵ اس عیب کی بات سے وہ بہت ناخوش ہوا۔ اور خفا ہو کر کہا کہ اے بیہودہ بکنے والے!

مراد ستگاہے کہ پیرامن است | پدر گفت میراث جد من است
نہ ایشاں بخجت نگہداشتند | بخجت ہمی زند و بگذاشتند
بدستم بفتاد مال پدر | کہ بعد از من افتد بدست پسر
ہماں بہ کہ امروز مردِ غیور | کہ فردا پس از من بہ یغما برد
خورد و پوش و بخشا و رحمت بساز | نگہ مے چداری ز بہر کسا
برند از جہاں با خود اصحاب را | فرو مایہ ماند بجا بجا

۱ مال و دولت جو میرے پاس ہے میرا باپ کہتا تھا کہ میرے دادا کی میراث ہے +
۲ کیا اُنہوں نے مجھ سی اُس دولت کو بچا کر نہیں رکھا آخر حسرت ہی میں مرگئے اور چھوڑ گئے
۳ میرے باپ کا مال میرے ہاتھ آیا۔ میرے بعد میرے بیٹے کے ہاتھ لگیگا
۴ یہی بہتر ہے کہ آج لوگ کہا ئیں نہ کل کو میرے بعد اوروارث لوٹ لیجا ئینگے
۵ آپ کھا اور پہن اور لوگوں کو دے اور آرام پہنچا۔ تو لوگوں کے واسطے کیوں جوڑ جوڑ کر رکھتا ہے
۶ عقلمند جہاں سے اپنے ساتھ دولت لیجاتے ہیں (اور) کمینہ حسرت سے یہیں چھوڑ جاتا ہے

زر و نعمت اکنون بدہ کان تست | کہ بعد از تو بیروں ز فرمان تست
بدنیا توانی کہ عقبے خری | بجز جان من ورنہ حسرت بری

## حکایت اندر راحت رسانیدن ہمسایگان

بزاریدہ وقتے زنے پیش شوے | کہ دیگر مخر ناں ز خباز کوے
بیا زار گندم فروشاں گرائے | کہ ایں جو فروشست و گندم نمائے
نہ از مشتری کاز دحام مگس | بیک ہفتہ ریشش ندیدست کس
بدلداری آں مرد صاحب بیاں | بزن گفت کائے روشنائی لساں

۱ روپیہ اور دولت ابد تک کہ تیری ملک ہے۔ کیونکہ تیرے بعد تیرے حکم سے باہر ہو جاتا ہے
۲ تو دنیا کے بدلے آخرت کو خرید سکتا ہے۔ اے میرے جان خرید لے اور نہیں تو پہنچا نہ سکیگا

## پڑوسیوں کو آرام پہنچانے کے بیان میں کہانی

۳ ایک دن ایک عورت نے اپنے فاقہ مند ہمسایہ کی شکایت کی۔ کہ پہر اس گلی کے بھٹیارے سے رو
۴ گیہوں کی روٹی بیچنے والوں کے بازار میں جا۔ کیونکہ یہ بھٹیارہ تو جو کی روٹی بیچنے والا ہے
۵ خریدار دیکھنے سے نہیں بلکہ کھانے سے۔ ایک ہفتہ ہوا کسینے اسکی شکل نہیں دیکھی
۶ اُس نیک خو مرد نے دلداری کی سادہ۔ عورت سے کہا کہ اے دانا موافقت کر

| | |
|---|---|
| بامید ما کلبہ اینجا گرفت | نہ مردی بود نفخ زو وا گرفت |
| رہِ نیکرداں آزادہ گیر | چو استادۂ دستِ افتادہ گیر |
| ببخشائے کا تا نکہ مرد حق اند | خریدارِ دکانِ بے رونق اند |
| جوانمرد گر راست خواہی ولیست | کرم پیشۂ شاہِ مرداں علیست |

## حکایت

| | |
|---|---|
| شنیدم کہ مے رفت براہِ حجاز | بہر خطوہ کردے دو رکعت نماز |
| چناں گرم رو در طریقِ خدائے | کہ خارِ مغیلاں نکندے ز پائے |

۱؎ اس پر چلتا رہے ۲؎ ہماری امید یہاں کان کھولی ہے۔ کسے نفع نہ ہوئے دنیا جوانمردی نہیں
۳؎ آزادہ نیکردوں کا رہنما اختیار کر جب تو کھڑا ہے تو گرے ہوؤں کا ہاتھ پکڑ
۴؎ بخشش کر کہ تو نکو جو لوگ خدا کے مرد ہیں وہ بے رونق دکان کے خریدار ہیں
۵؎ اگر تو سچ پوچھے تو سخی آدمی خدا کا دوست ہے سخاوت ولیوں کی صفت ہے حضرت علی کا شیوہ ہے

## کہانی

۶؎ یمن نے سنا کہ ایک مرد حجاز کے راستے میں ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتا ہے
۷؎ خدا کے راستے میں ایسا تیز رفتار (تھا) کہ کیکر کے کانٹے تک بھی اپنے پاؤں سے نہ نکالتا تھا

به آخر زوسواسِ خاطر پریش
پسند آمدش در نظر کارِ خویش

به تلبیسِ ابلیس در چاہ رفت
کہ کنعاں ازیں سخ بتر راہ رفت

گرشِ رحمتِ حق نہ دریافتے
غرورش سرِ از جادہ برتافتے

یکے ہاتف از غیب آوازداد
کہ اے نیکبخت مبارک نہاد

بلند آرگرطاعتے کردۂ
کہ نزلے بدیں حضرت آوردۂ

باحسانے آسودہ کردن دلے
بہ از الف رکعت بہر منزلے

## حکایت

۱ آخر دل کی پریشان کرنیوالے شیطانی وسوسوں سے۔ اپنا کار اُسکی نظر میں پسند آیا +

۲ شیطان کے اس مکر سے گمراہی کے کنوئیں میں گرا۔ کہ اسنے خیال کیا کہ اس سے اچھا اور کوئی

۳ اگر خدا کی رحمت اُسکی خبر گیر نہ ہوئی۔ تو غرور اسکا سر راستہ سے پھیر دیتا +

۴ ایک فرشتہ نے غیب سے یہ آواز دی۔ کہ اے نیکبخت مبارک ذات +

۵ اگر تو نے خدا کی بندگی کی ہو تو یہ گمان مت کر۔ کہ تو اس درگاہ میں کچھ تحفہ لایا ہے +

۶ احسان سے کسی دل کو خوش کرنا۔ ہر منزل پر ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے +

بشنگ سلطان چنیں گفت زن — کہ خیرے مبارک در رزق زن

برو تا ز خوانت نصیبے دہند — کہ فرزندگانت بسجنی درند

بگفتا بود مطبخ امروز سرد — کہ سلطان شب نیت روزہ کرد

زن زنا امیدی سر اندر کشید — ہمیگفت با خود دل از فاقہ ریش

کہ سلطان ازیں روزہ آیا چہ خواست — کہ افطار او عید طفلان ماست

خورندہ کہ خیرش بر آید ز دست — بہ از صائم الدہر دنیا پرست

ملہ بادشاہ کے سپاہی کو اُسکی عورت نے یہ کہا۔ کہ اے مبارک اُٹھ اور رزق کا دروازہ کھٹکھٹا

ملہ (بادشاہ کے ہاں) کہ تجکو بھی خوان سے حصہ ملیں کیونکہ تیرے ننھے ننھے بال بچے بھوکے ہیں

ملہ اُسنے کہا کہ آج تو باورچیخانہ ٹھنڈا ہوگا۔ کیونکہ بادشاہ نے نفلی روزے کی نیت کی تھی

ملہ عورت نے نا امیدی سے سر جھکایا۔ اپنے دل میں کہتی تھی اور دل داغ کے سبب نڈھال تھا

ملہ کہ بادشاہ نے اِس روزے سے کیا فائدہ حاصل کیا کیونکہ اُسکا روزہ کھولنا ہمارے لڑکوں کی عید ہے

ملہ جو کھانا نیاز لاکر اُسکے ہاتھ سے نیکی ہو وہ بارہ مہینے کے روزے رکھنے والے کنجوس سے اچھا ہے

| | |
|---|---|
| مسلم کسے را بود روزہ داشت | کہ درماندۂ را دہد نان چاشت |
| وگرنہ چہ حاجت کہ زحمت بری | زخود باز گیری و ہم خود خوری |
| خیالاتِ نادان خلوت نشیں | بہم برکند عاقبت کفر و دیں |
| صفا ہست در آب و آئینہ نیز | ولیکن صفا را بباید تمیز |

## حکایت کریم تنگدست با سائل

| | |
|---|---|
| یکے را کرم بود و قوت نبود | کفافش بقدرِ مروت نبود |

۱؎ اُس شخص کو روزہ رکھنا درست ہے۔ جو کوئی دوپہر کا کھانا کسی محتاج کو دیدے

۲؎ اور تمہیں تو کیا ضرور ہے کہ تو (بھوکا اور پیاس کی) تکلیف اُٹھائے۔ { اپنے ہی سے بچائے اور پھر آپ ہی کھا جائے +

۳؎ جاہل گو شہ نشین کے خیالات۔ آخر کو کفر اور دین کو بلا ڈبو دیتے ہیں +

۴؎ پانی میں بھی صفائی ہے اور شیشے میں بھی لیکن صفائی کو تمیز چاہیے +

## تنگدست سخی اور مفلس کی کہانی

۵؎ ایک شخص میں سخاوت تھی اور مقدور نہ تھا۔ اُسکی آمدنی سخاوت کے اندازہ کو نہ پہنچتی تھی

| | |
|---|---|
| کہ سفلہ خداوندِ ہستی مباد[1] | جوانمرد را تنگدستی مباد |
| کسے را کہ ہمت بلند اوفتد[2] | مرادش کم اندر کمند اوفتد |
| چو سیلاب یزداں کہ بر کوہسار[3] | نگیرد ہے بر بلندی قرار |
| نہ در خورد سرمایہ کردی کرم[4] | تنک پایہ بودے ازیں لاجرم |
| برش تنگدستے دو حرفے نوشت[5] | کہ اے خوبی جام فرخ سرشت |
| یکے دست گیرم بچندے درم[6] | کہ چند است تا من نداں درم |

[1] خدا کرے کمینہ دولت مند نہو۔ اور سچی آدمی کو تنگدستی نہو۔

[2] جس شخص کی ہمت بلند ہوتی ہے۔ اسکی مراد حاصل نہیں ہوتی یا جلد حاصل ہو جاتی ہے

[3] سخی کے پاس روپیہ نہیں ٹھہرتا بھتے رہ کیطرح۔ کہ وہ پہاڑ کی بلندی پہ نہیں ٹھہرتا

[4] اپنے مقدور کے موافق سخاوت نہیں کیا کرتا تھا۔ اسی سبب سے ہمیشہ تنگدست رہا کرتا تھا

[5] ایک تنگدست نے اسکے پاس یہ دو حرف لکھے۔ کہ اے نیک انجام اور مبارک پیدائش

[6] چند روپے سے میری مدد کر۔ اسواسطے کہ چند روز سے میں قید خانہ میں ہوں

بچشمم اندرم قدر چیزے نبود
ولیکن بدستش شپیزے نبود

بخندان بندی فرستادمرد
کہ اے نیکنامان آزادمرد

بدادند چندے کہ از دانش
وگر میگریزد ضمان بر منش

وزانجا بزندان درآمد کہ خیز
وزیں شہر تا پائے داری گریز

چو کنجشک باز دید از قفس
قرارش نبود اندراں یک نفس

چو باد صبا آں زمیں سیر کرد
نہ سیرے کہ بادش رسیدے بگرد

لہ اُسکی آنکھ میں کسی چیز کی قدر نہ تھی۔ اور لیکن اُسوقت اُسکے ہاتھ میں ایک چڑیا بھی

لہ قید خانہ کے نگہبانوں کے پاس آدمی بھیجا۔ کہ اے نیکنام آزاد مرد +

لہ چند روز اسکے دامن سے دست بردار ہو جاؤ۔ اور اگر یہ بھاگ جائے تو اُسکی ضمانت میرے ذمہ ہے

لہ اور وہاں سے قید خانہ میں آکر اُس سے کہدیا کہ اُٹھ۔ اور جہانتک تو بھاگ سکتا ہے اُس شہر سے بھاگ جا

لہ جب چڑیا نے پنجرہ کا دروازہ کھلا دیکھا۔ تو ایک دم اُسکے اندر اُسکو قرار نہ ہوا +

لہ باد صبا کیطرح اُس جگہ سے نکل گیا۔ ایسا گیا کہ ہوا بھی اُسکی گرد کو نہ پہنچی +

گرفتند حالی جوانمرد را — که حاضر بکن سیم یا مرد را
زبیچارگی راہ زنداں گرفت — کہ مرغ از قفس رفتہ تواں گرفت
شنیدم کہ در حبس چندے بماند — نہ رقعہ نبشت و نہ فریاد خواند
زمانہا بنالید سوز و بشہا بخفت — برو پارسائے گزر کرد و گفت
نہ پندارمت مالِ مردم خوری — چہ پیش آمدت تا بزنداں دری

[1] اُنہوں نے اُسیوقت اُس سخی کو پکڑ لیا۔ یا تو مرد کو حاضر کر یا رو پیہ دے

[2] ناچار ہوکر اُس سخی نے قید خانہ کا راستہ لیا۔ کیونکہ پنجرے سے اُڑے ہوئے جانور کو کوئی نہیں پکڑ سکتا +

[3] تین نے سنا کہ عرصہ تک وہ قید خانہ میں رہا۔ نہ تو اُس نے کسی کو خط لکھا اور نہ فریاد کی

[4] مدتوں آرام پایا اور راتوں نے سویا۔ اُسکے پاس ایک پارسا آنکلا اور کہا

[5] میں تو گمان نہیں کرتا کہ تو لوگوں کا مال کھاتا ہو۔ تجھے کیا ہوا جو تو قید خانہ میں قید ہے

بگفتا کہ ہاں اے مبارک نفس[1]
نخوردم بحیلت گرِ مالِ کس

یکے ناتواں دیدم از بندِ ریش[2]
خلاصش ندیدم بجز بندِ خویش

ندیدم ہنرور یکے دانش پسند[3]
من آسودہ و دیگرے پائے بند

بمرد آخر و نیکنامی ببرد[4]
نہ ہے زندگانی کہ نامش نمرد

تنِ زندہ دل خفتہ در زیرِ گل[5]
بہ از عالمے زندہ مردہ دل

دلِ زندہ ہرگز نگردد ہلاک[6]
تنِ زندہ دل گر بمیرد چہ باک

[1] اس یحییٰ نے کہا کہ ہاں اے مبارک نفس۔ بیشک میں نے کسیکا مال ناحق نہیں کھایا

[2] لیکن میں نے ایک غریب کو قید سے زخمی دیکھا۔ اور اسکا چھٹکارا اپنی قید کے سوا نہ دیکھا

[3] یعنی عقل کے نزدیک ساری خلق کو اچھا نہ سمجھا کہ یہ تو کام سے اور وہ سر اپا قید میں رہے

[4] آخر مر گیا اور نیکنامی کما لیگیا۔ جینے زندگی نہیں کہ اسکا نام نہ مرے

[5] یعنی زندہ دل کا وجود مٹی کے نیچے سویا ہوا مردہ دل جیتوں کے ایک جان سے بہتر ہے

[6] زندہ دل کبھی نہیں مرتا۔ اگر زندہ دل کا جسم مرجائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے +

## حکایت در معنی احسان با خلق بند

یکے در بیاباں سگے تشنہ یافت
بروں از رمق در حیاتش نتافت

کلہ دلو کرد آں لبندیدہ کیش
چو جیل اندر آں لبتہ دستار خویش

بجذمت میاں بست و بازو کشاد
سگِ تواں را مے آب داد

خبر داد پیغمبر از حالِ مرد
کہ دادور گناہانِ او عفو کرد

اگر جفا کاری اندیشہ کن
کرم پیش گیر و وفا پیشہ کن

کسے با سگے نیکوئی گم نکرد
کجا گم کند خیر با نیک مرد

خلقت کے احسان کرنیکے بیان میں کہانی

ایک شخص نے جنگل میں ایک پیاسا کتا دیکھا۔ اُسکی زندگی میں ایک سانس سے زیادہ نہ پایا

اُس پسندیدہ مذہب نے اپنی کلاہ کو دول بنایا۔ اور اُسمیں سی کی جگہ اپنی پگڑی باندھی +

خدمت کے واسطے کمر باندھی اور آستینیں چڑھا کر۔ غریب کتے کو ایک گھونٹ پانی پلایا

پیغمبر نے اُس مرد کے حال کی خبر دی۔ کہ خدا نے اُسکے گناہ معاف کر دیئے +

خبردار اگر تو ظالم ہے تو اندیشہ کر بخشش اختیار کر اور وفا کو پیشہ بنا +

جب کسی نے کتے کے ساتھ نیکی کر کے ضایع نہ کی۔ تو نیکو کے ساتھ نیکی کر کے کہاں کھوویگا +

| | |
|---|---|
| کرم کن چناں کت برآید درست | جہانباں درخیر پرکش لبست |
| گرت دربیاباں بناشد چہے | چراغے بنہ درزیارت گہے |
| بقنطار زر بخش کاون گنج | بپنجد انکہ دنیا بے ازدست رنج |
| بردہر کسے بار درخور وزور | گرانست پائے منہ پیش مور |
| تو باخلق نیکی کن اے نیکبخت | کہ فردا نگیرد خدا بر تو سخت |
| گر از پادر آید نماند اسیر | کہ افتادگانرا بود دستگیر |

۱ جیسی تیری حاجت ہو سکے ویسی کر کیونکہ خدا نیکی کا ذرا بھی بدلہ نہیں رکھتا

۲ اگر جنگل میں کوئی تیرا کنواں کھدوایا ہوا نہیں کسی زیارتگاہ میں ایک چراغ ہی روشن کر رکھ دے

۳ پڑے بھر کر خزانہ میں سے روپے خیرات کر لیکن اتنا تو ضرور بخش کہ محنت کا ایک ذرہ بھی ضائع نہ جائے

۴ ہر شخص اپنے زور کے موافق بوجھ اٹھاتا ہے چیونٹی کے زور کو ٹڈی کا پانو بھی سہار رہی ہے

۵ اے نیکبخت تو خلقت کے ساتھ اب نیکی کر تا کہ قیامت میں خدا تیرے پر سختی نہ کرے

۶ اگر تو عاجز ہو تو ایسی حالت میں شرمندہ نہیں رہتا۔ جو شخص عاجزوں کا مددگار رہتا ہے

| | |
|---|---|
| بفرمود کوتہ نظر تا غلام[1] | برانداش بنجواری و زجر تمام |
| بنا کردِ شکرِ بروردگار[2] | شنیدم کہ برگشت ازو روزگار |
| بزرگیش سر در تباہی نہاد[3] | عطارد قلم در سیاہی نہاد |
| شقاوت بر بنیہ نشاندش چو سیر[4] | نہ بارش ہا کردونے بارگیر |
| نشاندش قضا بر سر افتادہ خاک[5] | مشعبد صفت کیسہ و دست پاک |
| سراپائے حالش دگرگونہ گشت[6] | بریں ماجرا مدتے برگزشت |

[1] اُس کو نہ نظر اٹھا کر دیکھا حکم دیا کہ سائل کو نکالو تو غلام نے جھڑکی اور خواری کے ساتھ نکالدیا +
[2] میں نے شکر کیا کہ خدا کی ناشکری کے سبب اُس کا زمانہ پلٹ گیا +
[3] اُسکی بزرگی نے تباہی میں سر رکھا عطارد نے اُسکے نصیب میں بدبختی کی سیاہی لکھدی +
[4] بدبختی نے اُسکو لوہے کی طرح ننگا ٹھہرا دیا۔ نہ تو اُسکے پاس سامان جمع پایا اور نہ اسباب اکٹھا کرنے کی طاقت +
[5] قضا نے اُسکے سر پر فاقہ کی خاک جھاڑی۔ نٹ کی طرح اُسکا دامن اور کیسہ صاف ہو گیا +
[6] اُسکا تمام حال اُلٹ پلٹ ہو گیا۔ اِس حال پر ایک عرصہ گزر گیا +

غلامش بدست کسے فتاد
تو انگر دلِ دوست روشن نہاد

بدیدار مسکین آشفتہ حال
چناں شاد بود کہ مسکین بمال

شبانگہ یکے بر درش لقمہ جست
ز سختی کشیدن قد مہاش سست

بفرمود صاحب نظر بندہ را
کہ خوشنود کن مرد خواہندہ را

چو نزدیک آں مدبر خواجہ باز
عیاں کرد اشکش بدیباچہ راز

۱ اُسکا غلام ایک بیرحمی کے ہاتھ گرفتار ہوگیا کہ وہ بیدل اور ہاتھ کا دولتمند اور روشن ضمیر تھا

۲ وہ بیچارہ مسکین پریشان حال اُسکو دیکھکر ایسا خوش ہوا جیسا مسکین دولت سے

۳ رات کے وقت ایک فقیر نے اُسکے دروازے پر سوال کیا کہ فاقہ کی سختی کہنچنے سے اُسکے پاؤں سست تھے

۴ پر رکھنے والے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اس مانگنے والے آدمی کو کھانا دیکر خوش کر

۵ جب وہ غلام اُس فقیر کے پاس سفرہ پر کھانا لیگیا تو بے اختیار ہوکر اُسنے ایک آہ زاری

۶ جب اپنے مالک کے پاس پھر آیا۔ تو اُسکے آنسوؤں نے رخسارہ پر پھیلکر راز کو ظاہر کردیا ؛

| | |
|---|---|
| پرسیدش[1] سالارِ فرخندہ خوے | کہ اشکت چو رکہ آمد بروے |
| بگفت اندرونم بشوریدہ بخت | براحوالِ ایں پیرِ شوریدہ بخت |
| کہ مملوکِ وے بودم اندر قدیم | خداوندا املاک و اسباب و سیم |
| چو کوتاہ شد دستش از عز و ناز | کند دست خواہش بدرہا دراز |
| بخندید[2] و گفت اے پسر جور نیست | ستم بر کسِ از گردشِ دور نیست |
| نہ آں تند خویست بازارگاں | کہ بردی سر از کبر بر آسماں |

[1] مبارک خوشدار نے پوچھا کہ یہ آنسو تیرے رخسار پر کس کے ظلم سے جاری ہوئے۔

[2] اُس نے کہا کہ میرا دل اس بدنصیب بڈھے کی حالت سے بہت ہی پریشان ہوا

[3] اسواسطے کہ میں پہلے اُسکا غلام تھا (اور یہ) جائداد اور روپے پیسے اور اسباب لایا تھا

[4] اب جو اُسکا ہاتھ عزت اور فخر سے چھوٹا ہو گیا تو نا چار لوگوں کے دروازہ پر خواہش کا ہاتھ پھیلاتا ہے

[5] اُس امیر نے ہنسکر کہا کہ اے لڑکے یہ ظلم نہیں ہے۔ زمانہ کی گردش سے تو کسی پر بھی ظلم نہیں ہوتا

[6] کیا یہ بھی تند خو سوداگر نہیں ہے جو غرور کے سبب سے اپنا سر آسمان پر خیال کرتا تھا

من آنم کہ آں روزم از در براند
بروزِ نشد دورِ گیتی نشاند

نگہ کرد باز آسماں سوے من
فروشست گردِ غم از روے من

خدا را بحکمت بہ بندد درے
کشاید بفضل و کرم دیگرے

بسا مفلس بینوا سیر شد
بسا کارِ منعم زبر زیر شد

## حکایت

یکے شیرتِ نیکمرداں شنو
اگر نیکمردی و پاکیزہ روے

کہ غسلی زحانوت گندم فروش
بدہ بردابنان گندم بدوش

۱؎ اور میں وہی ہوں کہ اس دن مجھے اس دروازہ سے نکالا تھا اب زمانہ کی گردش نے اسکو میرے در پر بھیجا

۲؎ پھر آسمان نے میری طرف مہربانی کی نظر کی اور وہ غم کی گرد میرے چہرے سے دھو ڈالی

۳؎ خدا بیقانی اپنی حکمت سے کوئی دروازہ بند کر دیتا ہے تو اپنے فضل و کرم سے دوسرا کھول دیتا ہے

۴؎ بہت دفعہ (اتفاق ہوا ہے) کہ بے ساماں مفلس امیر بن گیا اور اکثر مرتبہ مالدار کا کام خراب ہو گیا

۵؎ خدا نیکردوں کی صحبت کا حال سن - اگر تو بھلا آدمی اور نیک چلن ہے

۶؎ کہ غسلی گیہوں بیچنے والے کی دکان سے گیہوں کی بھری ہوئی بوری مذہوں پر اٹھا کر اپنے کاندھوں

نگہ کرد مورے در آں غلہ دید
کہ گشتہ از ہر طرف میدوید

ز رحمت بر و شب بنا رست خفت
جہاندای خود باز شش آورد گفت

مروت بنا شد کہ ایں مور ریش
پراگندہ گردانم از جائے خویش

درون پراگندگاں جمع دار
کہ جمعیتت باشد از روزگار

چہ خوش گفت در وسی پاکزات
کہ رحمت بر آں تربت پاک باد

میازار موریے کہ دانہ کش است
کہ جان دارد و جان شیریں خوش است

۱ وہاں جا کر جو جنبال کی تو اُس اناج میں ایک چیونٹی دیکھی کہ وہ پریشان ہر طرف دوڑتی پھرتی تھی
۲ اُسپر رحم کرنے کے سبب نام رائے نکو نیند نامی - اُسکی جگہ پر پھیرا لایا اور کہا کہ
۳ یہ جوامردی نہیں ہے کہ اُسکو میں چیونٹی کو میں اُسکی جگہ سے پریشان کردوں
۴ پراگندہ دل کے دلکو تو جمع رکھ - تاکہ تجھے جمعیت زمانہ سے حاصل ہو +
۵ پاک پیدائش فردوسی نے کیا اچھی بات کہی ہے کہ اُسکی پاک قبر پر ہمیشہ رحمت ہو
۶ دانہ چننے والی چیونٹی کو بھی مت ستا کیونکہ وہ بھی جان رکھتی ہے اور جان شیریں سب کو پیاری ہے

سیہ اندروں باشد و سنگ دل — کہ خواہد کہ مورے شود تنگ دل

مزن بر سرِ ناتواں دستِ زور — کہ روزے بپایش درافتی چو مور

نہ بخشید بر حالِ پروانہ شمع — نگہ کن کہ چوں سوخت دیدش جمع

گر فہم زنا تواں تربے است — توانا تراز تو ہم آخر کسے است

## گفتار در طریق تسخیر مردم باخلاق و کرم

بخش اے پسر کآدمی زادہ صید — باحساں تواں کرد وحشی بقید

۱ وہ بڑا ہی سنگدل اور بے رحم ہے جو یہ چاہے کہ ایک چیونٹی بھی تنگدل ہو

۲ کمزور کے سر پر زور کا ہاتھ نہ مار ایسا ہو تو کسی دن چیونٹی کی طرح اُسکے پاؤں تلے دبا جائے

۳ شمع نے پروانے کے حال پر رحم نہیں کیا تو دیکھ کہ کس طرح جلکر اُسکے سامنے محو ہو گئی

۴ میں نے مانا کہ تو بہت سے لوگ تجھ سے کمزور ہیں۔ آخر تجھ سے زور آور بھی تو کوئی ہوگا

خوش خلقی اور سخاوت سے لوگوں کے دل بنانے کے طریقے میں گفتگو

۵ اے لڑکے بخشش کر کیونکہ آدمی کو تو احسان سے اور جنگلی جانور کو رسی سے قابو میں کر سکتے ہیں

| | |
|---|---|
| ۱ عدو را بالطاف گردن بہ بند | کہ نتواں بریدن بہ تیغ ایں کمند |
| ۲ چو دشمن کرم بنمید و لطف وجود | بنالید دگر خبث از و در وجود |
| ۳ مکن بدکہ بدبینی از یار نیک | نہ روید ز تخم بدی بار نیک |
| ۴ چو با دوست دشوار گیری و تنگ | نخواہد کہ بنمید ترا نقش و رنگ |
| ۵ وگر خواجہ با دشمناں نیکخوست | بسے بر نیاید کہ گردند دوست |

## حکایت در معنی صید کردن دلہا باحسان

| | |
|---|---|
| ۶ برہ در یکے بیتم آمد جواں | بتگ در پیش گوسفندے دواں |

۱ عدو دشمن کی گردن مہربانی سے باندھ۔ اس واسطے کہ اس رسی کو تلوار سے بھی نہیں کاٹ سکتے

۲ جب دشمن سخاوت اور مہربانی اور بخشش دیکھے گا۔ تو تجھ اس سے کبھی برائی نہ ہوسکیگی ۳

۳ تو کسیکے ساتھ بدی مت کر اس واسطے کہ تو اپنے نیک یار سے بھی بدی دیکھیگا۔ بُرے بیج میں

۴ جب تو دوست سے سختی اور تنگی کریگا۔ تو وہ بھی تیری شکل و صورت نہیں دیکھنا چاہیگا

۵ اور اگر خواجہ دشمنوں کے ساتھ بھی نیکی ہے۔ تو بہت مدت نہ گذرنے پائیگی کہ وہ دوست بنجائینگے

احسان سے لوگوں کے دلوں کے مطیع بنانیکے بیان میں حکایت ۶

۶ رستے میں ایک جوان میرے سامنے آیا۔ کہ ایک بکری کا بچہ اُسکے پیچھے دوڑا جاتا تھا

| | |
|---|---|
| ۱ بدو گفتم ایں لیسیانست و بند | کہ مے آرد اندر پئے گوسفند |
| ۲ سبک طوق و زنجیر از و باز کرد | چپ و راست بیدن آغاز کرد |
| ۳ برہ در پئش ہیجاں مید و مید | کہ جو خوردہ بود از کف مرد خید |
| ۴ چو باز آمد از عیش و بازی بجائے | مرادید و گفت اے خداوند رائے |
| ۵ نہ ایں لیسیاں مے برد با منش | کہ احساں کمندیست در گردنش |
| ۶ بلطفے کہ دید است پیل دماں | نیارد ہمے حملہ بر پیلباں |

۱ میں نے اُس جوان سے کہا یہ رسی اور قید ہے - جو بکری کو تیرے پیچھے لاتی ہے +

۲ اُس جوان نے جھٹ اُسکا طوق اور زنجیر کھول ڈالا - اور آپ بائیں دہنی بائیں دوڑنا شروع کیا

۳ بکری کا بچہ اسیطرح اُسکے پیچھے دوڑتا رہا - اس واسطے کہ اُس نے جوان کے ہاتھ سے خوب کھایا

۴ جب کھیل کھلا چکا تو وہ اپنی جگہ آیا - تو اُس نے میری طرف دیکھکر کہا کہ اے عقلمند +

۵ اسکو یہ رسی ہیر سکے ہاتھ نہیں لیجاتی - بلکہ احسان کی رسی اُسکی گردن میں ہے +

۶ اُس مہربانی کے سبب جو مست ہاتھی نے دیکھی ہے - وہ ہاتھی بان پر حملہ نہیں کرتا

بداں را نوازش کن اے نیکمرد
کہ سگ پاس دار د چو نان نخورد

بر آں مرد کند ہست دندانِ یز
کہ مالد زباں بر پنیرش دو روز

## حکایت روباہ و درویش

یکے روبہے دید بے دست و پائے
فرو ماندہ در صنع لطفِ خدائے

کہ چوں زندگانی بسر میبرد
بدیں دست و پا از کجا میخورد

دریں بود درویش شوریدہ رنگ
کہ شیرے در آمد شغالے بچنگ

۱ اے نیکمرد بدوں پر نوازش کن کہ کیونکہ جب کتا تیری روٹی کھاتا ہے تو حفاظت کرتا ہے
۲ پیٹھ کے داغنے سے آدمی پہچانتا ہے جسکے پنیر پر اُس نے دو دن بھی زبان ملی ہو
لومڑی اور درویش کی حکایت
۳ ایک شخص ایک شل لومڑی کو دیکھکر خدا تعالیٰ کی کاریگری اور مہربانی میں متعجب ہوا
۴ کہ یہ لومڑی کس طرح زندگی بسر کرتی ہے۔ ان ہاتھ پاؤں سے کہاں سے کھاتی ہے
۵ پریشان درویش اس حال میں حیران تھا کہ یکایک شیر گیدڑ کو پنجے میں پکڑے ہوئے آیا

| | |
|---|---|
| شغالے[1] نگوں بختے را شیر خورد | بماند اپنجہ روباہ از و سیر خورد |
| دگر روز[2] باز اتفاقے فتاد | کہ روزی رسان قوت روزش داد |
| یقیں[3] مرد را دیدہ بینندہ کرد | شد و تیکہ بر آفرینندہ کرد |
| کزیں[4] پس بکنجے نشینم چو موش | کہ روزی نخورند پیلاں بزور |
| زنخداں[5] فرو برد چندیں بجیب | کہ بخشندہ روزی فرستد بغیب |
| نہ بیگانہ تیمار خورد نہ دوست[6] | چو چنگش رگ استخواں ماند و پوست |

[1] بدنصیب گیدڑ نے شیر کا کھایا جو کچھ بچا اُس سے لومڑی نے پیٹ بھر کر کھایا

[2] دوسرے دن پھر ایسا ہی اتفاق ہوا کہ خدا تعالیٰ نے دن کا کھانا اُسکو پہنچایا

[3] یقین نے مرد کی آنکھیں روشن کر دیں وہ ہاں سے ٹکا نہ ہلا اور خدا پر بھروسہ کیا

[4] اور دل میں کہا کہ میں آج سے چیونٹی کی طرح کونے میں بیٹھ رہونگا کیونکہ ہاتھیوں نے زور

[5] کچھ عرصہ گریبان میں سر جھکائے بیٹھا رہا تاکہ خدا تعالیٰ غیب سے روزی بھیجے

[6] نہ بیگانہ نے اُسکا غم کھایا نہ دوست نے چونکہ اُسکی رگیں اور ہڈیاں ہی رہ گئی تھیں

چو شیر ش نماز ضعیفی و هوش
زدیوار محرابش آمد بگوش

برو شیر درنده باش اے دغل
بیندازخود را چو روباہ شل

چناں سعی کن کز تو ماند چو شیر
چو روبہ چہ باشی بوا ماندہ سیر

چو شیراں کرا گردن فربہ است
گر افتد چو روبہ سگ لاغر ہے

بچنگ آر دبا دیگراں نوش کن
نہ بر فضلہ دیگراں گوش کن

بخور تا توانی بباز وے خویش
کہ سعیت بود در ترازوے خویش

---

۱ جب بے طاقتی سے اسے اسکا صیاد بیہوش نزا۔ تو مسجد کی دیوار سے اسکے کانیں آواز آئی

۲ اے مکار روباہ اور پھاڑنیوالا شیر بن۔ یعنی لومڑی کی طرح اپنے آپ کو نہ گرا +

۳ ایسی کوشش کر کہ تجھ سے شیر کی طرح بچے۔ تو لومڑی کی طرح جھپٹنے سے کیا پیٹ بھرتا ہے

۴ جس شخص کی گردن شیروں کی سی موٹی ہے۔ اگر وہ لومڑی کی طرح گر پڑے تو اس کے ہاڈی اٹھا

۵ کما اور غیر ہوں کو بانٹ کر کھا۔ اور اوں کے جھوٹے پر نظر نہ کر +

۶ جہانتک ہو سکے اپنے بازو سے کما کر کھا کیونکہ تیری کوشش تیرے حساب میں جمع ہو گی

چو مرداں بہر رنج و راحت رساں | مخور خود دست رنج کساں
بگیر ایچ[1] ایں دست درویش پیر | نہ خود را بیفگن کہ دستم بگیر
خدارا بر آں بندہ بخشایش است[3] | کہ خلق از وجودش در آسایش است
کرم ورز[4] دآں سر کہ مغز دروست | کہ دوں ہمتانند ہمچو پوست
کسے[5] نیکی ساند بخلق خدائے | کہ نیکی ساند بخلق خدائے

## حکایت عابد بخیل

شنیدم[6] کہ مردیست پاکیزہ خوم | ثنا ساور ہر رود را قصائے روم

۱؎ مردوں کیطرح تکلیف اُٹھا اور دونکو آرام پہنچا۔ اور لوگوں کی کمائی ہمچو گدھا یا کرتا ہے
۲؎ اے بوان بوڑھے درویش کا ہاتھ پکڑ۔ نہ اپنے آپ کو گرا کہ میرا ہی ہاتھ پکڑ +
۳؎ اُس بندے پر خدا کی رحمت ہوتی ہے جسکے وجود سے خلقت آرام میں ہو +
۴؎ وہ شخص بخشش اختیار کرتا ہے جس میں عقل ہوتی ہے کیونکہ کم ہمت لوگ ہمچو خیمہ ہیچ
۵؎ وہ شخص دو جہان میں بھلائی دیکھتا ہے۔ جو خدا کی مخلوقات کو نیکی پہنچاتا ہے +

### گنجوس عابد کی کہانی

۶؎ میں نے سُنا کہ ایک پاک طینت مرد۔ خدا شناس اور دانا کا علم کی گرد و نواح میں ہے

بمرد و چند سالہ کہ صحرا نورد
برفتیم قاصد بدیدار مرد

سر و چشم ہر یک ہمی سید دست
بتکریم و عزت نشاندیم و نشست

ز رنج و ندیم و ز رہ و شاق درخت
ولے ہیروت چو بے بر درخت

بخلق و کرم گرم رو مرد بود
ولے دیگدانش قوی سرد بود

ہمہ شب بنوبت قرار و ہجوع
ز تسبیح و تہلیل و مازاد جوع

سحر گہ میاں بست و رہ باز کرد
ہماں لطف و شیوہ آغاز کرد

---

۱؎ یہ اور جنگل سے کریوالے چند درویش اطراف کے اسکی زیارت کو گئے

۲؎ اسنے ہر ایک کی آنکھیں اور ہاتھ چومے - (سکے) عزت اور قدر سے بٹھایا اور (آپ) بیٹھا

۳؎ یعنی اسکے پاس دو پیر کھجنی اور ندوکا اور اسباب تھا لیکن بے پھل درخت کی طرح بیخوف

۴؎ خوش خلقی اور بخشش میں بھی ایسا کہ مرد تھا لیکن کسکا چولھا بہت دیر ٹھنڈا رہتا تھا

۵؎ اسے ساری رات تسبیح اور تہلیل سے اور سکہ بھوک سے چین اور آرام نہوا

۶؎ صبح کو کمر باندھی اور دروازہ کہولا سادہ وہی عمل کی سی مہربانی شروع کی +

| | |
|---|---|
| جوانے کہ شیریں و خوش طبع بود | کہ با ما مسافر در آں ربع بود |
| مرا بوسہ گفتا بہ تصحیف دہ | کہ در ویش را تو شہ از بوسہ بہ |
| بخدمت منہ دست بر کفش من | مرا ناں دہ و کفش بر سر بزن |
| بہ ایثار مرداں سبق بردہ اند | نہ شب زندہ داراں کہ دل مردہ اند |
| ہمیدیدم از پاسبانِ تتار | دل مردہ و چشم شب زندہ دار |
| کرامت جوامردی و ناں دہی است | مقالات بیہودہ طبل تہی است |
| قیامت کسے باشد اندر بہشت | کہ معنی طلب کرد و دعوی بہشت |

۱ ایک جوان جو شیریں سخن اور خوش طبع تھا چار سمسافر اُس ملک میں سے مسافر تھا
۲ اُسنے کہا کہ مجکو بقطے بدلکر بوسہ دے کیونکہ درویش کو بوسے توشہ اچھا ہے
۳ خدمت کے واسطے میری جوتیوں پر ہاتھ مت رکھ۔ مجکو روٹی دے اور سر پر جوتی مار
۴ جوانمرد لوگ بخشش سے سبقت لیگئے میں رات کے جاگنے والے جو مُردہ دل ہیں
۵ میں نے تاتار کے پاسبانوں کو دیکھا کہ دل اُنکا مُردہ اور آنکھیں رات کی جاگنے والی تھیں
۶ سخاوت اور روٹی دینا بزرگی ہے۔ بیہودہ باتیں خالی ڈہول کی آواز ہے
۷ قیامت کو وہ شخص بہشت میں ہوگا جسنے کہا تھا دعا مانی طلب کرے اور دعوی چھوڑا +

۴ حرف علت محذوف

| | |
|---|---|
| بمعنی توانگر دود عوی درست | ودم بے قدم تکیہ گاہیست درست |

## حکایت حاتم طائی وجود وے

| | |
|---|---|
| شنیدم در ایام حاتم کہ بود | بخیل اندر شن بادپاے چو دود |
| صباحے رعد بانگ او ہمے | کہ بر برق بیشی گرفتے ہمے |
| بتگ ژالہ میریخت بر کوہ و دشت | تو گفتی مگر ابر نیساں گریست |
| یکے سیل رفتار ہموں نورد | کہ باد از پگیش باز ماندے چو گرد |
| بگفتند مردان صاحب علوم | سخنہاے حاتم لسلطان روم |

لہ بالمن سے دعوی کو درست کر سکتے ہیں۔ بے عمل دعوی شہرت تکیہ گاہ ہے

حاتم طائی اور اُسکی سخاوت کے بیان میں حکایت

لہ میں نے سُنا کہ حاتم کے زمانہ میں ایک گھوڑا اُسکے گلے میں رسّی ہوئی جیسا سیاہ رنگ تھا

سہ وہ شکیں گھوڑا بُرّو اہو اجیسا تیز رفتار اور گرج کی سی آواز تھا دوڑنے میں بجلی سے بھی بڑھ جاتا تھا

کہ دوڑتے وقت پہاڑ اور جنگل پر اولے برساتا تھا۔ جو ایکا یکی والی کا بادل آگیا

ش وہ گھوڑا رَو کی سی چال جنگل کاٹتے کرتا بھولا تھا کہ ہوا بھی گرد کی طرح اُسکے پیچھے رہجاتی تھی

لہ واقف لوگوں نے حاتم کی باتیں روم کے بادشاہ پاس جاکر کہیں +

| | |
|---|---|
| کہ ہمتائے او در کرم مرد نیست | چو اسپش بجولان و ناور دنیست |
| بیاباں نوردے چو کشتی بر آب | کہ بالائے سیرش نبرد عقاب |
| بدستور دانا چنیں گفت شاہ | کہ در دعوی خجالت بود بے گواہ |
| من آنم حاتم آل اسرپا زنی تراز | بخواہم گر او مکرمت کرد و داد |
| بدانم کہ در دے شکوہ مہیست | وگر رد کند بانگ طبل تہیست |
| رسول عزومند عالم بہ طے | رواں کرد دہ مرد ہمراہ وے |

۱ کہ سخاوت میں اُسکے برابر کوئی آدمی نہیں اُسکے گھوڑے کی مانند گھر دوڑ اور لڑائی میں نہیں ہے

۲ جنگل کو ایسا طے کرتا ہے جیسے کشتی پانی پر چلتی ہے اُسکی چال کے ساتھ تو عقاب بھی نہیں اُڑ سکتا

۳ بادشاہ نے دانا وزیر سے یہ کہا۔ کہ بدون گواہ کے دعوی کرنا شرمندگی ہوتی ہے

۴ میں وہ عربی نسل کا گھوڑا حاتم سے مانگتا ہوں اگر اُسنے عنایت کی اور محکم دیدیا

۵ تو میں جانونگا کہ اُسمیں سرداری کی دیدہ ہے اور اگر انکار کردیگا تو خالی ڈھول کی آواز ہے

۶ جہان کا فاضل قاصد طے کی طرف روانہ کیا۔ اور دس آدمی اُسکے ساتھ کئے۔

| | |
|---|---|
| زمیں[1] مُردہ و ابر گریاں | صبا کرد با برد گر جاں درو |
| بسبزہ گہ حاتم[2] آمد فرود | بر آسود چوں تشنہ بر زندہ رود |
| سماطے[3] بگستند و اسپے بکشت | بدامن شکر داد شاں را بمشت |
| شب آنجا بسودند و روز دگر[4] | بگفت آنچہ دانست صاحب خبر |
| ہمی گفت حاتم[5] پریشاں بدست | ز حسرت بدنداں ہمی کند دست |
| کہ اے[6] بہرہ ور مردم نیکنام | چرا پیش ازیں ہم نگفتی پیام |

[1] زمین مری ہوئی تھی اور بادل اُس پر رو رہا تھا۔ صبا نے اُسکے اندر پھر جان ڈالی تھی

[2] وہ (قاصد) حاتم کے مکان پر آکر اُترا جیسے کوئی تشنہ ندی کے نزدیک پر آرام پاتا ہے

[3] حاتم نے دسترخوان بچھایا اور ایک گھوڑا حلال کیا انکو دیر تک کھاتے رہے اور پھر شکر روانہ کی

[4] صاحب خبر کو وہیں رہے اور دوسرے دن جو کچھ قاصد کو کہنا تھا وہ کہا

[5] حاتم مست کی طرح پریشان حسرت سے دانتوں میں ہاتھ کی پیٹھ کو کاٹتا ہوا کہہ رہا تھا

[6] کہ اے نصیبہ ور نیکنام مرد۔ پہلے سے تو نے مجھ سے یہ پیغام کیوں نہ کہا ✱

| | |
|---|---|
| من آں بادرفتار و دلدل شناس | زبہرِ شما دوش کردم کباب |
| کہ دانستم از دستِ یارانِ سیل | نشاید شدن در چراگاہ خیل |
| ہنوزے دگر روی وراہم نبود | جزاو بر درِ بارگاہم نبود |
| مروت ندیدم درآئینِ خویش | کہ مہماں بخسپد دل از فاقہ ریش |
| مرا نام باید در اقلیم فاش | دگر مرکبِ نامور گو مباش |
| کسا تر ادرم داد و تشریف و اسپ | طبیعت بہ اخلاق نیکو نہ کسب |

۱؎ میں نے اُس ہوا کے چلتے اور دلدل کے سے دوڑنے والے گھوڑے کے کل تمہارے لئے کباب دیدے

۲؎ کیونکہ میں نے خیال کیا کہ مینہ اور رو کے سبب سے گھوڑوں کی چراگاہ میں کوئی نہیں جا سکتا

۳؎ اور دوسرے کسی طرح میرے لئے چارہ نہ تھا اُس گھوڑے کے سوا میرے مکان پر اور نہ تھا

۴؎ میں نے اپنے دل میں یہ جوامردی نہ سمجھی کہ مہمان فاقہ سے رنجیدہ دل سوئے

۵؎ مجھے تو ولایت میں اپنا نام مشہور چاہئے۔ اگرچہ نامور گھوڑا (میرے پاس) نہ ہو

۶؎ سب لوگ نکو رو بے اور خلعت اور گھوڑے دیئے۔ نیکی عادتیں پیدائشی ہیں کمائی ہوئی نہیں

خبر شد بروم از جوانمرد طے
ہزار آفریں کرد بر طبع وے

ز حاتم بدیں نکتہ راضی مشو
ازیں نغز تر باجرے مشنو

## حکایت امتحان شاہ یمن حاتم را در جوانمردی

مذاتم کہ گفت این حکایت بمن
کہ بود است فرماندہے در یمن

ز نام آوراں گوئے دولت ربود
کہ در گنج بخشی نظیرش نبود

تواں گفت ورا سحاب کرم
کہ دستش چو باراں فشاندے درم

کسے نام حاتم بنزدے برش
کہ سودا نرفتے ازو در سرش

۱؎ (چب) جوانمرد کی خبر روم میں پہنچی تو اسکی طبیعت پر ہزاروں آفریں کی
۲؎ حاتم کی فقط اسی بات پر راضی است ہو۔ اس سے بھی ایک اور عمدہ قصہ سن
حاتم کو جوانمردی میں شاہ یمن کے آزمانے کی حکایت
۳؎ مجھے یاد نہیں کہ یہ بات میرے کس نے بیان کی کہ یمن کے ملک میں ایک بادشاہ گزرا ہے
۴؎ مستہام آوروں سے سبقت لے گیندلیگیا تھا کیونکہ خزانہ بخشنے میں کوئی اسکا ثانی نتھا
۵؎ اسن بادشاہ کو بخشش کا بادل کہنا چاہئے کیونکہ اسکا ہاتھ مینہ کی طرح روپیہ برساتا تھا
۶؎ ایسا کوئی شخص حاتم کا نام اسکے پاس لیتا تھا کہ اس سے اسکے سر میں غصہ نہ بھر جاتا تھا

| | |
|---|---|
| کہ چند از مقالات آں بادسنج | کہ نہ ملک دارد نہ فرماں گنج |
| شنیدم کہ جشنے ملوکانہ ساخت | چو چنگ اندر آں بزم خلقے نواخت |
| دریں ذکر حاتم کسے باز کرد | دگر کس ثنا گفتن آغاز کرد |
| حسد مرد را بر سر کینہ داشت | یکے را بخوں خوردنش برگماشت |
| کہ تا ہست حاتم در ایام من | نخواہد بہ نیکی شدن نام من |

(ترجمہ)

۱ کہ اُس بیوقوف کی باتیں کہاں تک کہے جاؤ گے۔ اُسکے پاس عمدہ حکومت نہ ملک ہے +

۲ میں نے سنا کہ اُس نے بادشاہوں کا سا ایک جشن کیا۔ چنگ کیطرح اُس محفل میں لوگوں کو نوازا

۳ ایک شخص نے حاتم کا ذکر چھیڑا۔ دوسرے نے اُسکی تعریف کرنی شروع کی +

۴ حسد نے بادشاہ کو دشمنی پر یہانتک آمادہ کیا۔ کہ ایک شخص اُسکے قتل کرنیکے واسطے مقرر کیا

۵ اور کہا کہ جبتک حاتم ہمیشہ زندہ ہے۔ میرا نام نیکی میں مشہور نہ ہوگا +

بلا جوے راہ بنی مے گرفت
بکشتن جوانمرد رائے گرفت

جوانے برہ پیش باز آمدش
کہ دیوے اُلنسے فراز آمدش

نکو روے و دانا و شیریں زباں
برخویش بُرد آں شبش میہماں

کرم کرد و غم خورد و پوزش نمود
بلا ندیش را دل بہ نیکی ربود

نہاد ش سحر بوسہ بر دست پائے
کہ نزدیک چند روزے بپائے

بگفتا نیارم شد ایدر مقیم
کہ در پیش دارم رہے عظیم

۵۱ بلا جوے نے بنی مے کا رستہ لیا۔ اور جوانمرد کے قتل کرنیکے لئے قدم اُٹھایا

۵۲ ایک جوان رستے میں اُسکے آگے آیا۔ کہ اُس سے اُسے محبت کی بُو آئی

۵۳ (وہ جوان) خوبصورت اور دانا اور شیریں بیان (تھا) اُس نے اُسکو اپنے ہاں مہمان لیگیا

۵۴ بخشش کی اور غم کھایا اور عذر کیا۔ دشمن کے دل کو نیکی سے فریفتہ کیا

۵۵ صبح کو اُسکے ہاتھ اور پاؤں چومے (اور کہا) کہ چند روز ہمارے پاس ٹھیرو

۵۶ اُس گماشتہ نے کہا کہ (یہاں) میں نہیں ٹھیر سکتا کیونکہ مجھے ایک بڑی مہم درپیش ہے

| | |
|---|---|
| بگفت رہنی با من اندر میاں | چو یاران یکدل بکوشم بجاں |
| بمن داد گفت اے جوانمرد گوش | کہ دانم جوانمرد را پردہ پوش |
| دریغ بوم حاتم شناسی مگر | کہ فرخندہ نام ہست و نیکو سیر |
| سرش بادشاہِ یمن خواستست | ندانم چہ کین در میاں خاستست |
| گرم رہنمائی بدانجا کہ اوست | ہمیں چشم دارم ز لطفِ تو دوست |
| بخندید برنا کہ حاتم منم | سر اینک جدا کن بتیغ از تنم |

۱ حاتم نے کہا اگر تو (وہ کار) مجھ سے بیان کردے۔ تو میں بھی یکدل یاروں کی طرح جان

۲ اُس نے کہا ایجوانمرد میری طرف کان لگا۔ کیونکہ میں جوانمرد کو پردہ پوش جانتا ہوں

۳ اس ملک میں شاید تو حاتم کو بھی نہ جانتا ہو۔ کہ وہ مبارک نام اور نیک خصلت ہے

۴ یمن کے بادشاہ نے اُسکا سر مانگا ہے۔ یہ میں نہیں جانتا کہ اُنمیں کیا عداوت ہوگئی ہے

۵ اگر تو مجھکو اُس جگہ کا رستہ بتلائے جہاں وہ ہے۔ بے دوست میں تیری مہربانی سے بھی

۶ جوان نے ہنسکر کہا کہ حاتم تو میں ہی ہوں۔ جلدی سے تلوار کے ساتھ میرا سر تن سے جدا کر

نباید کہ چوں صبح گردد سفید
گزندت رسد یا شوی نا امید

چو حاتم بآزادگی سر نہاد
جواں را برآمد خروش از نہاد

بخاک اندر افتاد و بر پا جست
گہش خاک بوسید گہ یا و دست

بلند اخت شمشیر و ترکش نہاد
چو فرمانبراں دست بر کش نہاد

کہ گر من گلے بر وجودت زنم
نہ مردم کہ در کیشِ مرداں زنم

دو چشمش ببوسید و در بر گرفت
وز آنجا طریقِ یمن بر گرفت

۵۰

ل ایسا نہو کہ جب صبح روشن ہو جائے تو تجھے تکلیف پہنچے یا نا اُمید ہو جائے +

ل جب حاتم نے جوانمردی سے سر جھکایا تو جوان کی ذات سے شور نکلا +

ل بیہوش ہو کر خاک پر گر پڑا اور پھر ہوش میں آیا کبھی اسکی خاک اور کبھی ہاتھ و پاؤں چومنے لگا

ل تلوار پھینکدی اور ترکش نیچے رکھدیا۔ فکروں کی طرح سینے پر ہاتھ باندھ لئے

ل (اور کہا) اگر میں تیرے بدن پر ایک پھول بھی ماروں تو میں مُنہ نہیں دیکھنے کے مرد نہیں عورت ہوں

ل اسکی دونو آنکھیں چومیں اور گلے لگایا۔ اور وہیں سے یمن کا راستہ لیا +



ملک[1] درمیان دو برادر مرد
بد اندیشد جدا ز کدخدا نکرد

بگفتش بیا تا چه داری خبر[2]
ترا تا نریزی بفتراک بر

مگر بر تو نام آوری حمله کرد[3]
نیاوردی از ضعف تاب نبرد

جوانمرد شاطر زمین خم سه داد[4]
ملک را ثنا گفت و تحسین نهاد

بدو گفت کای شاه با داد و هوش[5]
ازیرا رسخنهای حاتم نیوش

که دریافتم حاتم ناجوی[6]
هنرمند خوش منظر خوب روی

---

[1] بادشاہ اُس مرد کی دو نو بیٹوں کو دیکھکر اُسیوقت پہچان گیا کہ اُسنے کام پورا نہیں کیا

[2] اُس نے کہا کہ تو بیان کر کہ کیا خبر ہے کہ تو اُسکا سر شکار بند میں باندہ کیں لیا

[3] شاید نامور نے تجھ پر حملہ کیا - اور تو کمزوری سے لڑ نہ سکا +

[4] چالاک جوانمرد نے زمین چومی - بادشاہ کی تعریف اور تعظیم کی +

[5] اُس سے کہا کہ لے انصاف اور عقل والے بادشاہ! اس طرح سے حاتم کی باتیں سن

[6] کہ میں نے نامجو حاتم کو ہنرمند اور شکیل اور خوب صورت پایا +

جوانمرد صاحب خرد دید مش
بردانگی فوق خود دید مش

مر او را لطفش دوتا کرد پشت
بشمشیر احسان و ضلم بکشت

بگفت آنچه دید از کرمہا و
شنفتہ ثنا گفت بر آل طے

فرستادہ را داد مہر و درم
کہ مہر است بر نام حاتم کرم

مر او را رسد گر گواہی دہند
کہ معنی و آوازہ اش بہر ہند

## حکایت در ہمت حاتم

۱ اور بینے اُسکو جوانمرد اور دانا دیکھا۔ جوانمردی میں اُسکو بہت بڑھکر دیکھا
۲ اُسکی مہربانی کے بوجھ نے اُسکی پیٹھ کمری کردی اُسنے اپنے احسان اور مردانگی کی تلوار سے ظلم کو قتل کردیا
۳ اُسنے جو کچھ اُسکی تعریف میں دیکھی تھی سنا تھا بیان کیں ۴ بادشاہ نے خط کے قبول کی بہت تعریف کی
۵ اُس گمنامی کو شرمندہ اور روسیاہ کیا ۶ اور کہا کہ سخاوت کی مہر حاتم کے نام پر لگی ہوئی ہے
۷ اگر لوگ اُسکی گواہی میں شک بجا ہے کیونکہ اُسکی حقیقت اور سخاوت کا شہرہ نوبر بر میں

حاتم کی ہمت کے بیان میں کہانی

۱ زبنگاہ حاتم یکے پیر مرد — طلب دہ درم سنگِ فانیذ کرد

۲ ز راوی چنیں یاد دارم خبر — کہ پیشش فرستاد سنگِ شکر

۳ زن از خیمہ گفت ایں چہ بیرہ بود — ہماں دہ درم حاجتِ پیر بود

۴ شنید ایں سخن نام بردار مے — بخندید و گفت اے دلارام مے

۵ گر او در خورِ حاجتِ خویش خواست — جوانمردیِ آلِ حاتم کجاست

۶ چو حاتم بآزادمردی اگر — ز دوراں گیتی نیامد مگر +

۱ ایک بوڑھے نے غلام کی دکان سے دس درم بھر شکر کا سوال کیا

۲ مجھے راوی سے ایسا یاد ہے کہ (حاتم نے) اُسکے پاس شکر کی پُوری بھیجدی

۳ حاتم کی بیوی نے غصے میں سے کہا کہ یہ کیا تدبیر تھی۔ بدطینتی کی خواہش تو دس ہم بھر کی تھی

۴ طے کے نام ور شہسوار نے یہ بات سنکر کہا کہ اے حسین کی تعریف کرنے والے

۵ اگر اُسنے اپنی حاجت کے موافق سوال کیا اور ہمیں اُسکو بیشمار دینا تھا تو حاتم کی جوانمردی کہاں رہی

۶ جوانمردی میں حاتم سا شاید زمانہ کی گردش سے دوسرا پیدا نہیں ہوا +

نہ دشمن بر سپہ از زبانش نہ دوست
نہ سلطاں کہ آں بوم و بر زاں دوست

قضا را خداوند آں ہم چنیں
در آں حال منکر برو بر زنیں

شنید ایں سخن ہا دو رار صواب
نہ صبر شنیدن نہ روے جواب

ملک خشمگیں در خشم بنگریست
کہ سودائے ایں بر من از بہر چیست

بیکے گفت شاہا بہ تیغش بزن
کہ نگذاشت کس را نہ دختر نہ زن

نگہ کرد سلطان عالی محل
خودش در بلا دید و خود در وحل

۱ اسکی زبان سے نہ دشمن بچتا نہ دوست ۔ ۲ بادشاہ کہ وہ زمین اور ملک جسکی ملک تھی
۳ اور اتفاق سے ایسے محل میں قریب جنگل کا بادشاہ اُس بُری حالت میں کہ سکے پاس آنکلا
۴ (اور) وہ اُسکی بُری باتیں سنیں ۔ نہ تو سننے کا صبر تھا نہ جواب دینے کے قابل
۵ بادشاہ نے خفا ہوکر لشکر کیطرف دیکھا ۔ کہ اس شخص کا قصہ مجھپر کیوں ہے
۶ ایک نے کہا کہ اے بادشاہ اسکو تو اور آپ قتل کر دیجئے کیونکہ اس نے کسی کی بیٹی چھوڑی نہ جورو
۷ جب بادشاہ مرتبہ والے نے یہ بات کی تو اسکو بلا میں اور مصیبت میں پھنسا ہوا دیکھا

| | |
|---|---|
| ۱ بجنبید بر حالِ مسکین مرد | فرو خورد خشمِ سخنہائے سرد |
| ۲ زرش داد و اسپ و قبا پوستین | چہ نیکو بود مہر در وقتِ کین |
| ۳ یکے گفتش اے پیر بعقل و ہوش | عجب ہستی از قتل گفتا خموش |
| ۴ اگر من بنالیدم از دردِ خویش | ورا لغام فرمود در خورد خویش |
| ۵ بدی را بدی سہل باشد جزا | اگر مردی احسن الی من اساء |

## حکایت توانگرے متکبر و سائلے صاحبدل

۱ بادشاہ نے ہمدرد آدمی کے حال پر رحم کیا۔ اور بُری باتوں کا غصہ کھایا۔

۲ روپیہ اور گھوڑا اور پوستین کی قبا بخشدی۔ دشمنی کے وقت مہربانی کرنی کیسی اچھی ہوتی ہے

۳ ایک شخص نے اُس سے کہا اے بے عقل درویش تو قتل سے تو خوب بچا اُس نے جواب دیا

۴ اگر میں نے اپنی تکلیف کی شکایت کی اور اُسنے اپنے لایق انعام فرمایا (تو کچھ عجب نہیں)

۵ بدی کے بدلے بدی کرنی آسان ہے۔ اگر تو جوانمرد ہے تو اُسکے ساتھ نیکی کر جسنے تیرے ساتھ بدی کی

ایک متکبر مالدار اور صاحبدل سائل کی کہانی

بہار روی سائل و کسب اصناف بحر ور

۱

شنیدم کہ مغرور از کبر مست
در خانہ بر روے سائل بہ بست

۲

بگنجے فرو ماندہ بنشست مرد
جگر گرم و آہ از لطف سینہ سرد

۳

شنید ش یکے مرد پوشیدہ چشم
بگفتا چہ در تابت آوردہ خشم

۴

فرو گفت و بگریست بر خاک کوے
جہاے کز آں شخص آمد بروے

۵

بگفت اے فلاں ترک آزار کن
یک امشب بنزد من انظار کن

۶

بخلق و فریبش گریباں کشید
بمنزل در آوردش و خواں کشید

۱ میں نے سنا کہ ایک مغرور بکبر سے مست نے گھر کا دروازہ سائل کے منہ پر بند کر دیا

۲ وہ بھوکا مرد ایک گنج میں بیٹھ گیا یکلیجا گرم اور آہ سینے کی گرمی سے ٹھنڈی تھی

۳ ایک بیمار نے اسکی آواز سنی اور کہا کہ تجھے کونسی چیز غصے اور جوش میں لائی

۴ گلی کی خاک پر رو کر وہ ظلم جو اُس شخص نے اس پر کیا تھا بیان کیا

۵ (اُس بیمار نے) کہا اے شخص خیر اس تکلیف کو بھلا دے۔ اور آج رات کو میرے ہاں

۶ خوش خلقی اور فریب سے اُسکا گریبان پکڑا اپنے مکان پر اُسکو لایا اور دسترخوان بچھایا

برآسود درویش روشن نہاد — بگفت ایزد ترا روشنائی دہاد

شبے زنرگس قطرہ چند چکید — سحر دیدہ بر کرد و دنیا بدید

حکایت شہر اندر افتاد جوش — کہ بے دیدہ دیدہ بر کرد دوش

شنید ایں سخن خواجہ سنگدل — کہ برگشت درویش ازو تنگدل

بگفتا حکایت کن اے نیکبخت — کہ چوں سہل شد بر تو ایں کار سخت

کہ بر کرد تا ایں شمع گیتی فروز — بگفت اے ستمگار آشفتہ روز

۱ روشن ذات درویش نے (کھانا کھاکر) آرام پایا اور کہا کہ خدا تجھے روشنی دے

۲ رات کو اُسکی آنکھوں میں سے چند قطرے پچھلے صبح کو آنکھیں کھولیں اور دنیا دیکھی

۳ شہر میں اسبات کا شور وغل مچگیا کہ کل ایک اندھے کی آنکھیں روشن ہوگئیں

۴ اُس نے رحم آمیز یہ بات سُنی جس سے درویش بیحد خاطر ہوکر پھر اٹھا

۵ کہا کہ اے نیکبخت تو بیان کر کہ یہ مشکل کام تجھپر کس طرح آسان ہوگیا

۶ یہ تیری جہان کی روشن کرنیوالی شمع کس نے روشن کردی اُسنے جواب دیا کہ اے ظالم بدبخت

| | |
|---|---|
| تو کوتہ نظر بودی و دست رد بسے | کہ مشغول گشتی بچیذ از ہمے |
| بروی سن ایں در کسے کو بباز | کہ کردی تو بر روے او در فراز |
| اگر بوسہ بر خاکِ مردان نئی | بمردی کہ پیشِ آیدت روشنی |
| کسانیکہ پوشیدہ چشمِ دل اند | ہماناکزیں تو تیا غافل اند |
| چو برگشتہ دولت ملامت شنید | سر انگشتِ حسرت بدنداں گزید |
| کہ شہباز من صید دامِ تو شد | مرا بود دولت بنامِ تو شد |

۱ تو بڑا ہی کوتہ اندیش اور بیوقوف تھا۔ کہ ہما کو چھوڑ کر اُلو کی طرف مشغول ہوا +

۲ اُس شخص سے میرے منہ پر یہ دروازہ کھولا۔ جسے تو نے اپنے دروازہ سے نکالدیا تھا +

۳ اگر تو خدا کے مردوں کی خاک پر بوسہ دیگا تو جوانمردی کی قسم سے کہ تجھے روشنی حاصل ہوگی +

۴ جو لوگ کہ بیچے کے اندھے ہیں وہ بیشک اس سرمہ سے محروم ہیں +

۵ جب اُس بدنصیب نے یہ ملامت سُنی۔ تو افسوس کی اُنگلی دانتوں میں کاٹنے لگا +

۶ کہ میرا شہباز تیرے جمال کا شکار ہوگیا۔ میری دولت بھی تیرے نام ہوگئی +

کسے چوں بدست آورد دجرہ باز | فرو بردہ چوں موش دندان باز

## در تلاش اہل اللہ بخدمت خلق اللہ

اگر طلبگار اہل دلی | زخدمت مکن یکزماں غافلی
خورش دہ بجنبش کبک و حمام | کہ یکروزت افتد ہمائے بدام
چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی | امیدست ناگہ کہ باز افگنی
دُرے ہم بیاید زچندیں صدف | زصد چو بیاید یکے بر ہدف

۱؎ وہ شخص نرباز کو کس طرح پکڑ سکتا ہے جو چوہے کی طرح فرصت میں دانت گاڑے رکھے خلقت کی خدمت میں اللہ والے تو اللہ کو ڈھونڈنے کے بیان میں حکایت

۲؎ خبردار اگر تو اللہ والوں کا طلبگار ہے تو خدمت سے دم بھر بھی غفلت نکر ۱

۳؎ چڑیا اور کبوتر کو دانے دے۔ تاکہ کسی دن ہما بھی تیرے جال میں پھنس جائے

۴؎ جب تو ہر طرف حاجت کے تیر پھینکیگا۔ تو اُمید ہے کہ تو اچانک باز کو بھی پکڑ لیگا ۱۲

۵؎ بہت سے سیپوں میں سے ایک موتی نکلتا ہے سینکڑوں تیروں میں سے ایک نشانہ پر لگتا ہے

## حکایت ہمدریں معنی

یکے[1] را پسر گم شد از راحلہ
مشتاقانہ بگردید در قافلہ

ز[2] ہر خیمہ پرسید و ہر سو شتافت
بتاریکی آں و شنائی بتافت

چو[3] آمد بر مردم کارواں
شنیدم کہ میگفت با ساربان

مذانی کہ چوں راہ بردم بدوست[4]
ہر آنکس کہ پیش آمدم گفتم اوست

مشائخ بجاں طالب ہر کس اند[5]
کہ باشد کہ وقتے بمردی رسند

اسی باب میں کہانی

[1] کسی شخص کا لڑکا سواری سے اُتر کر گم ہو گیا۔ وہ رات کو قافلہ میں پہونچا پھر
[2] ہر خیمہ میں پوچھا اور ہر طرف تلاش کیا۔ اندھیری میں روشنائی چمک گئی یعنی لگیا
[3] جب قافلہ والوں کے پاس آیا تو میں نے سنا کہ وہ اونٹ والے سے کہتا تھا
[4] کیا تو نہیں جانتا کہ میں نے یہ لڑکا کس طرح ڈھونڈ لیا جو کوئی ہر ہر سامنے آیا میں نے کہا
[5] بزرگ لوگ دل و جان سے ہر شخص کے طالب ہیں اسلئے کہ شاید کبھی کسی نیکمرد سے بھی ملجائیں

| | |
|---|---|
| ۵۱ بر نداز بہر لعلے دل ہا را پارہا | خورند از بر ائے نگلے خارہا |

## حکایت ہمدریں معنی

| | |
|---|---|
| ۵۲ زناجِ ملکزادۂ در ملاخ | شبے لعلے افتاد در سنگلاخ |
| ۵۳ پدر گفتش اندر شبِ تیرہ رنگ | چہ دانی کہ گوہر کدام است و سنگ |
| ۵۴ ہمہ سنگہا گوش دار ائے پسر | کہ لعل از میانش بنا شد بدر |
| ۵۵ دراو باش پاکاں شوی رہنمونگ | ہماں جا کہ تاریک لعل است و سنگ |

۵۱ ایک بیل کہ دوسرے بہت سی نکلیف پر اٹھاتے ہیں در ایک پھل کے لئے بہت سے کانٹے کھاتے ہیں

اسی بیان میں کہانی

۵۲ شہر ملاخ میں ایک شہزادے کے تاج سے ایک رات کو تیرہ ملی زمین میں یک لعل گر پڑا

۵۳ باپ نے اُس سے کہا کہ تو اندھیری رات میں کیا جانتا ہے کہ کونسا جواہر ہے کونسا پتھر ہے

۵۴ اے بیٹا سارے پتھر اکٹھے کر کے رکھ لے کیونکہ لعل انہیں سے نہ نکل سکیگا

۵۵ لوگوں میں تو انوں کی سی صورت پاسہ لگا اس طرح سے جیسے ہو تے ہیں اندھیری جگہ میں نقار اور پتھر

| | |
|---|---|
| بعزت بکش بار ہر جاہلے | کہ افتی بسر وقت صاحبدلے |
| کسے را کہ با دوستے سر خوش است | نہ بینی کہ چون با رد شمن کش است |
| ندرّد چو گل جامہ از دستِ خار | کہ خون در دل افتادہ خندد چو نار |
| غمِ جملہ خور در ہوائے یکے | مراعاتِ صد کن برائے یکے |
| گرت خاکپایانِ شوریدہ سر | حقیر و فقیر اند اندر نظر |
| تو ہرگز مبیں شان بچشمِ پسند | کہ ایشاں پسندیدۂ حق بسند |

۱ عزت سے ہر حال کا بوجھ اٹھا۔ اسلئے کہ ممکن ہے تو کسی صاحبدل سے جا ملے

۲ جس شخص کو کسی دوست کے ساتھ محبت ہوتی ہے تو نہیں دیکھتا کہ وہ دشمن کی تکلیف کا موجب ہے

۳ پھول کی طرح کانٹے کے ہاتھ سے کپڑے نہیں چھڑاتا۔ بلکہ عاشق تو تکلیف اٹھا کر

۴ ایک کی محبت میں سب کا غم کھا (اور) ایک کے واسطے سو کی رعایت کر

۵ اگر مٹی میں پاؤں بھر کے مجذوب لوگ تیری نظر میں حقیر اور فقیر معلوم ہوتے ہیں

۶ تو انکو پسند کی نظر سے ہرگز مت دیکھ۔ کیونکہ وہ خدا کے پسند کئے ہوئے کافی ہیں

| | |
|---|---|
| کسے را کہ نزدیک ظنت بد است | چہ دانی کہ صاحب ولایت خود اوست |
| درِ معرفت بر کسانے است باز | کہ درست بر روے ایشاں فراز |
| بسا تلخ عیشان تلخی چشاں | کہ آیند در خلد دامن کشاں |
| بہوسی گرت عقل و تدبیر ہست | ملک را نوادر نواخانہ دست |
| کہ روزے بروں آیداز شہر بند | بلندیت بخشد چو گردد بلند |
| مسوزاں درختِ گل اندر خریف | کہ در نو بہارت نماید طریف |

۱ جو شخص تیرے گمان میں بُرا ہے تو کیا جانتا ہے کہ وہی ولی ہو +

۲ معرفت کا دروازہ اُن لوگوں پر کھلا ہوا ہے جنکے مُنہ پر خلقت کے دروازے بند ہیں

۳ بہت سی تلخی سے بسر کرنیوالے بہشت میں دامن بچاتے ہوئے داخل ہونگے +

۴ اگر تجھے عقل اور تدبیر ہے تو تو شہر زادیکے ہاتھ قید خانہ میں چوم +

۵ کیونکہ وہ کبھی تو قید خانہ سے نکلیگا۔ تجکو بلندی بخشیگا جب آپ بلند ہوگا

۶ پھول کے درخت کو خزاں کے موسم میں مت جلا اسلئے کہ وہ بہار میں تجکو لطف دکھائیگا

## حکایت پدر بخیل و فرزند سخی

| | |
|---|---|
| یکے زہرہ خرج کردن ندانست | زرش بود و یارا بخوردن نداشت |
| بخوردے کہ خاطر بیاسا پدش | بدادے کہ فردا بکار آیدش |
| شب و روز در بند زر بود و سیم | زر و سیم در بند مرد لئیم |
| بدانست روزے پسر در کمیں | کہ ممسک بجا کرد زر در زمیں |
| ز خاکش برآورد و بر باد داد | شنیدم کہ سنگے در آنجا نہاد |

کنجوس باپ اور فضول خرچ بیٹے کی کہانی

۱ ایک شخص کو روپیہ خرچ کرنیکی طاقت نہ تھی۔ روپیہ اُسکے پاس جمع تھا اور کھانیکی طاقت نہ تھی

۲ نہ تو آپ کھا تا کہ اُسکا دل آرام پاتا۔ اور نہ الدو بسطے دیتا کہ قیامت کو اُسکے کام آتا

۳ رات اور دن چاندی سونے کی فکر میں رہتا تھا۔ اور سونا چاندی کنجوس آدمی کی قید میں تھا

۴ ایک دن بیٹے نے گھات میں چھپکر معلوم کر لیا۔ کہ کنجوس نے روپیہ یہاں گاڑا ہے

۵ اُسکو خاک میں سے نکالکر برباد کیا۔ میں نے سنا کہ اُسکی جگہ ایک پتھر دھر دیا

جوانمرد ازر بقائے بخرد — بیک دستش آمد یکے دیگر بخورد
ازیں کم زنے بود بیباک رو — کلاہش بہ بازار و میزر گرو
نہادہ پدر چنگ و نائے خویش — پسر چنگی و نائے آورد پیش
بدر زار و گریاں بہ تہ خفت — پسر با مداداں بخندید و گفت
زرا زہر خوردن بود اے پدر — زہر نہادن چہ سنگ و چہ زر
ز را سنگ را بروں آورند — کہ بخشند و پوشند و آساں خورند

۱ جوانمرد کے پاس روپیہ ایک تھا اور آسکے ایک تھیلی میں آیا اور دوسرے سے لکھا یا +
۲ ایسا فضول خرچ اور بد چلن تھا۔ کہ اسکی ٹوپی ہمیشہ نیند بازار میں گروی رہتا تھا
۳ باپ نے اپنے گلے میں نگوٹھا دیا اور بیٹے نے چنگ اور بانسری بجانیوالیکو بلایا
۴ باپ تمام رات روتے پیٹنے کے سبب نہ سویا صبح ہی بیٹے نے (باپ سے) ہنسکر کہا
۵ اے باپ روپیہ ایک کا بیٹا ہوتا ہے۔ رکھنے کے واسطے سونا اور پتھر برابر ہے
۶ سونے کو سخت پتھر سے نکالتے ہیں کہ سدا میں اور پہنیں اور آرام سے کھائیں

| | |
|---|---|
| ۱ زر اندر کفِ مردِ دنیا پرست | هنوز اے برادر بسنگ اندر است |
| ۲ چو در زندگانی بدی پایمال | گرت مرگ خواهند ایشاں مثال |
| ۳ چو چشمِ تو آنگہ خورند از تو سیر | کہ از بامِ پنجہ گرافتی بزیر |
| ۴ بخیلِ تو انگہ بدینار و سیم | طلسمیست بالائے گنجے مقیم |
| ۵ از آں سالہا ماند زرش | کہ دارد طلسمے چنیں بر سرش |
| ۶ بسنگِ اجل ناگہش بشکنند | باآسودگی گنج قسمت کنند |

۱ اے بھائی کنجوس آدمی کے ہاتھ میں روپیہ ایسا ہے جیسا ابھی پتھر میں ہے +

۲ جب تو زندگی میں کسنے کے لوگوں کسی نہ پڑا ہے۔ تو اگر وہ تیری موت مانگیں تو انکی

۳ وہ تو اُسوقت تجھ سے پیٹ بھر کر کھا لینگے جب تو چھت پر کی طرح پچاس گز اونچے کوٹھے پر سے گر پڑیگا

۴ دولتمند کنجوس سونے چاندی پر (ایسا بیٹھا ہے جیسا) خزانے پر طلسم بیٹھا ہو

۵ اس سبب سے اُسکا روپیہ برسوں رہتا ہے کہ ایک ایسا طلسم اُسکے سر پر بیٹھا ہوا

۶ جب فرشتے موت کے پتھر سے یکایک اُسے توڑ ڈالینگے۔ تو کنجوس کے لوگ چین سے اُس خزانہ کو

پس از بردن و گرد کردن چو موم | بخور پیش ازاں کت بخورد موم گور
سخنہائے سعدی مثالست و پند | بکار آیدت گر شوی کاربند
درین غیبت از پیش روے برتاقتن | کزیں رو بے دولت تواں تاقتن

## حکایت

کسے دید صحرائے محشر بخواب | چو مس تفتہ روے زمیں آفتاب
ہمے بر فلک شد ز دم خروش | دماغ از تپش مے برآمد بجوش
یکے شخص ازیں جملہ در سایۂ | بگردن بر از خلد پیرایۂ

لہ چیونٹی کی طرح دولت بچانے اور جمع کرنیکے بعد اس سے پہلے کھالے کہ تجھے قبر کے کیڑے کھائینگے
لہ سعدی کی باتیں مثالیں اور نصیحتیں ہیں اگر تو اُپر عمل کریگا تو تیرے کام آئینگی
لہ ان باتوں سے منہ پھیرنا افسوس ہے۔ کیونکہ انسے دولت حاصل کر سکتے ہیں

کہانی

لہ ایک شخص نے قیامت کے میدان کو خواب میں دیکھا۔ سورج کی گرمی سے زمین تپتے
لہ لوگوں کا واویلا آسمان تک پہنچتا تھا۔ اور دماغ گرمی سے چکراتا تھا +

۱ کاے بپرسید مجلس آرا ے مرد — کہ بود اندریں محالت پاے مرد

۲ زرے داشتم بر درخانہ گفت — بسا یہ درش نکیرد بے بخفت

۳ دریں وقت نومیدی آں مرد را — گناہم زداوار داور بخواست

۴ کہ یارب بریں بندہ بخشائش — کزو دیدہ ام وقتے آسائشے

۵ چہ گفتم چو حل کرد م ایں راز را — بشارت خدا وند شیراز را

۱ (خواب دیکھنے والے نے) پوچھا کہ اے مجلس کے زینت دینے والے مجلس میں تیرا مددگار کون تھا

۲ اُس نے کہا کہ میرے دروازہ پر ایک انگور کا درخت تھا اُسکے سایہ میں ایک نیکو آسودہ تھا

۳ اس اُمیدی کے وقت میں اُس بے آدمی نے میرے گناہ خدا تعالیٰ سے معاف کرادیئے

۴ (یہ کہا) کہ یا خدا اس بندے پر رحم کر کہ یہ کبھی میں نے ایک شخص سے آرام پایا ہے +

۵ جب میں نے اس بھید کو حل کیا تو کیا اچھی بات کہی شیراز کے بادشاہ کو سبحان سے خوشخبری ہو

| | |
|---|---|
| کہ آفاق در سایۂ همتش | بیفتند و بر سفرہ نعمتش |
| درختے است مرد کرم بار دار | ورو بگذری ہیزم کوہسار |
| حطب را اگر تیشہ بر پے زنند | درخت بر و مند را کے زنند |
| بسے پایدار اے درخت ہنر | کہ ہم میوہ داری و ہم سایہ ور |

## گفتار در بیان معنی سیاست و تدبیر ملکداری و عدل و داد

| | |
|---|---|
| بگفتم در باب احسان بسے | ولیکن نہ شرط ست با ہر کسے |

۱ کیونکہ جہان کے لوگ اسکی ہمت کے سایہ میں اسکی نعمت کے دسترخوان پر بیٹھے رہتے ہیں
۲ یعنی آدمی پھل والا درخت ہے۔ اور اگر تو اسکے سوا اور کاذکر کرتے تو وہ پہاڑ کی سوکھی لکڑی
۳ اگرچہ سوکھی لکڑی کی جڑ بسولے سے کاٹتے ہیں پر پھل والے درخت کو نہیں کاٹتے
۴ اے ہنر کے درخت تو ہمیشہ کو قایم رہے۔ کیونکہ تو میوہ دار بھی ہے اور سایہ ور بھی
حکومت کے معنی اور سلطنت کی تدبیر اور عدل و انصاف کی بیان میں گفتگو
۵ ہمنے احسان کے باب میں بہت کچھ کہا ہے لیکن ہر آدمی کے ساتھ نیکی کرنی ضرور نہیں

بخور مردم آزار را خون و مال
کہ از مرغ بد کندہ بہ پر و بال

کسے را کہ با خواجہ تست جنگ
بدستش چرا میدہی چوب و سنگ

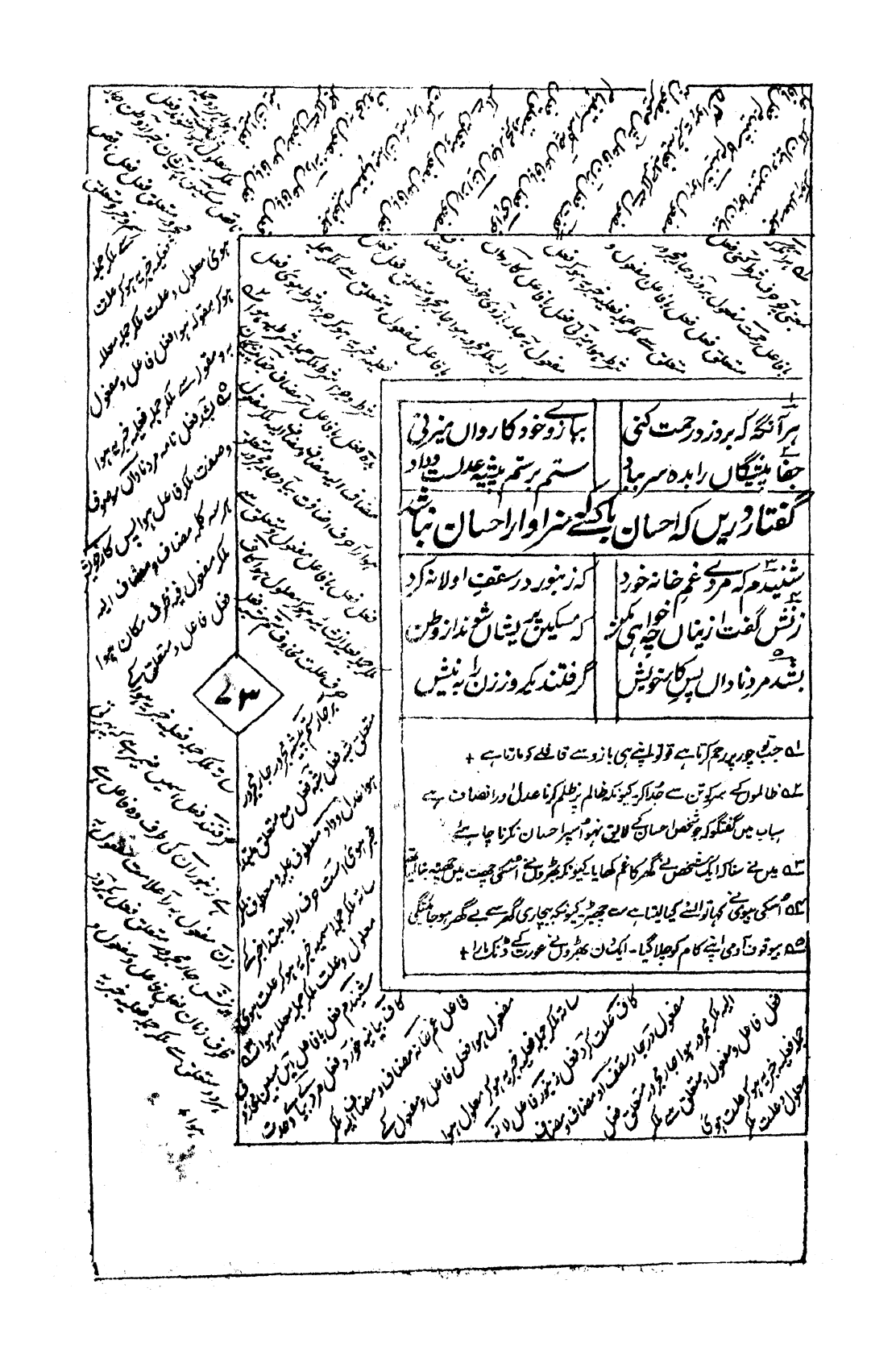
برانداز بیخے کہ خار آورد
درختے بپرور کہ بار آورد

کسے را بدہ پایۂ مہتراں
کہ بر کہتراں سر ندارد گراں

مبختائے بر ہر کہ آں ظالمیست
کہ رحمت بر و جور بر عالمیست

جہاں سوز را کشتہ بہتر چراغ
یکے بہ ز آتش کہ خلقے بداغ

۱ ظالم کا خون پی اور مال کھا۔ کیونکہ بے جا لوگ کے پر اور بازو اکھڑے ہوئے اچھے ہیں
۲ جس کسیکو تیرے آقا کے ساتھ لڑائی ہو تو اُسکے ہاتھ میں لاٹھی اور پتھر کیوں دیتا ہے
۳ جس جڑ میں کانٹے ہوں اُسکو اکھاڑ ڈال۔ جس درخت میں پھل لگے اُسکی پرورش کر
۴ سرداروں کا عہدہ اُس شخص کو دے جو غریبوں پر تیور نہ بدلے ✦
۵ جو شخص ظالم ہو اُس پر رحم مت کر کیونکہ اُسپر رحم کرنا خلقت پر ظلم ہے ✦
۶ ظالم کا چراغ بجھا ہوا اچھا ہی خلقت کو داغ پہنچنے سے ایک آدمی کا جلنا اچھا ہے



ہر آنگہ کہ بروز درحمت کنی | بہ بازوے خود کارواں میزنی
جفا پیشگاں را بدہ سر بباد | ستم بر ستم پیشہ عدلست داد

## گفتار دریں کہ احسان باید کسے را سزاوار احسان نباشد

شنیدم کہ مردے غم خانہ خورد | کہ زنبور در سقف او لانہ کرد
زنش گفت ازیناں چہ خواہی کنم | کہ مسکیں پریشاں شد از وطن
بشد مرد ناداں پس کار خویش | گرفتند یکروز زن را بہ نیش

۱ جب چور پر رحم کرتا ہے تو اپنے ہی بازو سے قافلے کو مارتا ہے +
۲ ظالموں کے سر کو تن سے جدا کر کیونکہ ظالم پر ظلم کرنا عدل اور انصاف ہے
باب میں گفتگو کہ جو شخص احسان کے لائق نہو اسپر احسان نکرنا چاہیے
۳ میں نے سنا کہ ایک شخص نے گھر کا غم کھایا کیونکہ بھڑوں نے اسکی چھت میں چھتہ بنایا تھا
۴ اسکی بیوی نے کہا تو اٹھ کیا ایستادہ ہے چھیڑ کیونکہ بیچاری گھر سے بے گھر ہو جائینگی
۵ یہ قول آدمی اپنے کام کو چلا گیا۔ ایکدن بھڑوں نے عورت کے ڈنک مارا +

زنِ بے خرد بر در و بام کوے
ہمیکرد فریاد و میگفت شوے

بیامد زدکاں سوے خانہ مرد
برآں بے خرد زن بسے طیرہ کرد

بگفتا مرا دوست دشمن مکن
تو گفتی کہ زنبورِ مسکیں مکش

کسے با بداں نیکوئی چوں کند
بداں را تحمل مدا فزوں کند

چو اندر سرے بینی آزار خلق
بہ شمشیر تیزش بیازار حلق

سگ آخر چہ باشد کہ خوانش نہند
بفرماتا استخوانش نہند

---

لہ عقل عورت دروازے اور کوٹھے پر اور گلی میں۔ فریاد کرتی تھی اور میاں کو پکارتی تھی
لہ مرد دکان سے گھر کیطرف آیا۔ اور اُس بیعقل عورت پر بہت ساختا ہوا +
لہ (اور کہا) کہ اے عورت تو لوگوں پر تہمت ہی نہ چڑھا۔ تو نے ہی تو کہا تھا کہ بچاری مکھی کو کوئی بدوں سے نیکی کسطرح کرے۔ کیونکہ سمائی بدوں کی بدی کو بڑھاتی ہے +
لہ جب تو کسی شخص کے دلمیں خلقت کو تکلیف دینے کا خیال سمایا ہوا دیکھے تو تیز تلوار سے اُسکا سر اڑا
لہ کتا کون ہے کہ اُسکے آگے دسترخوان بچھائیں۔ حکم دے کہ اُسکو ہڈی ڈالیں +

| | |
|---|---|
| چہ نیکو زدست ایں مثل پیرزہ | ستور لگدزن گرانبار بہ |
| وگر نیکمرد ے نماید عسس | بنارد بشب خفتن از زد کس |
| نئے نیزہ در حلقۂ کارزار | بہ قیمت ترازنیشکر صد ہزار |
| نہ ہر کس سزاوار باشد بمال | یکے مال خواہد یکے گوشمال |
| چو گربہ نوازی کبوتر برد | چو فربہ کنی گرگ یوسف درد |
| بنائیکہ محکم ندارد اساس | بلندش مکن ورکنی زو ہراس |

۱ گائوں کے بڈھے نے کیا اچھی مثل کہی ہے کہ لات مارنیوالا جانور لدا ہوا اچھا ہے

۲ اور اگر کوتوال رحم کرے تو رات کو کوئی بھی چور دس نہ سو سکے ۔

۳ لڑائی کے میدان میں نیزے کی نے قیمت میں لاکھوں گنوں سے اچھی ہے ۔

۴ ہر آدمی دینے کے لائق نہیں ہوتا۔ کوئی مال کا خواہاں ہوتا ہے کوئی سزا کا ۔

۵ جب تو بلی کو پالیگا تو کبوتر بچائیگی ۔ جب تو بھیڑیے کو موٹا کرے تو یوسف کو پھاڑے گا

۶ جس عمارت کی بنیاد مضبوط نہیں ہوتی ۔ تو اسکو بلند نکرو اور اگر کرتا ہو تو اس سے ڈرتا رہ

## حکایت در پیش بینی و عاقبت اندیشی

| | |
|---|---|
| چہ خوش گفت بہرام صحرا نشین[1] | چو یکران تو سر نزد شد بر زمین |
| دگر پے[2] از گلہ باید گرفت | کہ گر سر شد باز شاید گرفت |
| بہ بند اے پسر دجلہ گر آب کاست[3] | کہ سود ے ندارد چو سیلاب خاست |
| چو گرگ خبیث آیدت در کمند[4] | بخش و رنہ دل بر کن از گوسفند |
| ز ابلیس[5] ہرگز نیاید سجود | نہ از بد گہر نیکوئی در وجود |

پیش بینی اور عاقبت اندیشی کے بیان میں حکایت

۱؎ جنگل میں بیٹھنے والے بہرام نے کیا اچھی بات کہی۔ جب سرکش گھوڑے نے اُسکو زمین پر گرا دیا

۲؎ اور ایسا گھوڑا گلہ میں سے جانا چاہیئے۔ اگر وہ سرکشی کرے تو اُسکو روک سکیں

۳؎ اے لڑکے اگر پانی کم ہو گیا تو دجلہ کا بند باندھنے سے کیونکہ کچھ فائدہ نہ ہوگا

۴؎ جب خبیث بہیڑیا تیری کمند میں پھنس جائے۔ تو اسکو مار ڈال نہیں تو اپنی بکریوں سے صبر

۵؎ شیطان سے کبھی سجود نہیں ہو سکتا اور بد ذات سے کبھی نیکی نہیں ہوتی +

| | |
|---|---|
| بیاندیش راجائے فرصت مدہ | عدو در رچہ و دیو در شیشہ بہ |
| مگو شاید ایں مار کشتن بچوب | چو سر زیر سنگ تو دارد بکوب |
| قلمزن کہ بدکرد بازیر دست | قلم بہتر اور الشمشیر دست |
| مدبر کہ قانون بدے مے نہد | ترا مے برد تا بآتش دہد |
| مگو ملک را ایں مدبر بس است | مدبر مخوانش کہ مدبر کس است |
| سعید آور دقول سعدی بجائے | کہ تو فیر ملک ست تدبیر رائے |

۱ دشمن کو کبھی فرصت کا موقع نہ دے۔ دشمن کنوئیں میں اور دیو شیشہ میں قید اچھا ہے
۲ تو بیت کہہ کہ اس سانپ کو لاٹھی مارنی جائے۔ بلکہ جب تیرے ہتھیار کے نیچے اسکا سر تو کچل دے
۳ جس منشی نے غریب آدمی کے ساتھ برا کیا۔ اسکے ہاتھ قلم اور اسکا گلا کاٹ دینے اچھے ہیں
۴ جو مدبر برا قانون چلاتا ہے وہ تجکو لیجاتا ہے کہ دوزخ میں ڈالے
۵ تو مت کہہ کہ ملک کے واسطے جو زیر کافی ہو اسکو وزیر مت کہہ کیونکہ وہ بدبخت آدمی ہے
۶ نیکبخت سعدی کا کہنا بجا لاتا ہے۔ کیونکہ تدبیر اور عقل ملک کی ترقی ہے

## باب سوم در عشق

| | |
|---|---|
| خوشا وقت شوریدگانِ غمش | اگر ریش بینند وگر مرہمش |
| گدایانے از پادشائی نفور | بامیدش اندر گدائی صبور |
| دمادم شراب الم درکشند | وگر تلخ بینند دم درکشند |
| بلائے خمارست در عیش مل | سلحدار خارست باشاہِ گل |
| نہ تلخست صبریکہ بر یادِ اوست | کہ تلخی شکر باشد از دستِ دوست |
| ماسیرش نخواہد رہائی زبند | شکارش بخوید خلاص از کمند |

ینسر اباب عشق کے بیان میں

۵۱ اُسکے مجذوبوں کا وقت خوب گزرتا ہے۔ خواہ وہ زخم دیکھیں یا اُسکا مرہم

۵۲ بادشاہی سے نفرت کرنیوالے فقیر ہیں۔ اُسکے وصال کی اُمید پر گدائی میں صابر

۵۳ ہردم دُکھ کی شراب پیتے ہیں اور اگر اُنمیں تکلیف دیکھتے ہیں تو چپ رہتے ہیں

۵۴ شراب کے عیش میں توڑی کی ملاہے۔ پھول کے بادشاہ کے ساتھ کانٹے کا سپاہی موجود ہے

۵۵ جو صبر اُسکی یاد میں ہے وہ کڑوا نہیں کیونکہ دوست کے ہاتھ کی کڑوی اسٹ میٹھی ہوتی ہے

۵۶ اُسکا قیدی قید سے چھٹکارا نہیں چاہتا۔ اُسکا شکار کمند سے رہائی نہیں چاہتا +

سلاطینِ عزلت گدایانِ حی
منازل شناسانِ گم کردہ پے

ملامت کشانند مستانِ یار
سبک مے برد اشترِ مستِ یار

بسر قتِ شانِ خلق کے رہ بزند
کہ چوں آبِ حیواں نظلمت دہند

چو بیت المقدس دروں پُر ز تاب
رہا کردہ دیوار بیروں خراب

چو پروانہ آتش بخود در زنند
نہ چوں کرم پیلہ بخود در تنند

دلآرام در بر دلارام جوے
لب از تشنگی خشک بر طرفِ جوے

---

۷۹

---

سلہ گوشہ نشینی کے بادشاہ خدا کے فقیر (صوفیائے الٰہی کی) منزلوں کے پہچاننے والے کھوئے گئے ہوؤں کے

سکہ یار کے مشتاق غیر کی ملامت سنتے ہیں کیونکہ مست اونٹ بہت تیزی سے بوجھ لیجاتا ہے

سکہ لوگ اُنکی حقیقت پر کیونکر واقف ہوسکتے ہیں کیونکہ وہ آبِ حیات کی طرح اندھیرے میں ہیں +

سکہ بیت المقدس کی طرح اُنکا باطن معرفت کی روشنی سے پُر ہے اور باہر کی دیوار خراب پڑی ہوئی ہے

سکہ پروانے کی مانند اپنے وجود میں عشقِ الٰہی کی آگ لگاتے ہیں۔ ریشم کے کیڑے کی طرح اپنے اوپر نہیں بنتے

سکہ معشوقی محفل میں ہے اور شوقوں ہی کی تلاش میں ہیں کہ کنارے دریا پر سے خشک ہیں +

نگویم کہ بر آب قادر نیند | کہ بر ساحل نیل مستقی اند

## حکایت در اشتغال اہل محبت

چنیں دارم از پیر دانندہ یاد | کہ شوریدۂ سر بصحرا نہاد
پدر در قفا شش بخورد و بخفت | پسر را ملامت بکردند و گفت
ازانگہ کہ یارم کمر خویش خواند | دگر با کسم آشنائی نماند
بحقش کہ تا حق جمالم نمود | دگر ہر چہ دیدم خیالم نمود

۱؎ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ پانی پر قدرت نہیں رکھتے۔ بلکہ نیل کے کنارے پہنچ جانے پر ہی کی طرح نہیں ہیں

محبت والوں کے شغل کرنے کے بیان میں حکایت

۲؎ مجھے دانا پڑھنے سے ایسا یاد ہے کہ ایک مجذوب یا خوف جنگل کو نکل گیا ۔

۳؎ باپ نے اسکی جدائی میں کھایا اور سو رہا۔ لوگوں نے اسکے کو ملامت کی اور اسکے نے کہا

۴؎ جب سے خدا نے مجھے اپنا آدمی کہا ہے۔ پھر مجھے کسی سے محبت نہیں رہی

۵؎ اسکے حق کی قسم ہے جب سے خدا نے مجھے اپنا جمال دکھایا۔ پھر جو کچھ میں نے دیکھا وہم خیال معلوم ہوا

نشد گم کہ رو از خلایق بتافت | کہ گم کردۂ خویش را باز یافت
بر آگندگانند زیر فلک | کہ ہم دد تواں خواند شاں ہم ملک
زیاد ملک گنگ ں ملک نہ رمند | شب و روز چوں دد زمردم رمند
قوی بازوانند کوتاہ دست | خرد مند شیدا دہشیار مست
گہ آسودہ در گوشۂ خرقہ دوز | گہ آشفتہ در مجلسے خرقہ سوز
نہ سودائے خود شاں نہ پروائے کس | نہ در کنج توحید شاں جائے کس

۸۱

۵۱ وہ شخص کم نہ ہو جس نے خلقت کی صحبت سے منہ پھیر لیا۔ بلکہ اُسنے اپنے بھولے ہوئے سودہ کو پھیر پایا

۵۲ بہت سے عشق الٰہی کے دیوانے آسمان کے نیچے ایسے ہیں کہ اُنکو درندے بھی کہہ سکتے ہیں اور فرشتے بھی

۵۳ خدا کی یاد سے فرشتوں کی طرح آرام نہیں پاتے۔ راتیں رندوں کی طرح آرمیدہ سے بتاتے ہیں

۵۴ قوی بازو اور کم طاقت ہیں۔ دیوانے عقلمند اور مست ہشیار ہیں +

۵۵ کبھی آرام سے کونے میں بیٹھکر گدڑی سیتے ہیں اور کبھی گھبرا کر سماع کی مجلس میں گدڑی جلا دیتے ہیں

۵۶ نہ انکو اپنا خیال ہے اور نہ کسیکی پروا۔ نہ اُنکی توحید کے کونے میں سوا اللہ کی جگہ

پریشیدہ عقل و پراگندہ ہوش
زقولِ نصیحت گر آگندہ گوش

بدریا نخواہد شدن ظبیِ غریق
سمندر چہ داند عذابِ الحریق

نہ بندد ست مردانِ پُرحوصلہ
بیاباں نوردان بے قافلہ

نہ آرند چشم از خلایق بسند
کہ ایشاں پسندیدہ حق بسند

پُر از میوہ و سایہ در چمن زنند
نہ چوں مایہ کاروازرق رزنند

بخود سر فرو بردہ ہمچوں صدف
نہ مانند دریا برآوردہ کف

نہ مردم ہمیں آستخوانند و پوست
نہ ہر صورتے جانِ معنی در وست

۱؎ پریشان عقل اور پراگندہ ہوش ہیں ۲؎ واعظ کے کلام سے کانوں کو بند کئے ہیں
۳؎ بطخ دریا میں نہیں ڈوبتی۔ سمندر آگ کے عذاب کو کیا سمجھے +
۴؎ خالی ہاتھ اور پر حوصلہ لوگ قافلے کے بغیر جنگلوں کو طے کر لیتے ہیں +
۵؎ خلقت سے پسند کرنیکی اُمید نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ خدا کی پسند کئے ہوئے کافی ہیں
۶؎ انگور کی طرح سایہ دار اور میوہ سے پُر ہے۔ ہماری طرح گنہگار اور فریبی نہیں +
۷؎ سیب کی طرح سر جھکائے ہوئے ہیں۔ ۸؎ دیا کی طرح جھاگ نکالے ہوئے نہیں +
۹؎ یہ ہڈیاں اور چمڑا ہی آدمی نہیں۔ اور نہ ہر جسم میں باطن کی جان ہے +

نہ سلطاں خریدار ہر بندہ ایست — نہ در زیر ہر ژندہ زندہ ایست

اگر ژالہ ہر قطرہ دُرِ شدے — چو خر مہرہ بازار ازو پُر شدے

چو غازی بخود بر نہ بندد پاے — کہ محکم رود پاے چو بیں ز جاے

حریفان خلوت سراے الست — بیک جرعہ تا نفخۂ صور مست

بہ تیغ از غرض بر نگیرند چنگ — کہ پرہیز و عشق آبگینہ ست و سنگ

۱ بادشاہ ہر غلام کا خریدار نہیں ہوتا۔ اور نہ ہر گندی کے نیچے زندہ دل درویش ہوتا ہے

۲ اگر اسکا قطرہ موتی بنجاتا کرتا۔ تو کوڑیوں کی طرح اُس سے بازار بھر جاتے

۳ مثل کبوتر اپنی کمزوری کھا پاؤں نہیں باندھتے کیونکہ لکڑی کا پاؤں جگہ سے طرز پھسل جاتا ہے

۴ الست کی خلوت سرا کے حریف ہیں۔ ایک گھونٹ سے صور کے پھونکنے (یعنی قیامت) تک مست رہتے ہیں

۵ تلوار کے خوف سے بھی شکست کا نام نہیں لیتے۔ کیونکہ پرہیز اور عشق شیشہ اور پتھر کی طرح ہیں

# حکایت در صبر و ثبات

چنیں نقل دارم ز مردانِ راہ — فقیران منعم گدایانِ شاہ

کہ پیرے بدریوزہ شد با بداد — در مسجدے دید و آواز داد

یکے گفتش ای خانہ خلق نیست — کہ چیزے دہندت بتوخی ماست

بپرسید کیں خانہ کیست بس — کہ بخشایشے نیست حالِ کس

بگفتا خموش ایں چہ لفظِ خطاست — خداوندِ خانہ خداوندِ ماست

صبر و ثابت قدم رہنے کے بیان میں حکایت

۱ مجھے خدا کے رستے کے مردوں کی۔ جو دولتمند فقیر اور بادشاہ ہیں ایک نقل یاد ہے

۲ کہ ایک بوڑھا صبح کو بھیک مانگنے کو گیا۔ (اور) مسجد کا دروازہ دیکھکر آواز دی +

۳ ایک شخص نے اُس سے کہا کہ خلیفہ کا گھر نہیں جو تجھے کچھ دیں بے شرمی ہے (یہاں) مت کھڑا ہو

۴ اُس نے پوچھا تو پھر یہ کس کا گھر ہے جسے کسی کے حال پر رحم ہی نہیں +

۵ اُس نے کہا چُپ رہ یہ کیا واہیات بات ہے۔ اس گھر کا مالک تو ہم سب کا مالک ہے

نگہ کرد قندیل و محراب دید | لبسوز از جگر نعرہ بر کشید

کہ حیف است ازینجا فرا تر شدن | در لغزیدہ محروم ازیں رشدن

نرفتم بنومیدی از ہیچ کوے | چرا از درِ حق روم زرد رو

ہم اینجا کنم دستِ خواہش دراز | کہ دانم نگردم تہیدست باز

شنیدم کہ سالے مجاور نشست | چو فریاد خواہاں برآوردہ دست

شبے پائے عمرش فرو شد بگل | بلیدن گرفت از ضعیفیش دل

۸۵

+ جب نگہ کی تو قندیل اور محراب دیکھکر۔ جگر کی جلن سے ایک آہ و زاری کی +

+ کہ یہاں سے آگے بڑھنا افسوس ہے۔ اور اس دروازے سے محروم جانا افسوس ہے +

+ میں کسی گلی سے ناامید ہوکر نہیں گیا۔ پس خدا کے دروازے سے کیوں محروم جاؤں

+ میں کسی جگہ خواہش کا ہاتھ پھیلاتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہاں سے خالی نہ جاؤنگا

+ میں نے سنا کہ سال بھر گوشہ نشین رہا اور فریادیوں کی طرح ہاتھ پسارے بیٹھا رہا

+ ایکبار اسکی عمر کا پاؤں کیچڑ میں پھنس گیا۔ اور کمزوری سے اسکا دل بیقرار ہونے لگا +

سحر برد شخصے چراغش ببرد
همیگفت غلغل کنان از فرح
طلبگار باید صبور و حمول
چه زرہا بخاک سیہ در کنند

رمق ماند از و چوں چراغ سحر
کہ من باب الکریم افتح
کہ نشنیدہ ام کیمیا گر ملول
کہ باشد کہ روزے بمسے زر کنند

## حکایت در معنی آنکہ طالب صادق بجہاں بر نگردد

شنیدم کہ پیرے شب زندہ دار
سحر دستہائے دعا بر فراشت

۱؎ صبح کو ایک شخص اُسکے سر پر چراغ لیگیا۔ اُسمیں صبحکے چراغ کی طرح ایک رمق جان
۲؎ اُسوقت خوشی سے شور مچاتا ہوا کہتا تہا۔ کہ جس نے سخی کا دروازہ کھٹکھٹایا کھل گیا
۳؎ عاشق صابر اور متحمل چاہیئے۔ کیونکہ مینے کبھی کیمیا گر رنجیدہ ہوتے نہیں سُنا ہے
۴؎ بہت سا روپیہ پیسا راکھ میں ملا دیتا ہے۔ اُسکی امید پر کہ شاید کسی دن بنانے کا سانچا

اسباب میں حکایت کہ سچا طالب ظلم کے خوف سے اپنے مطلب سے نہیں ہٹتا

۵؎ میں نے سُنا کہ ایک بڈھا ساری رات جاگتا رہا۔ اور صبح کو دعا کے لیئے ہاتھ اُٹھائے

| | |
|---|---|
| یکے[1] ہاتف انداخت در گوشِ پیر | کہ بیجا صلی رو سرِ خویش گیر |
| بریں در دعائے تو مقبول نیست[2] | بخواری بروبا نزاری بایست |
| شبے دیگر از ذکر و طاعت بخفت[3] | مریدے ز حالش خبر داشت گفت |
| چو دیدی کزاں رو بستہ است در[4] | بہ بیجا صلی سعی چندیں مبر |
| بدیباجہ بر اشک ہا قوت فام[5] | بحسرت ببارید و گفت ای غلام |
| مپندار گر وے عنانِ شکست[6] | کہ من باز دارم ز فتراک دست |

[1] ایک فرشتہ نے غیب سے بڈھے کے کان میں آواز دی۔ کہ تو اس درگاہ سے محروم ہی جا اپنا
[2] اس در وازے پر تیری دعا مقبول نہیں۔ ذلت سے جا یا خواری سے کھڑا رہ +
[3] وہ دوسری رات بھی ذکر الٰہی اور بندگی کرنے کے سبب سویا۔ ایک مرید جو اُسکے حال سے
[4] کہ پیر نے دیکھ لیا کہ اس طرف کا دروازہ بند ہے تو بیفائدہ اتنی کوشش مت کر
[5] اُس نے یاقوت کے رنگ سرخ آنسو رخساروں پر افسوس سے بہائے اور کہا کہ اے لڑکے +
[6] اگر اُس نے باگ پھیر دی ہے تو تو یہ گمان مت کر کہ میں بھی اُسکے شکار بند سے ہاتھ ہٹا دونگا

بنومیدی آنگہ بگردیدمے — کزیں بہ دریِ دیگرے دیدمے
چو خواہندہ محروم گشت از درے — چہ غم گر شتاسد درِ دیگرے
شنیدم کہ راہم دریں کوے نیست — ولے ہیچ راہے دگر روے نیست
دریں بود سر بر زمیں فدا — کہ گفتند در گوش جانش ندا
قبولست گر چہ ہنر نیستش — کہ جز ما پناہے دگر نیستش

## حکایت

۱؎ مَیں اُس وقت دروازہ سے ناامید ہو کر پھر جانا جب اس سے بہتر کوئی اور دروازہ دیکھتا

۲؎ جب ٹکنے والا ایک دروازہ سے محروم گیا۔ تو اگر کوئی اور دروازہ جانتا ہو تو کچھ فکر نہیں

۳؎ مَیں نے سُن لیا کہ اس گلی میں سیدھا رستہ نہیں لیکن کوئی رستہ اور طرف بھی تو نہیں

۴؎ وہ اس خیال میں فدا ہونے کی زمین پر سر رکھے ہوئے تھا۔ یکایک (فرشتوں) نے اُسکی جا کے کان میں آواز دی ؛

۵؎ اُسکا عجز و نیاز قبول ہے اگرچہ اسمیں ہنر نہیں کیونکہ ہمارے سوا اُسکو کوئی اور پناہ نہیں

کہانی

| | |
|---|---|
| یکے[1] در نشاپور دانی چہ گفت | چو فرزندش از فرض خفتن بخفت |
| تو قطع مدار اے پسر گر کسے[2] | کہ بے سعی ہرگز بجائے کسی |
| سیملان[3] جو برنگیرد قدم | وجود سبب بے منفعت چوں عدم |
| طمع دار سود و بترس از زیاں[4] | کہ بے بہرہ باشند فارغ زیاں |

## حکایت

| | |
|---|---|
| یکے[5] روز بر بندۂ دل بسوخت | کہ میگفت و فرماندہش میفروخت |

۱؎ تو جانتا ہے کہ ایک شخص نے نیشاپور میں کیا کہا جب اُسکا بیٹا عشا کی نماز پڑھے بغیر سو گیا

۲؎ اے لڑکے اگر تو آمد و رفت رکھ کہ تو کوشش کئے بغیر کسی مرتبہ پر پہنچ جائیگا

۳؎ جو کے خود رو پودے قدم نہیں اُٹھاتے بے نفع وجود ناپید کی مانند ہے

۴؎ فائدہ کی طمع رکھ اور نقصان سے ڈر کیونکہ نقصان سے بے فکر رہنیوالے فقیر ہوتے ہیں

حکایت

۵؎ ایک دن ایک غلام پر مجھے بہت رحم آیا۔ کہ وہ کہہ رہا تھا اور اُسکا مالک اُسکو بیچتا تھا

| | |
|---|---|
| ترا بندہ از من بہ افتد بسے | مرا چوں تو خواجہ بنا شد کسے |

## حکایت در معنی قدم درست مرداں

| | |
|---|---|
| قضا را من و پیرے از فارياب | رسیدیم در خاک مغرب بآب |
| مرا یک درم بود و بر داشتند | بکشتی و درویش بگذاشتند |
| سیاہاں برانند کشتی چو دود | کہ آں تا خدا نا خدا ترس بود |
| مرا گریہ آمد ز تیمار حضبت | بر آں گریہ قہقہہ بخندید و گفت |

۱؎ تجھے تو مجھ سے اچھا غلام ملیگا۔ لیکن مجھے تجھ سا آقا نہ ملیگا +

مردوں کی ثابت قدم کے بیان میں حکایت

۲؎ اتفاق سے میں اور ایک فاریاب کا بوڑھا دونوں سفر کے ملک میں دریا کے کنارے پہنچے

۳؎ میرے پاس ایک روپیہ تھا اسلئے مجھے تو ملاحوں نے کشتی میں بٹھا لیا اور اُس فقیر کو چھوڑ دیا

۴؎ حبشیوں نے دھوئیں کی طرح کشتی چلائی۔ کیونکہ وہ کشتیبان خدا سے نہ ڈرنیوالا تھا

۵؎ ساتھی کے غم سے مجھ کو رونا آگیا۔ وہ اس رونے پر کھل کھلا کر ہنسا اور کہا +

مخور غم برائے من اے پر خرد[1] — مرا آنکس آرد کہ کشتی برد

بگستر دسجادہ بر رو ے آب[2] — خیالست پنداشتم یا بخواب

زمد ہوشیم دیدہ آں شب نخفت[3] — نگہ با بداداں ہمین کردو گفت

عجب ماندی اے یار فرخندہ رائے[4] — ترا کشتی آورد و ما را خدائے

چرا اہل دعوی ہمین نگروند[5] — کہ ابدال در آب و آتش روند

نہ طفلے کہ آتش ندارد خبر[6] — نگہدارد ش مادر مہرور

[1] اے عقلمند سیر افکر نہ کر مجکو تو وہ شخص لائیگا جو کشتی کو لیجاتا ہے +

[2] اُس درویش نے جانماز پانی کے اوپر بچھائی۔ میں سوچا کہ یہ خواب ہے یا خیال

[3] اُس حیرانی کے سبب سے اُس رات میری آنکھ نہ لگی صبح ہی اُس درویش نے یہ طرف

[4] کہ اے صبا رک عقل یار تو تعجب میں ہا کہ تجکو کشتی لائی اور ہم کو خدا +

[5] مدعی اس طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتے۔ کہ ابدال پانی میں اور آگ میں چلتے ہیں

[6] کیا یہ بات نہیں کہ جس بچے کو آگ کی خبر نہیں ہوتی اُسکی محبت والی ماں اُسکو بچا رکھتی ہے

| | |
|---|---|
| پس آنانکہ در وجد مستغرقند | چنیں داں کہ منظور عین الحق اند |
| بگہدار دا ز تاب آتش خلیل | چو تا بوت موسیٰ زغرقاب نیل |
| چو کودک بدست شناور برست | نترسد وگر دجلہ پہنا ور ست |
| تو بر روے دریا قدم چوں زنی | چو مرداں کہ بر خشک تر دامنی |

## گفتار در معنی ہیچ وجود ممکنات و بروے ہستی واجب تعالیٰ

| | |
|---|---|
| رہِ عقل جز پیچ بر پیچ نیست | بر عارفاں جز خدا ہیچ نیست |

۱ پس جو لوگ کہ عشق الٰہی میں دوبے ہوئے ہیں تم انکو ایسا جان کہ خدا کی نظر میں ہیں
۲ خدا تعالیٰ نے ابراہیم کو آگ کی جلن سے بچا دیا ایسا ہی تم کو بھی صندوق کو نیل میں ڈوبنے سے
۳ جب لڑکا نیزاک کے ہاتھ میں ہو تو وہ نہیں ڈرتا۔ اگرچہ جلد بہت چوڑا ہے۔
۴ تو مردان خدا کی طرح پانی پر کس طرح چل سکتا ہے جبکہ خشکی پر بھی گمنگار ہے
۵ خدا تعالیٰ کی ہستی کے سامنے مخلوقات کے وجود کی نیست ہونے کے بیان میں گفتگو
۶ عقل کا رستہ پیچ در پیچ ہے۔ عارفوں کے نزدیک خدا کے سوا کچھ نہیں +

| | |
|---|---|
| توان گفتن این با حقایق شناس | ولے خردہ گیرند اہل قیاس |
| کہ پس آسمان و زمین چیستند | بنی آدم و دام و دد کیستند |
| پسندیدہ پرسیدہی اے خردمند | بگویم گر آید جوابت پسند |
| کہ ہامون و دریا و کوہ و فلک | پری آدمی زاد و دیو و ملک |
| ہمہ ہر چہ ہستند از آں کمترند | کہ با ہستیش نام ہستی برند |
| عظیم است پیش تو دریا بموج | بلند است گردونِ گرداں باوج |

۱ یہ بات عارفوں ہی سے کہہ سکتے ہیں لیکن حکما لوگ عیب پکڑتے ہیں +
۲ کہ پس آسمان اور زمین کیا ہیں۔ آدمی بچے اور چارپائے اور درندے کون ہیں
۳ اے عقلمند تو نے بہت اچھا سوال کیا میں بیان کرتا ہوں اگر مجھکو جواب پسند ہو
۴ کہ جنگل اور دریا اور پہاڑ اور آسمان پری اور آدمی بچے اور شیطان اور فرشتے
۵ اگرچہ یہ سب ہیں لیکن اس سے کمتر ہیں کہ اسکی ہستی کے آگے اپنی ہستی کو خیال میں لائیں
۶ تیرے نزدیک دریا موج میں بہت بڑا ہے اور پھر نیلا آسمان بلندی میں بہت اونچا ہے

ولے اہل صورت کجا پے برند — کہ اسباب معنی بملکے درند

کہ اگر آفتابست یک ذرہ نیست — وگر ہفت دریا یک قطرہ نیست

چو سلطان عزت علم برکشد — جہاں سربجیب عدم درکشد

## حکایت گزشتن دہقاں با پسر در لشکر سلطاں

رئیسے ہمے با پسر در رہے — گزشتند بر قلب شاہنشہے

پسر چاوشاں دید تیغ و تبر — قباہاے اطلس کمرہاے زر

۱؎ لیکن ظاہر میں لوگ سراغ کہاں پائیں اسواسطے کہ صاحب باطن تو ایک ہے ملک

۲؎ کہ اگر آفتاب ہے تو ایک ذرہ نہیں اور اگر سات سمندر ہیں تو وہ بھی ایک قطرہ ہے نہیں

۳؎ جب خدا یتعالیٰ اپنا جھنڈا بلند کرے تو سارا جہان نیستی کے گریبان میں سر جھکائے

زمیندار کی اپنے بیٹے سمیت بادشاہ کے لشکر میں گزرنے کی حکایت

۴؎ ایک گاؤں کا چودہری اور اُسکا لڑکا کسی ضرورت میں ایک بادشاہ کے لشکر میں سے ہوکر نکلے

۵؎ انکے نے چوبدار اور جلودار اور تیردار اطلس کی قبائیں اور سنہری پٹکے دیکھے

| | |
|---|---|
| یلانِ[1] کماندار نخچیر ران | غلامانِ ترکش کشِ تیز ران |
| یکے[2] دربرش پرنیانی قباہ | یکے بر سرش خسروانی کلاہ |
| پسر[3] کاں ہمہ شوکت و پایہ دید | پدر را بغایت فرو مایہ دید |
| کہ حالش بگردید و رنگش بریخت[4] | رہیبت بہ پیوایہ در گریخت |
| پگفتش[5] آخر بزرگِ دہی | بسرداری از سر بزرگاں مہی |

[1] شکاری کی مار پہلوان - ترکش باندھنے والے تیر مارنیوالے غلام *

[2] کوئی ریشمی قبا پہنے ہوئے - کوئی بادشاہوں کی سی ٹوپی اوڑھے ہوئے *

[3] لڑکے نے یہ جو سب بدیدہ اور مرتبہ دیکھا باپ کو تو اُنکے سامنے بہت ہی حقیر پایا

[4] کہ اُسکا حال بدل گیا اور اُسکا رنگ فق ہو گیا ڈر کے مارے ایک کونے میں بھاگ گیا

[5] لڑکے نے اُس سے کہا آخر تو بھی تو گاؤں کا چودھری ہے - اور سرداری میں اکثر

| | |
|---|---|
| چہ بودت کہ از جاں بریدی اُمید[1] | بلرزیدی از بادِ دہشت چو بید |
| پدر گفت سالار و فرماندہم[2] | ولے عزم ہست تا دریدہم |
| بزرگاں ازاں دہشت آلودہ اند[3] | کہ در بارگاہِ ملک بودہ اند |
| تو اے بے خبر ہمچناں در دہی[4] | کہ بر خویشتن منصبے مے نہی |
| نگفتند حرفے زباں آوراں[5] | کہ سعدی نگوید مثالے بر آں |

## حکایتِ کرم شب تاب

[1] تجھے کیا ہوا جو تو جان سے نا اُمید ہو گیا۔ اور خوف کی ہوا سے بید کی طرح کانپنے لگا

[2] باپ نے کہا کہ میں بیشک سردار اور جرار ہوں لیکن میری عمر بھی اب اتنی ہے کہ لگا دیں میں

[3] بزرگ لوگ اسی سبب سے خوفناک ہیں کہ بادشاہ کے دربار میں رہ چکے ہیں +

[4] اے بے خبر تو ابھی گاؤں ہی میں ہے جو اپنے آپ کو مرتبہ والا سمجھتا ہے

[5] شاعروں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی کہ سعدی نے اس پر مثال نہ کہی ہو +

پٹھنے کی کہانی

| | |
|---|---|
| گر دیدہ باشی کہ در باغ و راغ | بتابد بشب کبک چوں چراغ |
| یکے گفتش اے مرغ شب فروز | چہ بودت کہ بیروں نیائی بروز |
| بسے کاتش کرکِ خاک زاد | جواب از سر روشنائی چہ داد |
| کہ من روز و شب جز بصحرا نیم | ولے پیش خورشید پیدا نیم |

## حکایت دانشمند با تاتک سعد زنگی غفر اللہ لہما

تا گفت بر سعد زنگی کسے — کہ برتر بتبش ہا در رحمت بسے

ف۱ شاید تو نے دیکھا ہوگا کہ باغ اور جنگل میں رات کو ایک کیڑا چراغ کی طرح چمکتا ہے

ف۲ ایک شخص نے اس سے کہا کہ اے رات کو چمکنے والے کیڑے - مجھے کیا ہوا جو تو دن کو نہیں نکلتا

ف۳ خیال تو کر اُس چمکنے والے خاکی پیدائشیں کیڑے نے دانائی سے کیا اچھا جواب دیا

ف۴ کہ میں رات اور دن جنگل کے سوا کہیں نہیں ہتا لیکن سورج کی روشنی کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا

زنگی کے بیٹے اتابک سعد کے سامنے دانا کی حکایت حق تعالیٰ اُن دونوں کو بخشے

ف۵ کسی نے زنگی کے بیٹے سعد کی تعریف کی کہ اُسکی خبر پر ہیبت رحمت نازل ہو

۱ درم داد و دشنید و نیوشید و خشت
بقدر هنر پایگه ساخت
۲ چو الماس بین دید بر نقش زر
بشوریده و برکند خلعت ز بر
۳ بسوزش چنان شعله در جان گرفت
که بر جست و راه بیابان گرفت
۴ یکے گفتش از همنشینان دشت
چه دیدی که حالت دگرگونه گشت
۵ تو اول زمین بوسه دادی سه جای
بنا بایستی آخر زدن پیش پای

۱ درم اور اشرفی اور ہنر کے اندازہ کے موافق اُسے عہدہ دیا
۲ جب اُس نے سنہری سے کے بڑا سا لعل دیکھا تو دیکھا تو پھیرا اور خلعت بدن سے اُتار کر پھینک دیا
۳ شوق سے اُسکے بدن میں ایسی آگ بھڑکی کہ وہ سب کچھ چھوڑ کر جنگل کا رستہ لیا +
۴ جنگل کے ہمنشینوں میں سے ایک شخص نے اُس سے کہا تو نے کیا دیکھا تھا کہ تیرا حال بدل گیا
۵ جب تو پہلے تین دفعہ آداب بجا لایا تو پھر تجھے لات نہ مارنی چاہیے +

| | |
|---|---|
| بخندید کاول زبیم و امید | ہمے لرزہ برتن فتادم چو بید |
| بآخر[2] تمکین اللہ بس[3] | نہ چیزم بچشم اندر آمد نہ کس |

## حکایت مرد حق شناس

| | |
|---|---|
| بشہرے[4] درازشام غوغا فتاد | گرفتند پیرے مبارک نہاد |
| ہنوز[5] آں حدیثم بگوش اندر است | چو قیق بنہ نہاد بر پاوست |
| کہ گفت[6] نہ سلطاں اشارت کند | کہ ازہرہ باشد کہ غارت کند |

(۱) اس نے ہنسکر کہا کہ پہلے تو امید اور خوف سے میرے بدن پر بید کی طرح کپکپی چڑھی

(۲) آخر کار اللہ بس کے مرتبہ کے سامنے نہ میری آنکھ میں کوئی چیز جمی نہ آدمی +

### چارف کی کہانی

(۴) ملک شام کے کسی شہر میں شور مچ گیا۔ ایک مبارک ذات پکڑے گئے کو گرفتار کیا +

(۵) ابتک اس بوڑھے کی بات مجھے یاد ہے کہ جب سے [illegible] اور پاؤں میں بیڑی ڈالی

(۶) تو اس سے کہا کہ اگر خدا یتعالیٰ حکم کرے تو کس کی طاقت کہ دست درازی کرے

| | |
|---|---|
| ۱ بیا یدچنیں دشمنے دوست داشت | کہ میدانش و دست برسر گماشت |
| ۲ اگر عزو جاہست گر ذلّ و قید | من از حق شناسم نہ از عمر و زید |
| ۳ زعلت مدارائے خردمند بیم | چو آرد شفا نسخہ فرمود حکیم |
| ۴ بخور ہر چہ آید ز دست حبیب | نہ بیمار دانا تر است از طبیب |

۱ ایسے دشمن کو دوست سمجھنا چاہیے جسکو دیکھ جانوں کہ اسنے مجھ پر سر سے دوست نے مقرر کیا ہے +

۲ اگر عزت اور مرتبہ ہے یا خواری اور قید میں شفا کی طرف سے سمجھتا ہوں عمر و زید کی طرف سے نہیں +

۳ اے عقلمند بیماری کا کچھ فکر مت کر جب حکیم نسخہ دوا تجویز کرے

۴ دوست کے ہاتھ سے جو کچھ ملے کھا جا کیونکہ بیمار طبیب سے زیادہ عقلمند نہیں ہے

# خاکسار

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ کتاب فیض انتساب ہٰذا **حل ترکیب بوستاں** باب اول تا پنجم دفعہ چھپکر تیار ہوگیا ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ یہ کتاب جسٹری شدہ ہے۔ بلا اجازت مؤلف کوئی نہیں چھاپ سکتا جسکو مطلوب ہو مؤلف یا مؤلف کے برادر عزیز منشی کرم بخش صاحب مہتمم ہلالی پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ یا پرخوردار منشی محمد عبدالرحیم طالبعلم جماعت پنجم انٹرنس ہائی سکول لدھیانہ یا اُنکے احبت لالہ جوالا پرشاد صاحب دکاندار منگی پٹھکا واقع موڑ بازار لدھیانہ سے بارسال قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل پیکٹ طلب فرمائیں۔ ہر ایک کتاب پر مؤلف یا مؤلف کے برادر منشی کرم بخش صاحب یا محمد عبدالرحیم کی مہر یا قلمی دستخط ثبت ہیں جسپر نہوں وہ مال مسروقہ متصور ہوگا۔ چاروں کے پاس کتب فیل اور نیز بہت سی کتابیں موجود ہیں جو نقد قیمت آنے پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کی جاتی ہیں۔ دور دراز کے خریدار کو صرف محصول ڈاک معاف کیا جاتا ہے اور پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ کے خریدار کو بیس فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ اکٹھی کتب کے نقد خریداروں کے لئے خاص رعایت بھی ممکن ہے جو خریداری کی کمی بیشی پر موقوف ہے اور بذریعہ پوسٹ کارڈ معلوم ہو سکتی ہے + فہرست کتب موجودہ یہ ہے

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| حل ترکیب گلستاں باب اول مع ترجمہ اردو بامحاورہ | ۵ر |
| " باب دوم " | ۴ر |
| " باب سوم سے آخر تک " | ۱۱ر |
| " بوستاں باب اول " | ۵ر |
| " بوستاں باب دوم و سوم " | ۵ر |
| مصباح التاریخ یعنی سوالاً جواباً خلاصۂ تاریخ ہند شریح مع جو بہت سے مضامین مفیدۂ عجیبہ سوالات مع جواباً ۱۲ سالہ تیسری دفعہ واقعات عہد لارڈ لینسڈون گورنر جنرل حال طبع ہوئی ہے | ۷ر |
| سوالاً جواباً جامع القواعد کا خلاصہ مع سوالات صرف نحو ۱۲ سالہ امتحانات مڈل | ۴ر |
| رہنمائے اشیاء حصہ اول یعنی اردو کی تیسری کتاب کے جملہ مضامین عام اشیاء کے سبقوں کے طور پر (ایضاً حصہ دوم ۱ر) | ۱ر |
| خطوط نویسی کی پہلی کتاب مقفی عبارت میں پرائمری سکولوں کی چوتھی جماعت کے لئے | ۱ر |
| " دوسری کتاب " پانچویں " | ۱ر |
| خطوط نویسی کی تیسری کتاب بوسوم مضمون نویسی کی پہلی کتاب مقفی عبارت میں پرائمری سکولوں اور مڈل کے لئے | ۴ر |
| سوالاً جواباً مبادی العلوم کا خلاصہ | ۲ر |
| حساب کے پہلے سرکاری سالہ کے ہر ایک سوال کا مفصل حل | ۲ر |
| سرکاری حساب کے دوسرے سالہ کے ہر ایک سوال کا مفصل حل | ۴ر |
| " تیسرے سالہ کے | ۴ر |
| ٹاڈ ہنٹر صاحب کی مساحت کے دو نوترجموں کا مفصل حل | ۴ر |
| ہندسہ اور پہاڑوں کی کتاب | ۶ر |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| نقشہ روضہ شاہ فیض یُن بزرگ کے مزار کا نقشہ مع مختصر حالات درج ہے جسکا مزار ساڈھورہ میں ہے | ۱ر |
| اُردو کی پہلی کتاب کی فرہنگ | ۱ر |
| " دوسری کتاب " | ۱ر |
| " تیسری کتاب " | ۱ر |
| " چوتھی کتاب " | ۱ر |
| فرہنگ قصص ہند حصہ اول | ۱ر |
| " حصہ دوم | ۲ر |
| شمس الترکیب اُردو جسمیں نہایت عمدہ فقروں اور شعروں کی ترکیب ہے | ۳ر |
| مختصر جغرافیۂ ہند | ۲ر |
| مختصر جغرافیۂ پنجاب | ۱ر |
| جغرافیہ بنظیر حصہ دوم یعنی کل جہان کا نہایت مفصل و مشرح جغرافیہ مع سوالات امتحانات مڈل ۱۲ سالہ | ۴ر |
| اُردو کی پہلی کتاب کا فارسی ترجمہ | ۱ر |
| " دوسری کا " | ۱ر |
| خلاصۂ قواعد اُردو بطور سوال و جواب نئی طرز کا مع سوالات امتحانات مڈل ۱۲ سالہ | ۱۲ر |
| سوالاً جواباً خلاصہ علم طبعی حصہ اول مڈل سکولوں کی دوسری جماعت کے لئے | ۴ر |
| " حصہ دوم " | ۴ر |
| فارسی کی پہلی کتاب کا بامحاورہ اُردو ترجمہ | ۱ر |
| " دوسری کتاب کا " | ۱ر |

| | |
|---|---|
| منتخب گلستاں کے پہلے دو باب کا بامحاورہ اُردو ترجمہ | ۲ر |
| گلدستہ دانش کا | ۴ر |
| رہنمائے مضامین حصہ اول یعنی اُردو کی تیسری کتاب کے مضامین بطور سوال و جواب پرائمری سکولوں کی تیسری جماعت کے لئے | ۳ر |
| رہنمائے مضامین حصہ دوم یعنی اُردو کی چوتھی کتاب کے مضامین بطور سوال و جواب پرائمری سکولوں کی چوتھی جماعت کے لئے | ۴ر |
| رہنمائے صحت یعنی سوال و جواب بطریق الصحت مع فرہنگ پرائمری سکولوں کی پانچویں جماعت کے لئے | ۱۰ر |
| نذرسولی حصہ اول یعنی علم مساحت کے مشکل مشکل سوالات مع حل ڈرل اور انٹرنس کے لئے | ۷ر |
| نذرسولی حصہ دوم یعنی علم مساحت کے مشکل مشکل سوالات مع حل ڈرل اور انٹرنس کے لئے | ۷ر |
| نوہار اُردو۔ اُردو اشعار کی شرح نہایت عمدہ مڈل و انٹرنس اور ٹرل سکولوں کے لئے | ۸ر |
| سوالات حساب بے نظیر اسیں کچھ سوال نہایت مفید مڈل و انٹرنس کے لئے | ۵ر |
| مشق نستعلیق حصہ اول | ۱ر |
| " حصہ دوم | ۱۰ر |
| " حصہ سوم | ۰۲ر |
| درایت الحساب جماعت چہارم کے لئے | ۱ر |
| فرہنگ گلستاں دو باب | ۱ر |
| بہار ادب اُردو | ۸ر |
| ڈکس ریڈر کا بامحاورہ اُردو ترجمہ | ۴ر |
| مختصر جغرافیہ پنجاب منشی گلاب سنگھ | ۱ر |
| مختصر جغرافیہ ہند " | ۱۰ر |
| مختصر جغرافیہ عالم " | ۴ر |
| مراۃ العروس | ۷ر |
| بنات النعش | ۸ر |
| توبۃ النصوح | ۸ر |
| فسٹ بک آف اُردو | ۴ر |
| حل جبر و مقابلہ حصہ اول | ۶ر |
| " حصہ دوم | ۶ر |
| مراۃ الاشکال حصہ اول | ۰۴ر |
| " حصہ دوم | ۵ر |
| رسالہ مشقی سوالات | ۴ر |
| گلدستہ حساب مع حل | ۴ر |

| | |
|---|---|
| کریم اللغات | ۶ر |
| عجائب الحساب | ۴ر |
| خیر الحساب حصہ اول | نیر طبع |
| " حصہ دوم | |
| علم جبر و مقابلہ | ۸ر |
| تاریخ بے نظیر | ۴ر |
| فرہنگ گلدستہ دانش | ۲ر |
| رسالہ مساحت ٹاڈ سنٹر | ۲ر |
| جغرافیہ کرہ | ۰ر |
| ترجمہ تزک جہانگیری | ۷ر |
| جغرافیہ ہند منشی اگرسین | ۳ر |
| جغرافیہ پنجاب " | ۱ر |
| مختصر جغرافیہ ہند و پنجاب منشی اگرسین | ۱ر |
| پاکٹ ہسٹری مع خلاصہ حفظ صحت | ۱ر |
| حل حساب برزڈ سمتھ | ۲ر |
| جغرافیہ دنیا اگرسین | ۲ر |
| محمود الحساب حصہ اول | ۱ر |
| " حصہ دوم | ۰۶ر |
| جغرافیہ ایشیا منشی اگرسین | ۳ر |
| علم الشیا مؤلفہ منشی جنت رام | ۱ر |
| چشمہ حساب | ۳ر |
| مختصر جغرافیہ جہاں ذاکر حسین | ۰۲ر |
| رسالہ ترکیب فارسی | ۰۳ر |
| محمود المصادر | ۱ر |
| ترجمہ و فرہنگ پیارے چرن حصہ اول | ۱ر |
| " حصہ دوم | ۱ر |
| " حصہ سوم | ۲ر |
| " حصہ چہارم | ۰۲ر |
| ترجمہ پیارے چرن حصہ دوم | ۲ر |
| " حصہ سوم | ۳ر |
| " حصہ چہارم | ۲ر |
| فرہنگ ڈکس ریڈر | ۳ر |
| نقشہ پنجاب | ۰۲ر |
| نقشہ ہند | ۰۳ر |
| نقشہ ایشیا | ۰۳ر |